

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلداول ○ حصہ سوئم

مکتب الصومر

ابواب الحمرة

مکتب المناسك

دفتر اشاعت
کراچی پاکستان 2213768-2213769

دار الاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
امادیت معارف نوی علی ندوی علم کاندہ ہمار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت بیکل پبلک پریس اسلام آباد، کراچی
ناشر: دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۹۶۸	مدینہ والوں کا میقات	۷۰۹	۹۹۲	جس نے آپ کی طرح احرام باندھا	۷۲۰			
۹۶۹	شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۰	۹۹۳	حج کے مہینے متعین ہیں	۷۲۲			
۹۷۰	ہندوؤں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ	"	۹۹۴	حج میں شیعہ	۷۲۴			
۹۷۱	میقات کے اندر کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ	"	۹۹۵	جس نے حج کا نام سے تکبیر کہا	۷۲۵			
۹۷۲	بین والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	"	۹۹۶	بنی کریم کے عبد میں شیعہ	۷۲۸			
۹۷۳	حراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ	۷۱۱	۹۹۷	مسجد الحرام میں نہ رہنے والوں کے لئے ایک حکم	"			
۹۷۴	ذوالحلیفہ میں نماز	۷۱۲	۹۹۸	مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل	۷۲۹			
۹۷۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف لے چکے ہیں	"	۹۹۹	رات یا دن میں داخل ہو کر	"			
۹۷۶	عقیقہ مبارک وادی ہے	"	۱۰۰۰	مکہ میں کدھر سے داخل ہو جائے	۷۳۰			
۹۷۷	پکڑوں میں لگی ہوئی مخلوق	۷۱۳	۱۰۰۱	مکہ سے کدھر کو نکلا جائے	"			
۹۷۸	احرام کے وقت خوشبو	"	۱۰۰۲	مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت	۷۳۱			
۹۷۹	جس نے تکبیر کر کے احرام باندھا	۷۱۴	۱۰۰۳	حرم کی نفیست	۷۳۳			
۹۸۰	ذوالحلیفہ کے قریب لبیک کہنا	"	۱۰۰۴	مکہ کی اراضی کی وراثت	۷۳۴			
۹۸۱	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے	۷۱۵	۱۰۰۵	بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں نزول	۷۳۵			
۹۸۲	حج کے لیے سوا ہونا	"	۱۰۰۶	مکہ کو حرمت والا گھر بنانا	۷۳۶			
۹۸۳	حرم کس طرح کے کپڑے پہننے اور تہبند پہننے	"	۱۰۰۷	مکہ پر نکلات	"			
۹۸۴	جس نے رات صبح تک ذوالحلیفہ میں گزاری	۷۱۶	۱۰۰۸	مکہ کا انہدام	۷۳۷			
۹۸۵	لبیک بلند آواز سے کہنا	۷۱۷	۱۰۰۹	جراسود کے مشفق روایات	"			
۹۸۶	تلبیہ	"	۱۰۱۰	بیت اللہ کو بند کرنا	۷۳۸			
۹۸۷	سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد	۷۱۸	۱۰۱۱	مکہ میں نماز	"			
۹۸۸	جس نے سواہی پر احرام باندھا	"	۱۰۱۲	جو مکہ میں نہ داخل ہوا	"			
۹۸۹	قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا	۷۱۹	۱۰۱۳	جس نے مکہ میں چاروں طرف تکبیر کہی	۷۳۹			
۹۹۰	دادی میں اترتے وقت تلبیہ	"	۱۰۱۴	رہل کی ابتدا کہیں کر ہوئی	"			
۹۹۱	حائضہ اور نفاس کی طرح احرام باندھنا	"	۱۰۱۵	مکہ آتے ہی پہلے طرف میں جراسود	۷۴۰			
۷۰۹	احرام باندھنے کی جگہ	"	"	کو دوسرے دنیا	"			
			۱۰۱۶	حج اور عمرہ میں رمل	"			
			۱۰۱۷	جراسود کا استعمال پھڑکی کے ذریعہ	"			
			۱۰۱۸	بیس نے دونوں ارکان بچائی	۷۴۱			
			۱۰۱۹	جراسود کو دوسرے دنیا	۷۴۲			
			۱۰۲۰	جراسود کی طرف اشارہ	۷۴۳			

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۰۲۱	جزا سو کے قریب تک میرا کہنا	۴۴۳	۱۰۵۰	میدان عرفی غفر خطہ	۴۴۳	۱۰۷۶	کسی کا اپنی بیویوں کی طرح ملنے لگی	۴۸۱
۱۰۲۲	جو کہ کر رہ آیا	"	۱۰۵۱	عرف پیچنے کی جلدی کرنا	"	۱۰۷۷	اچانک کے بغیر کھانے ذبح کرنا	"
۱۰۲۳	خود توں کا طواف مردوں کیساتھ	"	۱۰۵۲	میدان عرفی میں ٹھہرنا	"	۱۰۷۸	مٹی میں نمی کریم کی قربانی کی جگہ	۴۸۲
۱۰۲۴	طواف میں گفستگو	۴۴۴	۱۰۵۳	عرف سے کس طرح واپس ہوا جائے	۴۴۵	"	قربانی کرنا	"
۱۰۲۵	جب کوئی شخص آسمان یا کوئی اور چیز دیکھے	۴۴۵	۱۰۵۴	عرف اور مزدلفہ کے درمیان رکنا	۴۴۶	"	جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی	"
۱۰۲۶	بیت اشرف کا طواف نہ کیا آبی نہیں کر سکتا	۴۴۶	۱۰۵۵	ردائی کے متعلق آپ کی ہدایت	۴۴۷	"	ادھن باندھ کر قربانی کرنا	"
۱۰۲۷	جب کوئی طواف کے درمیان رک جائے	"	۱۰۵۶	مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا	"	۱۰۸۰	قربانی کے جانور رکھنے کے ذبح کرنا	۴۸۳
۱۰۲۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا	"	۱۰۵۷	جمعتہ دو نمازیں ایک ساتھ	"	۱۰۸۱	تصاحب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے	"
۱۰۲۹	جو کبھ دجائے نہ طواف کرے	۴۴۷	"	پڑھیں اور سنت و نوافل نہ پڑھیں	۴۴۸	"	قربانی کے چم سے حد ذکر دیئے جائیں	"
۱۰۳۰	جس نے طواف کی دو رکعتیں	"	۱۰۵۸	جس نے دو دنوں کے لئے اذان و اقامت کہی	"	۱۰۸۲	قربانی کے جانوروں کے جھول	۴۸۴
۱۰۳۱	جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھیں	"	۱۰۵۹	جو اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج دے	۴۴۹	"	حد ذکر دیئے جائیں	"
۱۰۳۲	صبح اور عصر کے بعد طواف	۴۴۸	۱۰۶۰	جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی	۴۵۱	"	کس طرح قربانی کے جانوروں کا گوشت خود کھا سکتا ہے؟	"
۱۰۳۳	مرہٹن سوار ہو کر طواف کرنا ہے	"	۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب ردائی ہوگی؟	۴۵۲	۱۰۸۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۸۵
۱۰۳۴	حاجیوں کو پانی پانا	۴۴۹	۱۰۶۲	یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تکبیر اور تکبیر	"	۱۰۸۶	سر منڈانے سے پہلے ذبح	۴۸۶
۱۰۳۵	زہم کے متعلق احادیث دریافت کیا	۴۵۰	۱۰۶۳	جو شخص تمتہ کرے حج کیساتھ عمرہ کا	۴۵۳	۱۰۸۷	جس نے احرام کے وقت سر کے بالوں کو جھایا اور پیچ منڈا دیا	۴۸۸
۱۰۳۶	قارن کا طواف	۴۵۱	۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	"	۱۰۸۸	حلال ہوتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا	"
۱۰۳۷	طواف و صندوق کے	۴۵۲	۱۰۶۵	جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے	۴۵۵	۱۰۸۹	تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد بال منڈانا	۴۸۹
۱۰۳۸	صفا اور مردہ کی کسی واجب ہے	۴۵۳	۱۰۶۶	جس نے ہری راستہ میں خریدی	۴۵۶	"	ترشوانا ہے	"
۱۰۳۹	صفا اور مردہ کی کسی سے متعلق احادیث	۴۵۴	۱۰۶۷	جس نے ذوالحجۃ میں اشعار کیا	"	۱۰۹۰	قربانی کے بعد طواف افاضہ	۴۹۰
۱۰۴۰	حائضہ بیت اللہ کے طواف الخمر	۴۵۵	۱۰۶۸	گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے قتل دوسے بینا	۴۵۷	۱۰۹۱	شام ہونے کے بعد جس نے رمی کی	۴۹۱
۱۰۴۱	مکہ کے باشندے کا احرام	۴۵۶	۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشعار	۴۵۸	۱۰۹۲	جرمہ کے پاس سواری پر چڑھ کر مسند تہنا	"
۱۰۴۲	یوم توبہ میں نہ کہیں پڑھیں جائے؟	۴۵۷	۱۰۷۰	جس نے اپنے ہاتھ سے قتلادہ پہنایا	۴۵۹	"	ایام مٹی میں خطہ	۴۹۲
۱۰۴۳	مٹی میں نماز	"	۱۰۷۱	بکریوں کو قتلادہ پہنانا	۴۶۰	۱۰۹۳	کیا پانی پلا بیوان مٹی کی راتوں میں مٹی میں رہ سکتا ہے؟	۴۹۳
۱۰۴۴	عرف کے دن کا روزہ	۴۶۱	۱۰۷۲	روٹی کے قتلادے	"	۱۰۹۴	رمی جمار	۴۹۴
۱۰۴۵	مٹی سے عرف جاتے ہوئے تکبیر	"	۱۰۷۳	جوتوں کا قتلادہ	۴۶۲	۱۰۹۵	رمی جمار	۴۹۵
۱۰۴۶	عرف کے دن دوہرہ کو ردائی	"	۱۰۷۴	قربانی کے جانوروں کیلئے جھول	"	۱۰۹۶	رمی جمار وادی کے نصیب سے	"
۱۰۴۷	عرف میں دو وقت سواری پر	۴۶۳	۱۰۷۵	جس نے ہری راستے میں خریدی اور اسے قتلادہ پہنایا	"	۱۰۹۷	رمی جمار سات کنکریوں سے	۴۹۶

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۰۹۸	جس نے جبرۃ عقبہ کی رمی کی	۷۹۶	۱۱۲۱	عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کیا	۸۱۱	۱۱۳۴	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور زناد	۸۲۳
۱۰۹۹	ہر سنگری مارنے وقت پیکر کبھی	"	"	جرج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کیا جائے	۸۱۲	۱۱۳۵	شکار اس نے کیا جو عمرہ نہیں تھا	۸۲۵
۱۱۰۰	جس نے جبرۃ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں	۷۹۷	۱۱۲۲	عمرہ کرنے والا کب حلال ہوگا؟	۸۱۳	۱۱۳۶	عمرہ شکار دیکھ کر ہنسنے لگے	۸۲۶
۱۱۰۱	جب دونوں جبروں کی رمی کی	"	۱۱۲۳	حج، عمرہ یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟	۸۱۵	۱۱۳۷	شکار میں عمرہ میر عمرہ کی مدد کرے	۸۲۷
۱۱۰۲	پہلے اور دوسرے جبر سے کے ساتھ ہاتھ اٹھانا	"	۱۱۲۴	آنے والے حاجیوں کا استقبال	"	۱۱۳۸	میر عمرہ کے شکار کرنے کے لئے عمرہ شکار کی طرف اشارہ کرے	۸۲۸
۱۱۰۳	دو جبروں کے پاس دُعا	۷۹۸	۱۱۲۵	صبح کے وقت آنا	۸۱۶	۱۱۳۹	جس نے قوم کے لئے زندہ گور غر بھیجا	۸۲۸
۱۱۰۴	رمی جمار کے بعد خوشبید	۷۹۹	۱۱۲۶	دوپہر کے بعد گھر آنا	"	۱۱۴۰	کونسا جانور عمرہ مار سکتا ہے؟	۸۲۹
۱۱۰۵	طواف وداع	"	۱۱۲۷	جب شہر میں پہنچے تو گھبرات کے وقت نہ جائے	"	۱۱۴۱	حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں	۸۳۱
۱۱۰۶	طواف اٹھارہ کے بعد اگر عورت کاٹھ بونٹی	"	۱۱۲۸	جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری تیز کر دی	"	۱۱۴۲	حرم کے شکار میر کالے نہ جائیں	۸۳۲
۱۱۰۷	جس نے روانگی کے دن عصر کی نماز پڑھی، میں پڑھی	۸۰۱	۱۱۲۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھ کر دوسروں میں دردناک داخل ہو کر دے	۸۱۷	۱۱۴۳	حرم میں جگہ جائز نہیں	"
۱۱۰۸	محسب	۸۰۲	۱۱۳۰	سفر مذاب کا ایک ٹکڑا ہے	"	۱۱۴۴	عمرہ کو پھینکا لگوانا	۸۳۳
۱۱۰۹	حرم میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام	"	۱۱۳۱	جب مسافر گھر صلیبی پہنچا چاہے	"	۱۱۴۵	عمرہ کا نسیج کرنا	"
۱۱۱۰	زمانہ حج میں تجارت اور بائیت کے بازاروں میں خرید و فروخت	۸۰۳	۱۱۳۲	محصر اور شکار کی جزا	۸۱۸	۱۱۴۶	عمرہ مرد اور عورت کے لیے کس طرح کی خوشبو کی ممانعت ہے؟	۸۳۴
۱۱۱۱	جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی میں قیام کیا	"	۱۱۳۳	اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؟	"	۱۱۴۷	عمرہ کا غسل	۸۳۵
۱۱۱۲	محسب سے آخرات میں چلنا	۸۰۴	۱۱۳۴	حج سے روکنا	۸۱۹	۱۱۴۸	جب عمرہ کو پہلے ذی طوی توڑے	"
۱۱۱۳	ابواب العمرة	"	۱۱۳۵	حصر میں رہنے والے سے پہلے قربانی	۸۲۰	۱۱۴۹	پہن سکتا ہے	۸۳۶
۱۱۱۴	عمرہ کا وجوب اور فضیلت	۸۰۵	۱۱۳۶	جس نے کہا کہ محصر پر تقاضا ضرور نہیں ہے	"	۱۱۵۰	جب عمرہ مرد اور عورت کے لیے کس طرح کی خوشبو کی ممانعت ہے؟	۸۳۷
۱۱۱۵	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا آپ نے کتنے عرصے کے	۸۰۵	۱۱۳۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۸۲۱	۱۱۵۱	عمرہ کا ہتھیار بند ہونا	"
۱۱۱۶	عمرہ رمضان میں	۸۰۸	۱۱۳۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۸۲۲	۱۱۵۲	حرم میں جگہ جائز نہیں	۸۳۸
۱۱۱۷	محسب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ	"	۱۱۳۹	فدیہ کے طور پر نصف صاع کھانا کھانا	۸۲۳	۱۱۵۳	عمرہ کا ہتھیار بند ہونا	"
۱۱۱۸	تنبیہ سے عمرہ	۸۰۹	۱۱۴۰	نفس سے مراد بکری ہے	"	۱۱۵۴	عمرہ مرد اور عورت کے لیے کس طرح کی خوشبو کی ممانعت ہے؟	۸۳۹
۱۱۱۹	حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	۸۱۰	۱۱۴۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھ کر دوسروں میں دردناک داخل ہو کر دے	۸۲۴	۱۱۵۵	عمرہ کا ہتھیار بند ہونا	"
۱۱۲۰	عمرہ کا ثواب بعد از شہادت	۸۱۱	۱۱۴۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھ کر دوسروں میں دردناک داخل ہو کر دے	۸۲۵	۱۱۵۶	عمرہ کا ہتھیار بند ہونا	"

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	ب
۸۴۲	روزہ دار کا پچھن گھانا اور کتنا کرنا	۱۲۱۴	۸۵۸	کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا چاہیے کہ میں الخ	۱۱۹۲	۸۵۰	عورت کا حج مرد کے بدل میں	۱۱۹۰
۸۴۳	سفر میں روزہ اور افطار	۱۲۱۵		روزہ اس شخص کے لئے جو	۱۱۹۳	۸۴۲	بچوں کا حج	۱۱۹۱
۸۴۴	رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد اگر کسی نے سفر کیا	۱۲۱۶	"	مرد جو ہونے کی وجہ سے خوف رکھتا ہو		۸۴۳	عورتوں کا حج	۱۱۹۵
۸۴۵	بانتھنا	۱۲۱۷		آپ کا ارشاد کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو	۱۱۹۴	"	جس نے کعبہ تک پہنچ لیا چلنے کی نذر مانی؟	۱۱۹۶
"	آپ کا ارشاد ایک شخص کے الخ	۱۲۱۸	"	عید کے دونوں پہلے ناقص نہیں	۱۱۹۵	۸۴۴	مدینہ کا حرم	۱۱۹۷
۸۴۶	روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے پر نہ جھگڑنا	۱۲۱۹	۸۹۰	آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صاب	۱۱۹۶	"	مدینہ کی فضیلت	۱۱۹۸
"	جس نے سفر میں اس لئے روزہ چھوڑا کہ لوگ دیکھ لیں	۱۲۲۰	۸۹۱	کتاب نہیں جانتے		"	مدینہ کا نام طاب	۱۱۹۹
"	قرآن کی آیت	۱۲۲۱	"	رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزہ نہ رکھے جائیں	۱۱۹۷	۸۴۸	مدینہ کے دو پتھر طے علاقے	۱۲۰۰
۸۴۷	رمضان کی تھناک کی جائے؟	۱۲۲۲		انشاء عرضی کا ارشاد	۱۱۹۸	"	جس نے مدینہ سے اعراف کیا	۱۲۰۱
۸۴۸	حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے	۱۲۲۳	۸۹۲	انشاء تعالیٰ کا ارشاد	۱۱۹۹	"	ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا	۱۲۰۲
۸۴۹	کسی کے ذمے روزے رکھنے کی ضرورت تھی کہ اس کا انتقال ہو گیا	۱۲۲۴	۸۹۳	نبی کریم کا ارشاد کہ بلال کی اذان الخ	۱۲۰۰	۸۴۹	اہل مدینہ سے فریب کرنے والے کا گناہ	۱۲۰۳
۸۵۰	روزہ دار افطار کرے گا؟	۱۲۲۵	"	سحری میں تاخیر	۱۲۰۱	۸۵۰	مدینہ کے محلات	۱۲۰۴
"	جو چیز بھی آسانی سے مل جائے اس سے افطار کر لینا چاہئے	۱۲۲۶	"	سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے	۱۲۰۲	"	دجال مدینہ میں نہیں آئے گا	۱۲۰۵
۸۵۱			۸۹۴	سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں ہے	۱۲۰۳		مدینہ بڑائی کو دور کر دیتا ہے	۱۲۰۶
۸۵۲			"	اگر روزہ کی نیت دن میں کی	۱۲۰۴	۸۵۱	بانتھنا	۱۲۰۷
۸۵۳			۸۹۵	روزہ دار صبح کو اٹھا تو جنبی تھا	۱۲۰۵	۸۵۲	کتاب الصوم	۱۲۰۸
"	افطار میں جلدی کرنا	۱۲۲۷	۸۹۶	روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت	۱۲۰۶	"	رمضان کے روزوں کی فرضیت	۱۲۰۹
"	رمضان میں اگر افطار کے بعد سویرا نکل آیا	۱۲۲۸	"	روزہ دار کا بوس لینا	۱۲۰۷	۸۵۳	روزہ کی فضیلت	۱۲۱۰
۸۵۴	بچوں کا روزہ	۱۲۲۹	"	روزہ دار کا غصہ کرنا	۱۲۰۸	۸۵۴	روزہ کفارہ بنتا ہے	۱۲۱۱
"	صوم وصال اور جنتوں نے یہ کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہوتا	۱۲۳۰	۸۹۷	روزہ دار اگر بمبھول کر کھائی لے	۱۲۰۹	۸۵۵	روزہ داروں کے لیے دیکھنا	۱۲۱۲
۸۵۵	صوم وصال پر اصرار کرتے والے کو سزا دینا	۱۲۳۱	"	روزہ دار کے لیے تریا نیک سواک	۱۲۱۰	۸۵۶	رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟	۱۲۱۳
۸۵۶	سحری تک وصال	۱۲۳۲	"	نبی کریم کا ارشاد کہ جب کوئی وضو کرے تو تان میں پانی ڈالے	۱۲۱۱	"	جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ رکھے	۱۲۱۴
۸۵۷	کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی	۱۲۳۳	۸۹۸	اگر رمضان میں کسی نے جاع کیا؟	۱۲۱۲	۸۵۷	نبی کریم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہوتا ہے	۱۲۱۵
۸۵۸			۸۹۹	رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہوئی الا شخص	۱۲۱۳	"	جس نے رمضان میں جھوٹ والا الخ	۱۲۱۶

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۲۳۴	شعبان کے روزے	۸۸۷	۱۲۶۱	رات میں اعتکاف	۹۰۸			
۱۲۳۵	آپ کے روزہ رکھنے نہ رکھنے کے بارہ میں روایات	۸۸۸	۱۲۶۲	عورتوں کا اعتکاف	۹۰۹			
۱۲۳۶	روزہ میں مہمان کا حق	۸۸۹	۱۲۶۳	مسجد میں خیمے	۹۱۰			
۱۲۳۷	روزہ میں جسم کا حق	۸۹۰	۱۲۶۴	کیا معتکف اپنی ضرورت کے لئے مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے	۹۱۱			
۱۲۳۸	ساری عمر روزے سے	۸۹۱	۱۲۶۵	اعتکاف	۹۱۲			
۱۲۳۹	روزہ میں بیوی کا حق	۸۹۲	۱۲۶۶	مسما ضرورت کا اعتکاف	۹۱۳			
۱۲۴۰	ایک دن روزہ اور ایک لفظ	۸۹۳	۱۲۶۷	شعبہ سے اعتکاف میں بیوی کا ملاقات کے لئے جانا	۹۱۴			
۱۲۴۱	داؤد علیہ السلام کا روزہ	۸۹۴	۱۲۶۸	کیا معتکف اپنے پرے کسی ہفتہ بدگمانی کو دور کر سکتا ہے؟	۹۱۵			
۱۲۴۲	ایام بیض ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶ کا روزہ	۸۹۵	۱۲۶۹	جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا	۹۱۶			
۱۲۴۳	جس سے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں روزہ نہیں پڑا	۸۹۶	۱۲۷۰	شرال میں اعتکاف	۹۱۷			
۱۲۴۴	جینے کے آخر کا روزہ	۸۹۷	۱۲۷۱	اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے	۹۱۸			
۱۲۴۵	جد کے دن کا روزہ	۸۹۸	۱۲۷۲	اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر اسلام لایا	۹۱۹			
۱۲۴۶	کیا کچھ دن خاص کئے جاسکتے ہیں	۸۹۹	۱۲۷۳	رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف	۹۲۰			
۱۲۴۷	عز کے دن کا روزہ	۹۰۰	۱۲۷۴	اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن آخر معتکف وصوت کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرنا ہے	۹۲۱			
۱۲۴۸	عید الفطر کا روزہ	۹۰۱	۱۲۷۵		۹۲۲			
۱۲۴۹	قربانی کے دن کا روزہ	۹۰۲	۱۲۷۶		۹۲۳			
۱۲۵۰	ایام تشریق کے روزے	۹۰۳	۱۲۷۷		۹۲۴			
۱۲۵۱	عاشوراء کا روزہ	۹۰۴	۱۲۷۸		۹۲۵			
۱۲۵۲	رمضان میں قیام کی فضیلت	۹۰۵	۱۲۷۹		۹۲۶			
۱۲۵۳	شب قدر کی فضیلت	۹۰۶	۱۲۸۰		۹۲۷			
۱۲۵۴	شب قدر کی تلاش آخری رات	۹۰۷	۱۲۸۱		۹۲۸			
۱۲۵۵	شب قدر کی تلاش آخری عشرہ کی طاق راتوں میں	۹۰۸	۱۲۸۲		۹۲۹			
۱۲۵۶	آخری عشرہ میں عمل	۹۰۹	۱۲۸۳		۹۳۰			
۱۲۵۷	آخری عشرہ کا اعتکاف مسجد میں	۹۱۰	۱۲۸۴		۹۳۱			
۱۲۵۸	حائضہ معتکف کے سر میں کنگھا کر سکتی ہے	۹۱۱	۱۲۸۵		۹۳۲			
۱۲۵۹	معتکف بلا ضرورت گھر میں نہ آئے	۹۱۲	۱۲۸۶		۹۳۳			
۱۲۶۰	معتکف کا غسل	۹۱۳	۱۲۸۷		۹۳۴			

فضل اس عورت کو دیکھنے لگے و عورت بھی انہیں دیکھ رہی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کرنا چاہتے تھے مگر اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے ذقائد کے مطابق اور اگر نا ضروری ہو گیا لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے !!

۹۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لوگ آپ کے پاس پیدل اور سواریوں پر دور دراز راستوں کو قطع کر کے اپنا نافع حاصل کرنے آئیں گے، نماج کے معنی وسیع راستوں کے ہیں !!

۱۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں ابن وہب سے خبر دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے انہیں خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں دیکھا کہ اپنی سواری پر چڑھ رہے تھے، پھر جب پوری طرح بیٹھ گئے تو بیک کہا (احرام باندھا)

۱۴۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ولید بن خبر دی، کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی انہوں نے عطائے سنا وہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں اس وقت بیک کہا (احرام باندھا) جب آپ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے !!

۹۶۳۔ سفر حج سواری پر! ابان نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عہدہ کرایا، وہ انہیں (اپنی سواری کے پیچھے) ایک چھوٹے سے کجاوہ پر بٹھا کر لے گئے تھے

فَجَعَلَ الْفَضْلَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ الْفَضْلَ إِلَى الشَّيْخِ الْوَاهِدِيِّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَوْلَ بَقَّةٍ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجَّةِ أَذْوَكَتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا تُبَيِّتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَاحْجَجُ عَنْهُ قَالَ تَعْمَدُ ذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ !!

باب ۹۶۲۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا تَوَكَّلْ رَجَا لَا

وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَيْنِي، لِيَسْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فَجَا بَا الطُّرُقِ الْوَامِقَةِ

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ يونس عَنْ ابْنِ شَقَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَكَّبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحَلِيفَةِ ثُمَّ يَجْلُ حِينَ تَسْتَوِي قَائِمَةً !!

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ عَطَاءٍ يَحْدِثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ هَلْدَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ دَرَاكًا أُنْسَى وَأَبْنُ عَبَّاسٍ يُغْنِي حَدِيثُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بَنِي مَرْثُومٍ !!

باب ۹۶۳۔ الْحَجَّةُ عَلَى الرَّاحِلِ وَقَالَ ابْنُ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا قَرَّبَا مِنَ الشَّنْعَيْنِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ لِعُمَرَ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجَّةِ قَالَتْ أَخَذُوا لِحْمَانِي

سے عورت کیلئے چہرہ اور ہتھیلیاں چھنا نا ضروری نہیں ہیں، نماز کے اندر اور نماز سے باہر عورت کے لئے پردہ کا کیا حکم ہے اور عورت کسی اجنبی کے سامنے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو تو اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں نکال رکھ سکتی ہے لیکن زمانہ کے بدل جانے کے وجہ سے اب پوری طرح پردہ کرنے کا فتویٰ دیا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ بھی اہتیاظاً پھیر دیا تھا !!

وَقَالَ مُعْتَدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
شَرِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ ثَمَامَةَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي
وَلَسْمِ بْنِ قَبِيحٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ وَكَانَتْ زَاوِيَتُهُ

مرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لئے خضرِ حال (سفر) کرو کیونکہ
یہ بھی ایک جہاد ہے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے یزید
بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عروہ بن ثابت نے
حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے بیان
کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے
تھے آپ بخیل نہیں تھے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سواری پر حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آپ کی زائلیہ بھی وہی تھی

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَنْسُ بْنُ عِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا آيَمُنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ
مُعْتَدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرَ
قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ يَا خَيْرُ قَاغِيْزَ هَآءِ الْبَغِيْمِ
قَاغَبَهَا عَلَيَّ تَاَقِيْهَ فَاَعْتَمَرْتُ !!

۱۴۲۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عامر نے حدیث
بیان کی کہا کہ ہم سے ایمن بن نابل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قاسم بن محمد
نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یا رسول
اللہ! آپ لوگوں نے تو عمرہ کر لیا لیکن میں نہ کر سکی اس لئے اس حضورؐ نے فرمایا
عبد الرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور انہیں تیغیم سے عمرہ کراؤ، چنانچہ انہوں نے

عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھالیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ ادا کیا۔

۹۶۴۔ حج مقبول کی تفصیل !!

باب ۹۶۴۔ فضیل الحجۃ المبرورۃ !!

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ سَعْدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَقْبَلَ قَوْمٌ عَلَى حَقِّهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَقِيلَ لَهُمْ مَاذَا قَالُوا فَقَالُوا جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَقِيلَ لَهُمْ مَاذَا قَالُوا فَقَالُوا جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۴۲۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن
مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا
کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا
کہ اللہ کے راستے میں جہاد۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا کہ حج مقبول!

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۴۲۳۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے

سے زائلیہ ایسے اونٹ کو بکتے ہیں جس پر کھانا وغیرہ ضرورت کی چیزیں رکھی جاتی تھیں۔ عام طور سے اس کے لئے ایک الگ جانور ہوتا تھا۔ راوی کا مقصد یہ ہے
کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس اونٹ پر سوار تھے اسی پر آپ کی ضرورت کی چیزیں بھی رکھی ہوئی تھیں یعنی آپؐ نے دو اونٹ استعمال نہیں کئے بلکہ ایک ہی سے کام چل گیا!
سے مطلب یہ ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم انہیں تیغیم لے جاؤ، جو حد و حرام سے باہر ہے۔ پھر ان سے
یہ احرام باندھیں اور اگر عمرہ ادا کریں، حنیفہ کا یہی مذہب ہے کہ مکہ میں مقیم لوگ حج کے لئے حرم کے اندر بھی سے احرام باندھیں گے لیکن عمرہ کے لئے
حد و حرم سے باہر جا کر احرام باندھنا پڑے گا۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت سے حنیفہ کے مسلک کی تائید ہوتی ہے!
سے یعنی وہ حج جس میں کوئی جنات نہ ہوئی ہو اور حج ادا کرنے والے نے کوئی کام آداب حج کے خلاف نہ کیا ہو، لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن اگر
حج پڑے تو حج اکبر موزن ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں حج اکبر کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے لیکن دوسرے معنی میں۔ حج سے مظالم اور بندوں کے
حقوق معاف نہیں ہوتے۔ البتہ دوسرے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ صرف صغائر معاف ہو جاتے ہیں یا کبائر بھی، اکثر علماء
کا خیال یہی ہے کہ کبائر اور صغائر سب حج مقبول سے معاف ہو جاتے ہیں، فیض الباری ص ۳۶ ج ۱۔

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا جَبِيْبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَلَّى الْجِهَادَ أَفْضَلَ النَّسْلِ أَفْضَلًا بَعْدَهُ
قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مُبْرُورٌ ۝

خالد نے حدیث بیان کی کہ اکبر جیب بن ابی عمر نے خبر دی، انہیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ظاہر ہے کہ جہاد سب سے افضل عمل ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل جہاد قبولِ جہاد ہے ۝

۱۴۲۴- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے سیار ابوالککم نے حدیث بیان کی کہ اکبر میں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اللہ کے لئے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ، تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا، جیسے کسی مال نے اسے جتنا تاراج مقبول یا مبرور ہی ہے

۹۶۵- حج اور عمرہ کے میقات کی فرضیت ۝

۱۴۲۵- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ اکبر ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہ اکبر مجھ سے زید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہاں شایانہ لگا ہوا تھا (زید بن جبیر نے کہا کہ) میں نے پوچھا کہ کس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہیئے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن، مدینہ والوں کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ متعین کیا تھا ۝

۹۶۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ زادراہ لے لو، اور سب سے

بہتر زادراہ تقویٰ ہے ۝

۱۴۲۶- ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی، کہ اکبر ہم سے شبابہ نے حدیث بیان کی ان سے وراقاد نے ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں کے لوگ زادراہ کے بغیر حج کے لئے آجاتے تھے، کہتے تھے قویہ تھے کہ ہم توکل کرتے ہیں لیکن جب مکہ آتے تو لوگوں سے مانگتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، اور زادراہ لے لیا کہ وکرب

سے کہ معطر کے قرب و جوار میں چاروں طرف جو شہر اور ممالک تھے، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کا نام لے کر اس کی تعین کر دی تھی کہ فلاں جگہ سے آنے والوں کے لئے احرام فلاں جگہ سے باندھنا چاہیئے، جو ممالک دور دراز پڑتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ بھی انہیں راستوں سے گزر کر حرم میں داخل ہونے اس لئے وہ جب بھی ان مقامات سے گزریں، ان کی تعین احرام باندھنے کے لئے حدیث میں کی گئی ہے، تو احرام باندھنے کے بغیر نہ گزریں ۝

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْعَلَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَزِفْهُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ
أُمُّهُ ۝

باب ۹۶۵- مَحْرَمَاتُ الْعَجَّةِ وَالْعُمَرَةِ
۱۴۲۵- حَدَّثَنَا تَلْحِيزُ بْنُ إِسْلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَبْرِ أَنَّ أَقْبَابَ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو مَنَزِلِهِ وَكَهْ فَسَطَاكَ وَسَوَادِي فَسَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ
يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَدَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَهْلِ تَجْدٍ مِنْ تَرَبٍ وَلَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا الْحَبَشَةِ
وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَالْحِمْيَرِ ۝

باب ۹۶۶- قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا
فَإِنْ خَيْرَ الزَّادِ وَالتَّقْوَى ۝

۱۴۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
شَبَّابَةُ عَنْ وَرْقَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ كَاتِبُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَحْجُونَ وَلَا
يَكْرَهُ دُونََ وَيَتَزَوَّدُونَ نَحْنُ الْمُتَزَوِّدُونَ فَإِذَا قَدِمُوا
مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ قَالَتِلَ اللَّهُ سَعَوْذُ جَلٍّ وَتَزَوَّدُوا
وَإِنْ خَيْرَ الزَّادِ الْتَقْوَى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں
شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے عبداللہ نے کہا مجھے معلوم
ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں کے لوگ یلم سے
احرام باندھیں !!

۹۶۹۔ شام کے لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۲۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث
بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے طاؤس نے اور ان
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات بنایا، شام والوں کے لئے جحفہ نجد والوں کے
لئے قرن منازل اور میں والوں کے لئے یلم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں
کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزر کر حرم میں داخل
ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت
رکھتے ہوں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں، وعلی ہذا القیاس
یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں !!

۹۷۰۔ نجد والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث
بیان کی کہا کہ ہم نے زہری سے (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی ان سے سالم
نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میقات بتلین کر دیئے تھے۔ ۷ اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے
ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب
نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ یہ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کے احرام
باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے، شام والوں کے لئے جیسو یعنی جحفہ ہے اور نجد والوں
کے لئے قرن ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں والوں کے احرام باندھنے کی جگہ یلم ہے، لیکن میں نے
اسے آپ سے نہیں سنا تھا !!

۹۷۱۔ میقات کے اند لوگوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۱۔ ہم سے فقیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث
بیان کی ان سے عمرو نے ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی

اللہ عنہما قال یلم قال یلم اهل المدينة من
ذی الحلیفۃ واهل الشام من الحلیفۃ واهل نجد
من قرن قال عبد اللہ وبلغنی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال یلم اهل الیمن من یکنکم
باب ۹۶۹۔ مہل اهل الشام !!

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ
ذَوِ الْحَلِيفَةِ وَالْأَهْلَ الشَّامِ الْحَلِيفَةَ وَالْأَهْلَ نَجْدٍ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ وَالْأَهْلَ الْيَمَنِ يَكْنُمُ قَهْنَ لَهْنٍ وَلَيْسَ آتَى
عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ لَيْسَ كَانَ يُؤَيَّدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
فَنَسِيَ كَانَ وَذَهَبَ قَهْنُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَلِكَ
حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا !!

باب ۹۷۰۔ مہل اهل نجد !!

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَدْ
رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَهْلُ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ ذَوِ الْحَلِيفَةِ وَمَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مَهْلُهُ
وَهِيَ الْحَلِيفَةُ وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَعَوْا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمَهْلُ
أَهْلِ الْيَمَنِ يَكْنُمُ !!

باب ۹۷۱۔ مہل من كان دون المواقيت !!

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ لَأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ
وَلَأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَالْأَهْلَ الْيَمَنَ يَلْتَمَسُ وَلَا أَهْلَ
تَجْدٍ قَدَرْنَا قَهْقَرًا لَمْ يَأْتِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ
أَهْلِهِمْ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَسَنَ كَانَ
ذُو تَهْمَنْ قَيْسَ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَهْلُكُونَ مِنْهَا

اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات
متعین کیا تھا، شام والوں کے لئے حجفہ، یمن والوں کے لئے یلمم اور نجد
والوں کے لئے قرن ایہ ان شہروں کے لوگوں کے لئے ہیں اور دوسرے ان
تمام لوگوں کے لئے بھی جو ان شہروں سے گزریں اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے
ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت رکھتے ہیں تو وہ اپنے شہروں
سے احرام باندھیں، تا آنکہ مکہ کے لوگ مکہ ہی سے احرام باندھیں گے !!

۹۷۲۔ یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ !!

۱۴۳۲۔ ہم سے معلى بن اسد نے حدیث بیان کی کہاکہ ہم سے وہیب نے
حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں
کے لئے ذوالحلیفہ میقات متعین کیا تھا شام والوں کے لئے حجفہ، نجد والوں کے
لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلمم، یہ ان شہروں کے باشندوں کے
میقات ہیں اور تمام دوسرے مسلمانوں کے بھی جو ان شہروں سے گزر کر آئیں
اور حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں لیکن جو لوگ میقات کے اندر اقامت
رکھتے ہیں تو وہ احرام وہیں سے باندھیں، جہاں سے سفر شروع کریں تا آنکہ

باب ۹۷۲۔ مَقَلِ أَهْلِ الْيَمَنِ !!

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ لَأَهْلِ
الْمَدِينَةِ وَالْحُلَيْفَةِ وَلَأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلَا أَهْلَ
تَجْدٍ قَدَرْنَا الْمَنَازِلَ وَلَأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْتَمَسُ هُنَّ لِأَهْلِهِمْ
وَيَكُلُّ آتِ أَفَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ فَسَنَ ذَلِكَ فَسَنَ حِينَئِذٍ أَفْنَا حَتَّى أَهْلُ
مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ !!

مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں گے !!

باب ۹۷۳۔ ذَاتِ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ !!

۹۷۳۔ عراق والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ذاتِ عرق !!
۱۴۳۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی کہاکہ ہم سے عبد اللہ بن
غیر نے حدیث بیان کی، کہاکہ ہم سے عبید اللہ نے نافع کے واسطے سے حدیث
بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ دو شہر
دکوذا و بصرہ فتح ہوئے تو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا
امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے لوگوں کے لئے احرام
باندھنے کی جگہ قرن قرار دی تھی، اور وہ ہمارے راستے سے دور ہے اگر ہم قرن
کی طرف جا بیٹیں تو ہمارے لئے بڑی دشواری پیدا ہو جائے گی اس پر عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اپنے راستے میں اس کے برابر کوئی جگہ تجویز کرو، چنانچہ ان کے لئے ذاتِ عرق کی تعیین کر دی !!

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْبَصْرَانِ الْكُوفَا
عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ لَأَهْلٍ تَجْدٍ قَدَرْنَا وَهُوَ جَوْزٌ عَنْ
طَرِيفِنَا وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَدَرْنَا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ قَانْظُرُوا
هَذَا وَهَذَا مِنْ طَرِيفِكُمْ فَحَدَّ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ !!
عنه نے فرمایا کہ پھر تم لوگ اپنے راستے میں اس کے برابر کوئی جگہ تجویز کرو، چنانچہ ان کے لئے ذاتِ عرق کی تعیین کر دی !!

۱۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت ہے کہ جب ایک حدیث کے پاس مختلف روایتوں سے موجود ہوتی ہے تو مختلف عنوانات کے
تحت نئے نئے فائدے کے ساتھ ان کی تخریج کرتے ہیں !!

۲۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام باندھنے کے لئے جن جگہوں کی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعیین کی ہے۔ خاص طور پر انہیں سے گزرنا
ضروری نہیں ہے بلکہ دوسرے راستوں سے بھی گزرا جاسکتا ہے البتہ متینہ مقام کے برابر پہنچنے تک احرام باندھنا ضروری ہے !!

۹۷۴۔ ذوالحلیفہ میں نماز !!

۱۴۳۴ھ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے خروید ایسی نافع نے انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا ذوالحلیفہ میں اپنی سواری روکی پھر وہیں آپ نے نماز پڑھی، عبد اللہ بن عمر صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے !!

۹۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے تشریف

لے چلتے ہیں !!

۱۴۳۵ھ۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے عمر بن ابیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے گزرتے ہوئے "معوس" کے راستے پر آجاتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن واپسی ذوالحلیفہ کی بطن وادی میں نماز پڑھتے، آپ رات وہیں گزرتے تاکہ صبح ہو جاتی،

۹۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک

وادی ہے !!

۱۴۳۶ھ۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کا بیان تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں سنا آپ نے فرمایا تھا کہ رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرستادہ آیا اے

کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور اعلان کرو کہ حج کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام بھی باندھ لیا ہے !!

۱۴۳۷ھ۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بَاب ۹۷۴۔ الصَّلَاةُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ !!

۱۴۳۴ھ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

بَاب ۹۷۵۔ خُرُوجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ !!

۱۴۳۵ھ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا آكْسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْرَسِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَنَاجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَبْطِنُ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ !!

بَاب ۹۷۶۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادِي مُبَارَكٌ !!

۱۴۳۶ھ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَيْلِيُّ وَبَشِيرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّسَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ أَنَّ عَمْرَةَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَّ عَمْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ إِدْعَاءِ الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي الْمَلَكُ أَنِّي مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمَرَةُ فِي حُجَّةٍ

۱۴۳۷ھ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ذوالحلیفہ تھا لیکن اسے "شجرہ" کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ اسی مقام کا نام "بڑی علی" ہے۔ یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ علی دوسرے ہیں، حدیث میں "معوس" کا لفظ آیا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب، ان مقامات کی نشاندہی آج کل مشکل ہے کیونکہ تمام مقامات مٹ چکے ہیں۔ غالباً مدینہ سے جانے ہوئے سب سے پہلے ذوالحلیفہ پر پہنچے پھر معوس اور اسکے بعد وادی عقیق، مہبودی نے لکھا ہے کہ یہ تمام مقامات قریب

و مسلم کے والد سے کہ معرے کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن وادی (وادی عقیق) میں آپ کو دکھایا گیا خواب۔ آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت "بطی مبارکہ" میں ہیں۔ جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرنے کی جگہ چھڑا کرتے تھے، اخصی اسی جگہ سالم بھی ہمارے ساتھ قیام کرتے تھے۔ یہ جگہ اس مسجد سے نیچے پڑتی ہے جو وادی عقیق کے درمیان میں ہے ان کے قیام کی جگہ راستے اور بطن وادی کے بیچ میں پڑتی ہے !!

۹۷۷۔ کپڑوں پر لگی ہوئی مخلوق (ایک قسم کی خوشبو) کو

تین مرتبہ دھونا !!

۸۳۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو عاصم نبیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انہیں صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دکھائے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو انہوں نے بیان کیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حرا میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ قیام فرماتے تھے کہ شخصی نے آکر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتویٰ دیا کہ اسے لے کر خاموش ہو گئے پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا یعلیٰ حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور سانس کی آواز زور زور سے آرہی ہے (وحی کی عظمت کی وجہ سے آپ کی یہ کیفیت تھی) پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق سوال کیا تھا، شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

۹۷۸۔ احرام کے وقت خوشبو !! احرام کے ارادہ کے

وقت کیا پہننا چاہیئے؟ اور کنگھا کرے اور خوشبو لگائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اسی طرح آئینہ دیکھ سکتا ہے اور ان چیزوں کو بوکھا جاتی ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدَى وَهُوَ فِي مَعْرَسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَبْطِنُ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَنْطَعَاءُ مُبَادِلَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِمَاسِيحٍ تَتَوَقَّى النَّسَاجَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنْبِئُهُمْ يَتَحَرَّى مَعْرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَشَقُّ مِنْ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطِنُ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ !!

باب ۹۷۷۔ غسل الخلق ثلث مرات

ومن الثياب !!

۸۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنُ النَّبِيلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ ابْنُ مَفْصُوتٍ ابْنُ يَعْلَى أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيَّسْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْجِعَةٍ أَمْرَةٍ وَمَعَهُ هَذِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكُونُ فِي رَجُلٍ أَحْمَرَةٍ يَحْمَرُهُ وَهُوَ مُتَّصِمٌ بِطَيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوُحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُطْلِيَ بِهِ فَكَادَ خَلَّ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْشَرٌ لَوَجْهِهِ وَهُوَ يَخْطُ ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَقَالَ آتِنِ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمَرَةِ فَلَتِي بِرَجُلٍ فَقَالَ ابْنُ الْطَيْبِ الَّذِي يَكُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنْزِمُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَأَضْمَمُ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَضْمَعُ فِي حَبْلِكَ فَعَلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْفَاءَ حِينَئِذٍ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَعَلْنَا

فرمایا کہ یہ خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور اپنا جبہ اتار دو، عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو، میں نے عطا سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دھونے کے حکم سے مراد پوری طرح سے صفائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں !!

باب ۹۷۸۔ الطيب عند الإحرام !!

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَكُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشْتُمُ الْمَحْرُومُ التَّرِيحَاتِ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَسْتَدْأِي

بطور دوا استعمال کر سکتا ہے، مثلاً زیتون کا تیل اور گھی۔ عطاء
نے فرمایا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور بیٹی باندھ سکتا ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اس وقت آپ محرم تھے لیکن
پیٹ پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے
جاگیکے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا ابو عبد اللہ نے کہا کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اس حکم سے ان لوگوں سے نفی جو ان کے ہودج کو اٹھاتے تھے ۱۱

۱۴۲۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا
کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے (احرام کے باوجود
بشرطیکہ خوشبودار نہ ہوتا) میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے فرمایا
کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بات نقل کرتے ہو! مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
محرم میں اور گویا میں آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں ۱۱

۱۴۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے
خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے تو میں آپ کے احرام کے لئے اور
اسی طرح بیت اللہ کے طواف سے پہلے حلال ہونے کے لئے خوشبو لگا کر نبی
۹۷۹۔ جس نے بلبیدہ کے احرام باندھا ۱۱

۱۴۳۱۔ ہم سے اصنع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں ابن وہب نے خبر
دی انہیں یونس نے انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم نے اور ان سے ان
کے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلبیدہ کی حالت
میں لیبیک کہتے (احرام باندھنے کے لئے) سنا ۱۱

۹۸۰۔ ذوالحلیفہ کے قریب لیبیک کہنا ۱۱

۱۴۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے

مَسَايَ كُلِّ النَّزِيَةِ وَالشَّمَنِ وَقَالَ عَطَاءٌ
يَتَخَنَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِنْيَانِ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَرَمَ عَلَى بَطْنِهِ يَتُوبُ
وَكَمْ تَرَعَايَشَةَ بِلَثَابَانِ بَا سَأَقَالَ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلَّذِينَ يَزْحَلُونَ هُوَ دَجَّهَا

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ
ابْنُ عُمَرَ يَدَّ هُنَّ يَلْتَزِمُ فَلَا كَرَمَ لَابْنِ هَيْمَةَ فَقَالَ
مَا أَصْنَعُ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَخَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۱۱

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَخَوَائِهِ
حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ۱۱

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي
مَلْبِدًا ۱۱

۹۸۰۔ الْإِهْلُ عِنْدَ ذِي الْحَلِيفَةِ ۱۱
۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۔ محرم کے لئے پا جامہ پہننا سب کے نزدیک مکروہ ہے مطلب یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک جاگیکہ پہنتے میں کوئی حرج نہیں لیکن عام
علمائے امت پا جامے اور جاگیکے میں کوئی فرق نہیں کرتے کیونکہ دونوں سے جوئے ہوئے ہیں جن کا احرام کی حالت میں پہننا مکروہ ہے ۱۱
۲۔ یعنی کسی لبیدہ چیز کا استعمال کر کے آپ نے بالوں کو اس طرح جمع کر دیا تھا کہ احرام کی حالت میں وہ پرانگندہ نہ ہونے پائیں ۱۱

سالم بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اور ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے والد سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالخلیفہ کے قریب پہنچ کر ہی احرام باندھا تھا !!

۹۸۱۔ حرم کس طرح کے کپڑے پہنے ؟

۱۴۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! حرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص پہنے، نہ ٹھاندا ہوا، نہ پاجامے پہنے نہ ٹوپی نہ موزے۔ لیکن اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے اسے کاٹ لیا ہو۔ اور احرام کی حالت میں کوئی ایسا کپڑا نہ بوس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو، ابو عبد اللہ نے کہا کہ حرم کو اپنا سر دھولینا چاہیئے، لیکن کنگھا نہ کرنا چاہیئے، بدن بھی نہ کھلانا چاہیئے (ضعیفہ کے یہاں یہ جائز ہے) اور ہوں مگر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈالی جاسکتی ہے !!

۹۸۲۔ حج کے لئے سوار ہونا یا سواری پر کسی کے پیچھے بیٹھنا

۱۴۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس امی نے ان سے زہری نے اور ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عوف سے عوف زلف جاتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے پھر عوف زلف سے منیٰ جاتے وقت فضل رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھ گئے تھے، دونوں حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرہ عقبہ کی رمی تک برابر تبلیہہ کہتے رہے تھے

۹۸۳۔ حرم کس طرح کے کپڑے پہنے، چادریں اور تہبند پہنے

عائشہ رضی اللہ عنہا حرم تھیں لیکن کسم دیکسو کے بھولیں ایسی رنگے کپڑے پہنے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے چہرہ پر نقاب نہ ڈالیں اور نہ درس یا زعفران کا رنگا ہو کپڑا پہنیں جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا، عائشہ

سالم بن عبد اللہ قال سمعت ابن عمر وحدثنا عبد الله بن مسleme عن مالك عن موسى بن عقبه عن سالم بن عبد الله انه سمع اباك يقول ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد يعني مسجد اذى الخليفة !!

باب ۹۸۱ - ما يلبس المهرم من الثياب ۱۴۴۴ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رجلاً قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المهرم من الثياب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلبس القميص ولا العمامة ولا الشراويلات ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد ثنتين فليلبس ثنتين وليقطعهما أسفل من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئاً من زعفران أو درس قال أبو عبد الله يغسل المهرم رأسه ولا يترجل ولا يخلت جسده ولا يلبس القميص من رأسه وجسده في الأرض !!

باب ۹۸۲ - التوكب والأذنان في الحج ۱۴۴۴ حدثنا وهب بن جرير قال حدثني أبي عن يونس الأيلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس أن أسامة كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة إلى المزدلفة ثم أراذف الفضل من المزدلفة إلى منى قال فكلما هما قال لم ينزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبس حتى رمى الجمرات العقبه !!

باب ۹۸۳ - ما يلبس المهرم من الثياب والأذنية والأذر ولتست عاتشة الثياب المعصرة وهي مخرمة قالت لا تلبس ولا تلبق ولا تلبس ثوباً مرس ولا زعفران وقال جابر لا أرى المعصرة طيباً ولا

رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لئے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور
موزوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا ہے اور ہم
نے فرمایا کہ کپڑے بدل لینے میں کوئی حرج نہیں !!

۱۴۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے
فیصل بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث
بیان کی کہ ہم نے کعبہ کے سب سے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گنگھا کرتے تیل لگانے اور لڑا
اور رداع پہننے کے بعد اپنے صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مدینہ سے
تشریف لے چلے آپ نے اس وقت زلفزبان میں رینگے ہوئے ایسے کپڑے
کے سوا جس کا رنگ بدن پر لگتا ہو، کسی قسم کی چادر یا تہ بند پہننے سے منع
نہیں کیا دن میں آپ ذوالخلیفہ پہن گئے (اور رات میں گزاری) پھر آپ
سوار ہوئے اور میدان میں آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہا
اور اپنے اونٹوں کو قلاوہ پہنایا ذی قعدہ کے چہینے میں ابھی پانچ دن باقی
تھے۔ پھر آپ جب مکہ پہنچے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے آپ نے
یہاں بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی آپ (طواف سعی
کے بعد) حلال نہیں ہوئے کیونکہ قربانی کے جانور ساتھ تھے اور آپ نے ان
کی گردن میں قلاوہ ڈال دیا تھا آپ حجوں کے قریب مکہ کے بالائی حصہ میں
اترے حج کا احرام آپ کا اب بھی باقی تھا، بیت اللہ کے طواف کے بعد
پھر آپ وہاں سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک میدانِ معرفہ
سے واپس نہ ہوئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ بیت اللہ کا
طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں پھر اپنے سروں کے بال
ترشوا کر حلال ہو جائیں یہ فرمان ان لوگوں کے لئے تھا جن کے ساتھ قربانی

کے جانور نہیں تھے (حلال ہونے کے بعد حج سے پہلے) اگر کسی کے ساتھ اس کی بیوی ہے تو وہ اس سے ہم بستر ہو سکتا تھا۔ اسی طرح خوشبو اور
سلے ہوئے) کپڑے کا استعمال بھی اب جائز تھا !!

باب ۹۸۲- من بات ید فی الخلیفۃ
حتیٰ اصبحت قالہ ابن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم !!

۹۸۲- جس نے رات، صبح تک ذوالخلیفہ میں گزاری اس
کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق کی ہے !!

سے حنفیہ کے یہاں عوم کے لئے اس کی اجازت نہیں ہے یہ موقوف رہے کہ یہ طرز عمل عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا تھا !!
اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ چہرہ سے نقاب کو جدا رکھا جائے اور چہرہ سے کپڑا اس نہ کرے تو نقاب پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں !!

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْسَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهْلٌ ॥

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ أَوْفَى قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاحْتَبَرْتُهَا بِمَا حَتَّى أَصْبَحَ ॥

باب ۹۸۵۔ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْأَهْلَالِ ॥

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَرْفَعُونَ بِهَا جَمِيعًا ॥

باب ۹۸۶۔ التَّحْلِيَّةُ ॥

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَحْلِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيُّتُ اللَّهُمَّ تَبَيُّتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَبَيُّتُكَ إِنَّ الْحَمْدُ وَالْإِثْمَ لَكَ وَالنِّيلُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ॥

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ تَبَيُّتُكَ اللَّهُمَّ تَبَيُّتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَبَيُّتُكَ إِنَّ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةَ

۱۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھ سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں لیکن ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائیں۔ آپ نے رات وہیں گزاری تھی۔ صبح کے وقت جب آپ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو لبیک کہا۔ ۱

۱۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد اویاف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی لیکن ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (مسافر ہو جانے کی وجہ سے) انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رات صبح تک آپ نے ذوالحلیفہ میں ہی گزاری ۱

۹۸۵۔ لبیک بلند آواز سے کہنا ۱

۱۴۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار رکعت پڑھی، لیکن عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔ میں نے خود سنا کہ لوگ باآواز بلند رُح اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہہ رہے تھے ۱

۹۸۶۔ تلبیہ ۱

۱۴۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا "حاضر ہوں" اے اللہ حاضر ہوں میں تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، تمام حمد تیرے لئے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ۱

۱۴۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے اعش کے واسطے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے ان سے ابو عیث نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں جانتی ہوں کہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے تھے، آپ تلبیہ یوں کہتے تھے تَبَيُّتُكَ اللَّهُمَّ تَبَيُّتُكَ تَبَيُّتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تَبَيُّتُكَ إِنَّ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةَ

لَكَ . (توجہ مرکز چکا ہے) اس کی متابعت ابو معاویہ نے المشرق کے واسطہ سے کی ہے اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہمیں سیماں نے خبر دی کہا کہ میں نے خیمہ سے سنا اور انہوں نے ابو عقیلہ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ۔ !!

۹۸۷۔ سوار ہوتے وقت ، احرام سے پہلے ، اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تسبیح و تکبیر !

۱۴۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو قتیبہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے ، ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ، آپ رات کو وہیں رہے ، صبح ہوئی تو مقام بیداء سے سواری پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد ، اس کی تسبیح اور تکبیر کہی ، پھر حج اللہ عمرہ کے لئے ایک ساتھ احرام باندھا ، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے (افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد وہ لوگ جنہوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا) پھر یوم ترویہ میں سب نے حج کا احرام باندھا ، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کھڑے ہو کر بہت سے اونٹ ذبح کئے حضور اکرمؐ نے مدینہ میں بھی دو سنگوں والے سینڈھے ذبح کئے تھے ، ابو جلد اللہ (مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ مکہ ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

۹۸۸۔ جس نے سواری پر اس وقت احرام باندھا جب

سواری انہیں لیکر پوری طرح کھڑی ہو گئی !!

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن حزمیج نے خبر دی کہا کہ مجھے صالح بن کیسان نے خبر دی ، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ کی سواری پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھا !!

۹۸۹۔ قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا ، ابو عمر نے کہا کہ ہم سے

عبدالوارث نے حدیث بیان کی ، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو بکر نے نافع کے واسطہ سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ چکے

لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ !!

باب ۹۸۷۔ التَّحْمِيدُ وَالْتَّسْبِيحُ ،

وَالْتَّكْبِيرُ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ التَّرْكَوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِيَدِي الْعَلِيفَةِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ يَمْلَأُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَأَيْتُ حَتَّى اسْتَوَيْتُ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ أَوْ حَيْدَ الْمَلَّةِ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهْلُ يَحْجُ وَعُمُرَةُ وَ أَهْلُ النَّاسِ يَهْبِطُ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَنَوْا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُوا بِالْحَجِّ قَالَ وَتَعَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَائِ يَدَيْهِ قِيَامًا وَدَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْتَيْنِ أَمَدَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَجَلٍ عَنْ أَنَسٍ !!

(مصنف) نے کہا کہ روایت کا یہ مکہ ایوب کے واسطہ سے ہے انہوں نے کسی شخص سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے !!

باب ۹۸۸۔ مَنِ أَهْلَ حَيْتَ اسْتَوَى بِهِ رَأْسُهُ !!

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَهْلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثَ اسْتَوَى بِهِ رَأْسُهُ قِيَامًا !!

باب ۹۸۹۔ الْإِهْلَالُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْقَدَاةَ يَذِي الْعَلِيفَةَ أَمْرًا بِرَأْسِهِ

فَوُحِلَتْ لَكُمْ رُكْبَتَايَا اَسْتَوْتُ بِهِ اَسْتَقْبَلْتُ
الْقَبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يَكْبِتُ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَدَمَ
ثُمَّ يَسِيْرُ حَتَّى اِذَا اجَاءَ وَاطْلُوِي بَاتَ
بِهِ حَتَّى يُضِيْعَ قِيَا اَصَلَى الْقَدَا لَا اَغْتَسَلَ
وَرَفَعَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلَ ذٰلِكَ تَابِعَهُ رُسُلُ عِيْلٍ عَنْ اَيُّوبَ فِي الْقُبْرِ
یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے ایوب کے واسطے سے

فعل کے ذکر کے سلسلے میں کیا ہے ۱۱

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّوَيْمِ
قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِيعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُسْرٍ اِذَا ارَادَ
الْخُرُوجَ اِلَى مَكَّةَ اَدَّهَنَ يَدَيْهِ لِيَسِيْرَ لَدَى رَأْسِهِ طَبَقَةً
ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ دَوَى الْحَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكُبُ فَاِذَا
اَسْتَوْتُ بِهِ رَأَيْتُهُ قَائِمًا اَحْمَرَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۱۱

بَاب ۹۹۔ التَّيْمِيَّةُ اِذَا تَخَلَّفَ فِي الْوَادِي

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَدِي عَنْ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَدْ كَرِهُوا الدَّجَالَ اَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ
اَمَّا مُوسَى كَافِي اَنْظُرْ اِلَيْهِ اِذَا اخَذَ فِي الْوَادِي يَكْبِتُ ۱۱

آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ کہتے ہیں ۱۱

بَاب ۹۹۱۔ كَيْفَ نَهَلَ الْعَائِضُ وَالشَّفَاءُ

أَهْلُ نَهْلِهِمْ بِهِ وَاسْتَهْلَكْنَا وَاهْلَكْنَا الْعَقْلَ
كُنْهِ مِنَ الْكُفُورِ وَاسْتَهْلَكْنَا الْمَطْعَمَ خَرَجَ مِنْ

۹۹۱۔ حائضہ اور نفاس کس طرح احرام باندھیں ؟ اہل

زبان سے اس کو ادا کرنے کے معنی میں آتا ہے استہلکنا

اور اهلنا الہلال۔ یہ سب ظاہر ہونے کے معنی میں مستعمل ہے

تو سواری تیار کرنے کے لئے فرمایا، سواری لائی گئی تو آپ
اس پر سوار ہوئے اور جب آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی تو آپ
کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو گئے اور پھر تلبیہ کہنا شروع کیا نا انکہ حرم
میں داخل ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ لبیک کہنا بند کر دیتے
پس پھر طویٰ تشریف لا کر رات وہیں گزارتے ہیں، صبح ہوتی
ہے تو نماز پڑھتے ہیں اور غسل کرتے ہیں۔ آپ یقین کے ساتھ

۱۴۵۳۔ ہم سے ابوالریح سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم
سے فلیح نے حدیث بیان کی کہ ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ
عنه جب مکہ جانے کا ارادہ کرتے تو پہلے ایک بے خوشو کا تیل استعمال کرتے
اس کے بعد جب مسجد دوا الحیفہ تشریف لائے، یہاں نماز پڑھتے اور سوار ہوتے
جب سواری آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے آپ نے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا ۱۱

۹۹۰۔ وادی میں اترتے وقت تلبیہ ۱۱

۱۴۵۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عدی
حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس
رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے مجلس میں دجال کا ذکر چلا کہ اے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا
ہوگا "کافر" تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں سنا ہے ہاں

۱۱۔ اس روایت کی بعض تفصیلات کتاب اللباس میں آئیں گی، غالباً موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا اس لئے وفات کے بعد
کے بعد عالم مثال میں حج کیا عیسیٰ السلام نے بھی حج نہیں کیا تھا، چنانچہ آپ قرب نبیامت میں نزول کے بعد حج کریں گے وفات کے بعد عالم مثال
میں صالح بندوں کے لئے عمل نیک احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث میں ہے کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی
قبر میں نماز پڑھنے دیکھا، اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے ۱۱

النَّكَاحِ وَمَا أَهْلَ لَيْعُونِ اللَّهُ بِهِ وَهُوَ

وَمِنْ اسْتِهْلَالِ النَّسَبِ ۝

۱۴۵۵- حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ

أَخْبَوْنَا مَالِكًا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ فَأَمَلْنَا لِعُمُورَةٍ ثَمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ

الْعُمُورَةِ ثَمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا جَمِيعًا فَقَدِمَتْ

مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمَّا أَطَلْتُ بِالْبَيْتِ وَلَوْ بَيْنَ الْهَضَا

وَالْمَرْوَةِ لَشَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ انْفُضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَآهْلِي بِالْحَجِّ وَدِي

الْعُمُورَةُ لَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

إِلَى التَّنْعِيمِ فَاغْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمُرَتِكَ

قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمُورَةِ بِالْبَيْتِ

وَبَيْنَ الْهَضَا وَالْمَرْوَةِ ثَمَّ حَتَلُوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا

أَحْتَرَبَعُوا أَنْ تَرَجَعُوا مِنْ مَكَّةَ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا

الْحَجَّ وَالْعُمُورَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا قَائِدًا ۝

۹۹۲- مَنْ أَهَلَ فِي ذِمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاهِلًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

کہتے ہیں کہ استہل المطر یعنی بارش بادل سے باہر آگئی

و ماہل بغیر اللہ بہ استہلال العصبی سے ماخوذ ہے ۝

۱۴۵۵- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ جب مالک

نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے پہلے ہم نے

عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے

ساتھ ہدی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیئے ایسا

شخص درمیان میں حلال نہیں ہو سکتا بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک

ساتھ حلال ہوگا۔ میں بھی مکہ آئی تھی اس وقت میں حائضہ ہو گئی تھی

اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی، میں نے

اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا

سر کھول لو گنگھا کر لو اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لو، چنانچہ میں نے

ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے عبد الرحمن بن ابی بکر (حضرت عائشہ کے بھائی) کے ساتھ تنعیم

بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا) اُن حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (جسے

تم نے چھوڑ دیا تھا، عائشہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے حجۃ الوداع میں

صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کی سعی

کر کے حلال ہو گئے۔ پھر مکی سے واپس ہونے پر دوسرا طواف کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا تو انہوں نے

۹۹۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس نے اُن

حضور کی طرح احرام باندھا، اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ

عنہ نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے ۝

لے احصاف کے نزدیک بھی صورت حال یہی تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا جسے حیض کی وجہ سے چھوڑنا پڑا، اشواف

یہ کہتے ہیں کہ ام المومنین نے قرآن کا احرام باندھا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ احرام مگر باقی تھا تو اُن حضور انہیں گنگھا کرنے کا کیوں حکم دیا، اس طرح

عمرہ کے احرام کو چھوڑ دینے کا کیوں حکم دیا اشواف کی طرف سے ان اعتراضات پر جو تاویل کی جاتی ہیں وہ ناکافی ہیں، یہ حدیث اپنے

مسئلہ میں بہت واضح ہے ۝

ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اہرام کو نہ توڑیں، انہوں نے سراقہ کا قول بھی ذکر کیا تھا اسے محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ علی! آپ نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا احرام باندھا ہو (اسی کا میں نے بھی باندھا ہے) آنحضرت

۱۴۵۷۔ ہم نے حسن بن علی غلال ہندی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن جہان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مروان اصغر سے سنا اور ان سے اس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کس کا احرام باندھا ہے آپ نے کہا کہ جس کا آنحضرت نے باندھا ہو، اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے پاس میں بھیجا تھا جب حجۃ الوداع کے موقع پر آیا تو آپ سے بطحا میں ملاقات ہوئی آپ نے دریافت فرمایا کہ کس کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آنحضرت نے جس کا باندھا ہو، آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ ہدی ہے (قربانی کا جانور) میں نے عرض کی کہ نہیں اس لئے آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفارہ کی سعی کروں۔ اس کے بعد آپ نے حلال ہو جانے کے لئے فرمایا چنانچہ میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر کا کنگھا کیا۔ یا میرا سر دھویا، پھر عرضی اللہ عنہ کا دور کیا، تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے کہ اس میں پورا کرنے کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لئے پورا کرو“ اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ امْرِئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَا أَنْ يُعْبِثَهُ عَلَى أَحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سَوَاقِةٍ وَلَا أَدْرِي مَنْ بَكَرَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَكْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ يَمَّا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاهِدٌ وَأَمْلَكْتُ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ !!

نے فرمایا کہ پھر قربانی کرو اور اپنی اسی حالت پر احرام پہن رہو ۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي الْغَلَالِ الْقَهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَسِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَمَّا أَهْلَكْتَ قَالَ يَمَّا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَلَّيْنَا أَتَا مَعَهُ الْقَهْدِيُّ وَأَخْلَكْتَ !!

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَبُحِثْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ يَمَّا أَهْلَكْتَ فَقُلْتُ أَهْلَكْتُ يَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَذِهِ قُلْتُ لَا فَأَمَرَ أَنْ أَهْلُوقَ بِالْبَيْتِ لَطْفُ بِالْبَيْتِ وَيَا لَطْفًا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ آمَرَنِي فَأَخْلَكْتُ كَمَا تَرَى امْرَأَةً قَوْمِي فَمَسْطَطَنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالنَّسَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَآيِسُوا النِّجَمَ وَالْعُمُورَةَ إِلَيْهِ وَأَنْ تَأْخُذُوا سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى تَأْخُذُوا الْقَهْدِي !!

ساقہ سراقہ کا سوال اور ان حضور کا جواب آئندہ موصول آئے گا !!

۳

علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہیے کہ آپ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے ۱۱

۹۹۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجَّ أَنتَهُرُ
تَعْلُو مَاتَ ۱۱ فَمَنْ قَرَضَ فِيهِمُ الْحَجَّ
فَلَا دَفْعَ وَلَا مُسَوِّقَ وَلَا حِدَالَ فِي الْحَجِّ
يَسْتَلُونَكَ عَنِ الْآهْلِةِ فُلْ هِيَ مَوَاقِنُ
يَلْقَايْنِ وَالْحَجَّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَشْهُرُ الْحَجِّ
سَوَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرَتَا ذِي الْحِجَّةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الشَّئِءِ أَنْ لَا يَحْرِمَ
بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ذِكْرًا عُثْمَانُ
أَنْ يُحْرِمَ مِنْ حُرِّ اسْتَأْذَنَ أَكْثَرُ مَا ۱۱

۹۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ حج کے مہینے متعین ہیں
اس لئے ہوشیاری ان مہینوں میں خود پر حج لازم کرے تو
نہ جماع اور دوامی جماع کے قریب جائے، نہ گناہ کے اور
نہ جھگڑے کے، آپ سے لوگ چاند کے بارے میں دریافت
کرتے ہیں آپ بنا دیجئے کہ یہ لوگوں کے باہمی معاملات اور
حج کی تعیین کے لئے ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج کا احرام
حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے، عثمان رضی اللہ عنہ

خراسان یا کرمان (جیسی دور جگہوں سے) حج کا احرام باندھنا پسند نہیں فرماتے تھے ۱۱

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ الْحَقَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ
سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ تَنْزِلُنَا يَسْتَرِفُ ثَلَاثُ
فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ فَيَنْكُرْ مَعَهُ
هَذِهِ فَأَتَتْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمَرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ
مَعَهُ أُلْهُدَى فَلَا قَالَتْ فَلَا يَخِذْ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا،

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو بکر حنفی
نے حدیث بیان کی کہ ہم سے انس بن حید نے حدیث بیان کی کہ میں نے
قاسم بن محمد سے سنا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا تھا کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں
اور حج کے ایام میں نکلے۔ ہم نے مقام صرف میں قیام کیا، آپ نے بیان کیا
کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ
جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنے
احرام کو صرف عمرہ کا بنالے تو اسے ایسا کر لینا چاہیئے، لیکن جس کے ساتھ

رہے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایات کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ یہ خاتون ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بھانج تھیں ۱۱

۱۲۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب کی ان تمام احادیث سے یہ واضح کرنے چاہتے ہیں کہ آیا اگر کوئی شخص احرام اس طرح باندھے کہ فلاں شخص
نے جس طرح کا احرام باندھا، اسی طرح کا میں بھی باندھنا ہوں تو اس سے وہ حرم ہو جائے گا یا نہیں؟ حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ حرم تو ہو جائے گا
لیکن انفعال حج کے شروع کرنے سے پہلے اسے اس کی تعیین کرنی پڑے گی کہ وہ اپنے اس احرام سے دو عبادتوں، حج اور عمرہ میں کون سی عبادت
بجالائے گا حضرت ابوموسیٰ اور حضرت علی دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا، لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو
یہ حکم ہوا کہ وہ عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں اور پھر احرام حج باندھیں، دوسری طرف علی رضی اللہ عنہ کو ایسا کوئی حکم نہیں، بلکہ انہیں اپنا احرام باقی رکھنا تھا
اور حج کے بعد حلال ہونا تھا، کیونکہ اس کے ساتھ ہدی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ حج میں حلال نہیں ہو سکتے تھے دونوں بزرگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے احرام پر اپنا احرام باندھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تھان تھے لیکن دونوں صحابہ کے احرام میں اختلاف ہو جاتا ہے اس لئے معلوم ہوا
کہ اصل احرام تو اس طرح کی نیت سے ہو جاتا ہے لیکن نیت کی تعیین نہیں ہوتی اور انفعال حج یا عمرہ کرنے سے پہلے تعیین کر لینا ضروری ہے اس
باب میں ضحنا متعدد ایسی احادیث آگئی ہیں جو ان کے مابین مختلف فیہ ہیں، انہایت طویل مباحث اس ضمن میں ہیں جو مطولات میں دیکھے جاسکتے ہیں ۱۱

مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ قَامَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ مِنَ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ مُؤَدَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَفِدُوا عَلَيَّ الْعُمْرَةَ فَلَمَّا خَلَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا يَكْبِتُكَ يَا هُنَا؟ قُلْتُ سَيَفَتْ قَوْلُكَ لِأَصْحَابِكَ فَمَنَعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ قُلْتُ لَا أَصَلِّي قَالَ فَلَا يَصْرُفُكَ إِنَّمَا أَنْتَ أَمْرٌ لَا مِنْ مَاتِ أَدْرَكَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْكَ فَتَكُونُ فِي حَيْجِكَ فَقَسَى اللَّهُ أَنْ يَزِدَّ فَلَكَهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِي حَيْجَتِهِ عَنِّي قَدِمْنَا وَنَحْنُ فَمَكْهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مَنًى فَأَقَصْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفَرِ الْأَخِيرِ عَنِّي نَزَلَ الْمُعَقَّبُ وَتَوَلَّيْنَا مَعَهُ قَدَمًا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْذُ بِأُخْتِكَ مِنَ الْعُمْرَةِ فَلْيَهْدِ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ انْفَرَقَا ثُمَّ انْتَبَيا هَاتِي الْأَطْرَافَ حَتَّى تَأْتِيَا فِي قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا اقْرَعْتُ وَقَرْنَا مِنَ الْأَطْرَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَجَرٍ فَقَالَ هَلْ قَرَعْتُهُ قُلْتُ نَعَمْ فَادَنَّا بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَأَدَّاهَا النَّاسُ فَمَرَوْا مَتَوَحِّجَهَا إِلَى اللَّهِ نَسْتَه قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُضَيِّرُونَ مَنَاصِدَ يُضَيِّرُونَ قَتِيلًا وَيُقَاتِلُ صَالِحًا يُضَيِّرُونَ مَوْتًا أَوْ فَتْرِيضُ فَرَسًا ۝

ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ اُن حضور کے بعض اصحاب نے اس فرمان پر عمل کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ اُنہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب جو استطاعت و وسعت و ولے تھے۔ ان کے ساتھ ہدی بھی تھی اسی لئے وہ تنہا لوہ نہیں کر سکتے تھے، یعنی تہت، جس میں عمرہ کرنے کے بعد حاجی حلال ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے حج کا اہرام باندھتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کے اصحاب سے کوسن لیا، اب تو میں عمرہ نہیں کر سکوں گی، آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں بولی، میں نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہی، یعنی عائشہ ہو گئی، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں کی طرح ایک عورت ہو اور اللہ نے تمہارے لئے بھی وہ مقدر کیا ہے جو تمام عورتوں کے لئے کیا ہے، اس لئے (عمرہ چھوڑ کر) حج میں آجاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں جلد ہی عمرہ کی توفیق دے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے نکلے، جب ہم منی پہنچے تو میں پاک ہو گئی، پھر منی سے جب میں نکلی تو بیت اللہ کا طواف کیا، آپ نے بیان کیا کہ افرام میں اُن حضور کے ساتھ جب واپس ہونے لگی تو آپ نے وادی مسب میں پڑا دیا، ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہرے آپ نے، عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو لے کر حرم سے باہر جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا اہرام باندھو، عمرہ سے فارغ ہو کر تم لوگ ہمیں واپس آجاؤ، میں

تہدی واپس کا انتظار کرتا ہوں گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم اُن حضور کی ہدایت کے مطابق چلے اور جب میں اور میرے بھائی طواف سے فارغ ہوئے تو میں سحر کے وقت آپ کی خدمت میں پہنچی آپ نے پوچھا کہ فارغ ہوئیں؟ میں نے کہا ہاں۔ تب آپ نے اپنے ساتھیوں سے سفر شروع کر دینے کے لئے کہا، سفر شروع ہو گیا اور آپ (مدینہ منورہ واپس ہوئے تھے) ابو عبد اللہ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یضیر، ضار یضیر، ضار یضیر، اے مشتق ہے ضار یضیر ضرر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور ضرر یضیر ضرر بھی ۝

لے کیونکہ درود و نئے اہرام باندھ لینے کی صورت میں جنابات کا خطرہ پہلے اس لئے آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ پہلے آپ نے رخصت دی تھی پھر جب آپ کو پہنچے تو افعال حج شروع کرنے سے پہلے آپ نے حکم دیا بعض روایتوں میں ہے کہ کسی نے اسی پر عمل نہیں کیا اسی روایت میں اگرچہ بعض کا لفظ ہے لیکن اکثریت نے تامل کیا تھا اسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت غصہ ہوئے، ان خربہ حج سے مینوں میں عمرہ کرنا چھوڑ دیا، اسی وجہ سے ہوا تھا، اُن حضور کا حکم محض رخصت کے دہر میں تھا اور آپ غصہ اسی وجہ سے ہوئے تھے کہ صحابہ نے اللہ کی دی ہوئی ایک رخصت پر عمل کرنے میں اظہار تامل کیا تھا بہت سے مواقع پر آپ کا اسی طرح کی وجوہ کی بنا پر غصہ ثابت ہے، سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے بھی آپ نے ایک مرتبہ تنگی کا اظہار فرمایا تھا اور فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی بُری نیکی نہیں ہے، بعض اہل سنت نے مسجد نبوی میں الکلاف کیا، آپ نے ان کے جھوٹے دیکھا تو ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اچھا نیکی کرنے چلی ہیں یہ مثال بھی اسی نوعیت کی ہے،

باب ۹۹۴۔ التَّمَتُّعُ وَالْفِرَانُ وَالْإِفْرَادُ

بِالْحَجِّ وَقَسَمْتُ الْحَجَّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ

مَعَهُ هَدًى ۱۱

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَمْثُودِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى إِلَّا أَكْثَرَ الْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِابِلَيْتٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ يَجْلِسَ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ وَتَسَادُّوا لَا يَسْتَعْنُ قَائِلِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ تَحِفُّتُ لَمَّا أَطَفَ بِابِلَيْتٍ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُسْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِعُسْرَةٍ قَالَتْ أَوْ مَا طُفْتُ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ قَدْ هَبْنِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى الشَّعْبِ قَالَتْ هَلْ يَرْجِعُ ثَمْرَةُ مَعِي ذَلِكَ كَذَا كَذًا أَوْ قَالَتْ قَفِيَّةٌ مَا أَرَانِي إِلَّا حَاسِبَتَكُمْ فَقَالَ عُمَرُو خَلْفِي أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ الْخَيْبِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ الْفَرَى قَالَتْ عَائِشَةُ فَلْيَقِنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مِنْهُيْطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مِنْهُيْطٌ مِنْهَا ۱۱

۹۹۴۔ حج میں تمتع، قرآن اور افراد اور جس کے ساتھ

ہدی نہ ہو اسے حج فصیح کرنے کی اجازت ۱۱

۱۴۶۰۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا جو ہدی اپنے ساتھ نہ لایا ہو اسے حلال ہو جانا چاہیے چنانچہ جن کے پاس ہدی نہیں تھی وہ حلال ہو گئے دافال عمرہ کے بعد اس حضور کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں اس لئے وہ بھی حلال ہو گئیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ ہو گئی تھی اس لئے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا) جب حصہ کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ توجع اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں، اس پر آپ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف کر چکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چل جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو (پھر افعال عمرہ ادا کرو) ہم لوگ تہرا فلاں جگہ انتظار کریں گے اور صفیر رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے، میں آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی اس حضور نے فرمایا عقریٰ (خلفی) کیا تم نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں چلی چلو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ مکہ سے جلتے ہوئے بالائی حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں شیب میں اتر رہی تھی، یا یہ کہ ایک میں اوپر چڑھ رہی تھی اور اس حضور اس پر چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے ۱۱

۱۴۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مالک

نے خبر دی، انہیں ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، انہیں عروہ بن

سہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حائضہ ہو جانے کا علم اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے تھا اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہی انہوں نے عمرہ اچھوڑ دیا تھا اس روایت میں بھی راوی کی تغیر کا فرق ہے ورنہ بات وہی ہے وگز شدہ روایتوں میں تفصیل سے بیان ہوئی ہے صفیر رضی اللہ عنہا کا واقعہ کتاب الحج کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے آئے گا۔ سہ ازراہ محبت آپ نے یہ الفاظ ان کے متعلق فرمائے تھے ۱۱

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

زیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، بہت سے لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بہتوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بہتوں نے صرف حج کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تو وہ ولوم خرمک حلال نہیں ہوئے تھے !!

۱۴۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عند نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے علی بن حسین نے اور ان سے مروان بن حکم نے بیان کیا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو میں نے دیکھا ہے عثمان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے سے روکتے تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باوجود دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا: بیک بعرة و حجة، آپ نے فرمایا تھا، کہ میں کسی ایک شخص کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا !!

بْنِ كَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الْوَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَمِينًا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَعْثَرَةٍ وَغُمُرَةٍ وَمِنَّا مِنْ أَهْلِ بَالِغَةٍ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعْثَرِ قَامًا مِنْ أَهْلِ بَالِغَةٍ أَوْ جَمَعَ الْبَعْثَرِ وَالْغُمُرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عِثْرِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانَ يَنْهَوْنِ عَنِ السُّنْعَةِ وَأَن يَخْتَصِمَ بَيْنَهُمَا قَلَمًا رَأَى عَلِيٌّ أَهْلَ يَمِينًا لَبَيْكَ بِغُمُرَةٍ وَحَقِيقَةٍ قَالَ كُنْتُ لِأَدْعِ مُنْتَهَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدٌ !!

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَذَرُونَ الْغُمُرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّةِ

اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ احرام میں صرف نیت کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ میں اپنے اس دلی ارادہ کا ادا کرنا ضروری نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاران تھے، سب سے بڑی اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے خود حکم دیا تھا، جیسا کہ متواتر احادیث اسی بخاری میں آرہی ہیں کہ جس کے ساتھ ہدی ہے وہ عمرہ کے بعد حلال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپ نے بھی جب عمرہ کیا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کے بعد آپ حلال نہیں ہو سکتے تھے۔ راوی اس میں آپ کے احوال مختلف اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی نظر عام طور سے محقق تلبیہ کے الفاظ پر ہوتی تھی، کبھی تلبیہ میں آپ صرف حج کہتے کبھی عمرہ اور کبھی دونوں۔ جن لوگوں نے جوسا اسی اعتبار سے آپ کے حج کے متعلق فیصلہ کیا !! اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی مخالفت منقول ہے ان بزرگوں کی طرف سے اس کی ممانعت کوئی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں ہوتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک افضل حج کا طریقہ یہ تھا کہ تنہا حج کیا جائے شریعت کی نظر میں پسندیدہ یہ ہے کہ مسلمان اپنا سفر حج کے لئے کریں اور اسی طرح عمرہ کے لئے ایک علیحدہ سفر کریں، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دومرتبہ سفر کی استطاعت رکھتے ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت پڑھی تھی: وَالْمَوَالِغُ وَالْعَمْرَةَ لِلَّهِ یعنی پوری پوری طرح حج اور پوری طرح عمرہ اسی صورت میں ہو گا جب دونوں الگ الگ دو سفر کئے جائیں گے، لیکن جن لوگوں میں اتنی استطاعت نہ ہو ظاہر ہے، ان سے ایک عبادت، عمرہ چھوڑنے سے کیونکر کہا جاسکتا ہے، حضرت عمرؓ اور یا حضرت عثمانؓ کے ارشاد کا جو نشانہ تھا اس سے اختلاف کسی کو نہیں ہو سکتا لیکن ضابطہ عام حالات کیلئے ہوتا ہے اور خفیہ کے یہاں حج کا افضل طریقہ عام حالات میں قرآن ہے، حضرت علیؓ یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ خود کیا تھا اسلئے حضرت عثمانؓ کی بات پر میں کیوں آپ کے طریقہ کو چھوڑوں !!

أَفْجَرُ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحْصَنَاتِ صَفَرًا يُقُولُونَ
إِذَا بَرَأَ الذَّكَرَ وَعَفَا الْأُنْثَىٰ وَالسَّتْرُ صَفَرٌ خَلَّتِ الْعُمْرَةُ
لَيْسَ الْمُتَمَتِّعُ قَدِيمًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْطَحَّ
مَيْتَحَتَهُ رَابِعَةً مُهْلِينَ بِلَيْعَتِهِ كَمَا مَرَّ هُمْ يَجْعَلُوهُمَا
عُمُرَةً فَقَالَهُ ذَلِكَ عِدَّةٌ مَرَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
الْحِدْلُ قَالَ حَيْثُ كَلَّمَهُ ۖ

پر بزرگواران گزرا، انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا چیز حلال ہوگئی؟
۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ حَارِثِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لِي بِالْعَلَى ۖ

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
ثَابِتِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَتَّاسِ حَلْوًا
يَعْنِي لَوْ كُنْتُ تَحْلِيلًا أَنْتَ مِنْ عُسْرَتِكَ قَالَ إِنْ بَدَدْتُ
تَأْسِي وَفَلَدْتُ هُدِيًّا فَلَا أُحِلُّ حَتَّى آتَهُ ۖ

تمہید (ہاں کو جانے کے لئے ایک لیس وارچر کا استعمال کرنا) کی ہے اور میں اپنے ساتھ بدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے
پہلے حلال نہیں ہو سکتا ۖ

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَنَسَرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الصَّبْعِيُّ قَالَ تَمَثَّلْتُ
لَهَا فِي نَاسٍ تَسَاءَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَامَسَا فِي قِرَآئَتِ
فِي الْمَسَامِكِ كَانَتْ رَجُلًا يَقُولُ لِي عَجَبٌ مَبْرُورٌ وَعُمَرُ لَا
مُتَقَبِّلَةً قَاتِلَتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سَلِّطْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ قَالَ لِي أَقِمَّ عِنْدِي وَاجْعَلْ
لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلزَّوْجِ
الَّتِي دَأَيْتَ ۖ

دیکھو گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابو حمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر ویسے کے لئے کہا انہوں نے

سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا دوئے زمین پر سب سے بری بات
ہے یہ لوگ حرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ سنا
لے، ان کے نشانات قدم مٹ چکیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے (یعنی حج کے
ایام گزر جائیں) تو عمرہ حلال ہوتا ہے پھر جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
صحابہ کے ساتھ جو غزنی کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں
حکم دیا کہ اپنے حج کو عمرہ بنالیں۔ یہ حکم (عرب کے سابقہ تخیل کی بنا پر) عام صحابہ

۱۴۶۴۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے غزرنے
حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قیس بن مسلم نے
ان سے حارث بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حجۃ الوداع کے موقع پر) حاضر
ہوا تو آپ نے (عمرہ کے بعد) حلال ہو جانے کا حکم دیا ۖ

۱۴۶۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی ۷۔ اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں مالک
نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ
عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کو کہے
حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہونے آں حضور نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی

۱۴۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان
کی کہ کہا کہ ہم سے ابو حمزہ نصر بن عمران ضبعی نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان
کیا کہ میں حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا، اس
لئے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے
تمہیں کرنے کے لئے کہا پھر میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ
رہا ہے کہ حج بھی مقبول اور عمرہ بھی ۵۔ میں نے خواب ابن عباس کو سنایا تو
آپ نے فرمایا کہ یہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی، پھر آپ نے فرمایا
کہ میرے یہاں قیام کرو میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مال متعین کر کے
دیکھو گا شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (ابو حمزہ سے) پوچھا کہ ابن عباس نے یہ کیوں کیا تھا (یعنی مال کس بات پر ویسے کے لئے کہا انہوں نے

بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ قَالَ قَدِمْتُ مُتَسَيِّعًا مَكَّةَ يُعْمَرَةُ قَدْ خَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَالَ أَنَسٌ بْنُ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُوا الْآنَ حَتَّى تَكُونَ مَكَّةَ قَدْ خَلْتُمْ عَلَى عَطَايَةِ اسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَسَاقِ الْبُذَيْنِ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْعَجَةِ مُفَرِّقًا فَقَالَ لَهُمْ أَجِلُوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ يَكُونُ الْبَيْتُ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْقِدِ وَتَقِيرُوا الْمَرْأَتِينَ عِلَاوَةً حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَامُوا بِالْعَجَةِ وَاجْعَلُوا إِلَيْهِ قَدَمُكُمْ بِهَا مُتَعَمِّقًا فَقَالُوا كَيْفَ لَجَعَلْنَا مُتَعَمِّقًا وَقَدْ سَتَيْنَا الْعَجَةَ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ تَقُولُوا إِنِّي سَفَّيْتُ الْقَدَمَ فَمَلَعْتُ وَمِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْتَغِيَ الْقَدَمُ مَحَلَّهُ فَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شَيْبَةَ لَيْسَ كَذَلِكَ مُسْتَدًّا إِلَّا هَذَا ۝

قرآنی کے جائفوں کی قربانی نہ ہو جائے، چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبد اللہ (مضعف) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے ۝

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْوَرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيُّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا يَقْضِيَانِ فِي الْمُشْتَقَةِ فَقَالَ عَلِيُّ مَا تُؤَيِّدُ إِلَيَّ أَنْ تَهْلِيَ عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَغْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيُّ أَهَلَ بِهِمَا جَمِيعًا ۝

باب ۹۹۔ من لَبَّى بِالْعَجَةِ وَتَسَاكَاهُ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ

۱۴۶۷۔ ہم سے ابو تیمیم نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے کہا کہ میں مکہ عمرہ کا احرام باندھنے کے ایوم ترویہ سے تین دن پہلے پہنچا، اس پر مکہ کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تو نہا راجع، مکی ہوگا (یعنی خواب کم لے گا) میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا، یہی پوچھنے کے لئے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ حج کیا تھا جس میں آپ اپنے ساتھ قربانی کے اونٹ لائے تھے (یعنی حجۃ الوداع) صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا لیکن آنحضرت نے ان سے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کا احرام باندھ لو اور بیت اللہ کے طواف اور صغارہ کی سعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال ترشوا الویوم ترویہ تک برابر اسی طرح حلال رہو، پھر یوم ترویہ میں حج کا احرام باندھو اور اس سے پہلے جو احرام باندھ چکے ہیں اسے متع بناؤ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم متع کیسے بنا سکتے ہیں ہم تو حج کا احرام باندھ چکے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو اگر میرے ساتھ ہدیہ نہ ہوتی تو خود میں بھی اسی طرح کرتا، جس طرح تمہارے کہہ رہا ہوں اب میرے لئے کوئی چیز اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک میرے قربانی کے جانوروں کی قربانی نہ ہو جائے، چنانچہ صحابہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ابو عبد اللہ (مضعف) نے کہا کہ ابو شہاب کی، اس حدیث کی سوا اور کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے ۝

۱۴۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد بن الطور نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عمر بن مرہ نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ جب عثمان اور علی رضی اللہ عنہما عسفان آئے تو ان میں باہم تمتع کے سلسلے میں اختلاف ہوا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اپنے حال پر رہنے دو، یہ دیکھ کر علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ۝

۹۹۔ جس نے حج کا نام لے کر تلبیس کہا ۝

۱۴۶۹۔ ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سے جابر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کہ

کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو یہ کہہ رہے تھے
"لیک بایح" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے
اسے عمرہ بنالیا !!

۹۹۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تمتع

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ بَيِّنَاتٍ
بِالْحَجِّ مَا مَرَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلْنَاهَا عُمَرَةً !!

باب ۹۹۶۔ التَّمَتُّعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ !!

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَنَادَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ
عَنْ عِزْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَشْتَعِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَذَلُّ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ
يَرَاهُ مَا شَاءَ !!

باب ۹۹۷۔ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ يَوْمَ

لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَدَايِ قَالَ حَدَّثَنَا عِثَّانُ
بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتَمَتِّعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهْلُ
السَّهَابِ حُرُوفٌ وَالْأَصْدَاءُ وَأَرْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا فَلَمَّا تَدَمَّنَا
مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْعَلُوا أَهْلَكُمْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا مَنْ
قَدَّ أَهْلَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ وَآتَيْنَا التِّسَاءَ وَلَبَّسْنَا الثِّيَابَ
وَقَالَ مَنْ قَدَّ أَهْلَهُ حَتَّى يَأْتِيَ دِيَارَهُ
لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ ثُمَّ آمَرْنَا
عَشِيَّةَ التَّوْبَةِ أَنْ تَهْلُ بِالْحَجِّ فَإِذَا
قَرَعْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حِثْمًا قَطَعْنَا بِالْبَيْتِ
وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ ثُمَّ حَجَّجْنَا ،
وَعَلَيْنَا الْهَدْيَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

۱۴۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم اسے
ہمام نے قتادہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مطرف نے
عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تمتع کیا تھا اور قرآن بھی نازل ہوا
تھا (اس کے حوازیں) اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا !!

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یہ حکم ان کے لئے ہے

جو مسجد الحرام کے رہنے والے نہ ہوں" ابو کامل فضیل بن
حسین بصری نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معشر بدایہ نے حدیث
بیان کی کہا کہ ہم سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی
ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن
عباس سے حج میں تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تھا آپ نے
نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مہاجر بن انصار نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور ہم سب نے (صرف حج
کا) احرام باندھا تھا، جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے احرام کو حج اور عمرہ دونوں کیلئے
کرو۔ لیکن جو لوگ ہدی اپنے ساتھ لائے ہیں (وہ عمرہ کرنے
کے بعد حلال نہیں ہونگے) اپنا بچہ ہم نے جب بیت اللہ کا
طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کر لی تو اپنی بیویوں کے
پاس گئے اور پکڑے پیسے، آپ نے فرمایا تھا کہ جس کے ساتھ
ہدی ہے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک
ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے (یعنی قربانی نہ ہوئے) (جیسے جنہوں
نے ہدی ساتھ نہیں لی تھی) آپ نے یوم نذریہ کی شام کو حکم
دیا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں، پھر جب ہم مناسک حج سے
فارغ ہو گئے تو ہم نے اگر بیت اللہ کا طواف اور صفا اور

فَمِثْلًا مِّثْلَ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ فِي الْحَجِّ وَتَبَعِيَّةٍ
إِذَا دَجَعْتُمْ إِلَى أَمْصَارِكُمُ الشَّاهِدَةَ تَجْزِي
فَجَعَلُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامِ بَيْنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
فَإِنَّ اللَّهَ أَلْكَزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَلَّهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ
غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِيَنْ
لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَأَشْهَرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي
كِتَابِهِ سُورَةُ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ
فَمَنْ تَبَتَّعَ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلِيَّةٌ وَمَأْوَى
صَوْمٌ وَالزَّكَاةُ الْيَمَامُ وَالْفَسُوقُ الْمَعَاضِي
وَالْجِدَالُ الْمَرَاوُ ۱۱

مذہب کی سعی کی، پھر ہمارا حج پورا ہو گیا اور قربانی ہم پر
واجب رہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جسے قربانی
کا جانور میسر ہو (تو وہ قربانی کرے) اور اگر کسی کو قربانی
کی استطاعت نہ ہو تو تین دن روئے حج میں اور سات
دن گھر واپس ہونے پر رکھے (قربانی میں)۔ بحری بھی کافی
ہے لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ایک
ساتھ کیا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں یہ حکم
نازل کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خود عمل
کر کے تمام لوگوں کے لئے مباح قرار دیا تھا البتہ مکہ کے باشندوں
کا اس سے استثناء ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”یَعْلَمُ
ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد الحرام کے بہنے والے نہ ہوں
اور حج کے بن ہینوں کا قرآن میں ذکر ہے، وہ شوال، ذی قعدہ
اور ذی الحجہ ہیں، ان مہینوں میں جو کوئی عمرہ کرے گا تو اس پر یا ایک قربانی واجب ہوگی یا روزے (قرآن مجید میں) رفت معنی
میں جماع کے ہے، فسوق معنی میں معاصی کے اور جدال معنی میں جھگڑے کے ۱۱

۴۹۸۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل ۱۱

۴۹۸۔ اغْتِسَالٌ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ ۱۱

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي
عَلِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَارِغٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمرَ
إِذَا دَخَلَ أَدَّى الْحَدَمَ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَمِيتُ
يَذِي طَوًى ثُمَّ يَصَلِّي بِهَ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۱

۱۴۷۱۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علیہ
نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے
بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہم کے قریب پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے
رات ذی طوی میں گزارتے صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں
داخل ہوتے، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے

۴۹۹۔ دُخُولُ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا ۱۱

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا تَارِغٌ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ ۱۱

۱۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر کے واسطے
سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات ذی طوی
سے احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ مکہ کے باشندے نہ قرآن کریں نہ نیتھ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں بھی اس کی تائید موجود ہے ۱۱
۱۴۷۱۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن المنذر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں داخل ہونے وقت غسل کرنا تمام علماء کے نزدیک منفقہ طور پر مستحب ہے
لیکن اگر کوئی نہ کرے تو اس پر نذیہ وغیرہ بھی نہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ غسل نہیں کر سکتا، تو تیمم ہی کر لے ۱۱ اسے اس عنوان کے تحت
حدیث میں چونکہ اس کا ذکر ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن میں داخل ہوئے، اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ ”رات“ کا لفظ بڑھا کر یہ بتانا
چاہتے ہیں کہ رات میں بھی مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اگرچہ مستحب دن ہی میں داخلہ ہے ۱۱

دَخَلَ مَكَّةَ وَتَمَّانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۥ

میں گزری تھی پھر جب صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے، ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے ۥ

باب - من آیت یدخل مکه ۥ

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

باب - من آیت یخرج من مکه ۥ

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ كَدَاءِ مِنَ الثَّيْتَةِ السُّفْلَى ۥ

۱۰۰۰۔ مکہ میں کہہ کر سے داخل ہوا جائے ۹۱
۱۴۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معنی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ۱۰۰۱۔ مکہ سے کہہ کر نکلا جائے ؟

۱۴۷۳۔ ہم سے سعد بن مسرود بصری نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ علیا یعنی کداء کی طرف سے داخل ہوتے ہوئے بطحاء میں ہے اور نکلنے ثنیہ سفلی کی طرف سے تھے ۥ

۱۴۷۴۔ ہم سے حمید بن ابی حمزہ بن شہن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان بن یثیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے تو بالائی حصہ سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) نکلے شبی علاقہ کی طرف سے ۥ

۱۴۷۵۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے نکلے مکہ کے بالائی علاقہ سے !

۱۴۷۶۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عمرو بن زید نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے

سے کہہ کر بالائی حصہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے اور کدی شبی ہے، مکہ سے آپ اسی طرف سے نکلے تھے اس روایت سے بظاہر کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کدی کہہ کر بالائی علاقہ سے یہ راویوں کا تصرف ہے ورنہ صحیح وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا، خود بخود کی دوسری روایتوں میں اس کی تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے وقت اور اس سے نکلنے وقت بیت اللہ اطرام کا پوری طرح ادب قائم رکھا تھا، راوی اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اسے داخل ہونے میں بیت اللہ بالکل سامنے پڑتا ہے اور کدی شبی علاقہ سے نکلنے میں پشت بیت اللہ کی طرف نہیں پڑتی، دنیا کے بڑوں کے

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ
الْفَتْحِ مِنْ كَدَّاءَ مِنْ أَعْلَى مَسْجِدِهِ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ
عُزْرَةُ يُدْخِلُ عَلَى كُتَيْبِهِمَا مِنْ كَدَّاءَ وَكَدَّاءِ وَ
أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءِ وَكَانَتْ أَتَوْبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ
۱۴۷۸ - حَدَّثَنَا - مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
قَالِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّاءَ وَكَانَ عُزْرَةُ يُدْخِلُ مِنْهَا
كُتَيْبَهُمَا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءِ أَقْرَبَهُمَا إِلَى
مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَدَّاءُ وَكَدَّاءُ مَوْضِعَانِ ۝

باب ۱۰۰۲ - فَضِيلُ مَسْجِدِهِ وَبُنْيَانُهُمَا دَقِيلُهُ
تَعَالَى وَإِذَا جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِقَوْمٍ
وَأَمَنَّا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ رَبِّهِمْ مَحَلًّا
وَتَعَفُّوا نَارِي أَمْرِهِمْ وَأَسْمِعِلْ أَنْ ظَهَرَ
بَيْنِي لِلْقَائِلِينَ وَالْعَافِينَ وَالرَّكْعِ السُّجُودِ
وَإِذَا قَالَ رَبِّهِمْ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَكَّةً
أَمَّا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَّا
مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ
فَأَمْتَحْنُهُ فَلْيَلِ اللَّهُ أَمَلُهُ لَوْ إِلَى عَذَابِ النَّارِ
وَيَمْسُ الْتَمِيمُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ
وَالْبَيْتِ وَأَسْمِعِلْ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ
لَكَ وَمِنْ دُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَإِنَّا
مَتَّاعِينَكَ وَتَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّوَابُ
السُّوَيْمُ ۝

والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ
کے موقع پر داخل ہوتے وقت مکہ کے بالائی علاقہ کدواء سے داخل ہوئے تھے
ہشام نے بیان کیا کہ عروہ اگرچہ کدائی اور کدی دونوں طرف سے داخل ہوئے
تھے لیکن اکثر کدی سے داخل ہوئے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ قریب تھا
۱۴۷۸ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وہیب سے حدیث
بیان کی کہا کہ ہم سے ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر کدواء سے داخل ہوئے
تھے عروہ خود اگرچہ دونوں طرف سے کدواء اور کدی داخل ہوئے لیکن اکثر
آپ کدی کی طرف سے داخل ہوئے تھے کیونکہ یہ راستہ ان کے گھر سے زیادہ
قریب تھا، ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ کدواء اور کدی دو مقامات کے نام ہیں

۱۰۰۲ - کہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت، اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد: "اور جب کہ بنا دیا ہم نے خانہ کعبہ کو بار بار لوٹنے
کی جگہ لوگوں کے لئے اور کر دیا اس کو امن کی جگہ، اور حکم
دیا ہم نے کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے
ابراہیم اور اسماعیل کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ دونوں پاک
کر دیں میرے مکان کو، طواف کرنے والوں کے لئے الشکاف
کرنے والوں کے لئے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں (نماز
پڑھنے والوں) کے لئے اے اللہ کر دیجئے اس شہر کو امن کی
جگہ اور یہاں کے رہنے والوں کے پھلوں کی روزی دیجئے جو
اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
دبراہیم علیہ السلام کی اس آخری دعا کے جواب میں) اور
جس نے کفر کیا اس کو میں مختصر دنیاوی زندگی اسے نفع اٹھا
کا موقع دوں گا، پھر اس کو پھینک دوں گا، دوزخ کے عذاب کی
طرف اور وہ جہنم، برا مکان ہے اور جب ابراہیم اور اسماعیل
علیہما السلام خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (تو وہ یوں دعا
کرتے جلتے تھے) اے ہمارے رب، ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیے آپ ہی (دعاؤں کو) سننے والے اور (ہماری نیتوں کو)
جاننے والے ہیں، اے ہمارے رب، ہیں اپنا فرمانبردار بنالیجئے اور نسل سے ایک جماعت بنائیے جو آپ ہی کی فرمانبردار ہو، ہم کو
احکام حج سکھا دیجئے، ہمارے حال پر توجہ فرمائیے کہ آپ ہی بہت توجہ فرمانے والے اور بڑے رحیم ہیں ۝

یہاں بھی داخلہ اور نکلنے کا یہی ادب ہے بہر حال یہ صرف ادب کے درجہ کی چیز ہے ۝

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا - عَنِ اللَّهِ بْنِ مُعْمَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُوَيْنِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتْ الْكَعْبَةُ دَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسُ بْنُ يُنْقِلَانَ الْجَحْدَاةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَعْلُ إِذَا رَأَيْتَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَعَتْ بَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِرْأِي إِرْأِي قَبَسًا عَلَيْهِ !!

۱۴۷۹۔ ہم سے محمد ابن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی مرمت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی (آں حضور کی بعثت سے پہلے) پتھر لا رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کا منہ پر رکھو ورنہ اگر پتھر اٹھانے میں زیادہ تکلیف نہ ہو (آں حضور نے ایسا کیا تو آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی پتلی چڑھ گئی، آپ کہنے لگے مجھے میرا تہبند دے دو، چنانچہ آپ نے اسے باندھ لیا !!

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا - عَنِ اللَّهِ بْنِ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرِي أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَوَدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَوَدُّهَا حَتَّى تَأْتِيَ قَوْمَكَ بِالْكَفْرِ لَقَعْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدُّ اسْتِئْذَانَهُ الْكُفْرَيْنِ الَّذِينَ يَلْبِسُونَ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ كَمْ يُنْتَمِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ !!

۱۴۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ابن سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے انہیں خبر دی انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں معلوم ہے جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا تھا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر آپ قواعد ابراہیم کو بھی شامل کر لیجئے، لیکن آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یقیناً یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں رکھوں کے استلام کو جو حجر اسود سے قریب ہیں اسی وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیاد پر پوری نہیں ہوئی تھی !!

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا - مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ لَعَنَ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنْ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ الشَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِمْ هُوَ كَيْفَ قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمَكَ لِيُدْخِلُوا مِنْ شَأْنٍ وَأَوْ يَمْتَعُوا مِنْ شَأْنٍ أَوْ كَوَلَا

۱۴۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اشعث نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عظیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے عمارت میں کیوں نہیں شامل کیا، آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خیرج کی کمی پڑ گئی تھی (اس لئے یہ حصہ تعمیر سے رہ گیا) پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اوپر کر

أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَذَ أَنْ
تُنْكِرُوا قَوْلَهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَ فِي الْبَيْتِ وَ أَنَّ
الْحَقَّ بَابَهُ بِالْأَرْضِ !!

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا - عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا
لَا حَذَرَ لَكُمْ قَوْمًا بِالْكَفْرِ لَتَقْعَضُ الْبَيْتُ ثُمَّ لَتَكُنَّ
عَلَى آسَاسٍ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ تَرْتِشًا اسْتَفْصَرَتْ بِنَاءً لَا
وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ خَلْفًا
يَعْنِي بَابًا !!

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ دُوَّسَانَ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ كَوْنُوا
قَوْمًا حَدِيثٌ عَهْدُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا مَوْتَ بِالْبَيْتِ
فَهَذَا مَا قَدْ خَلَّتْ فِيهِ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَالْكَفْرُ بِالْأَرْضِ
وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْفِيًّا وَبَابًا قَرِيبًا فَبَلَّغْتُ
بِهِ آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ قَدْ لَكَ الَّذِي حَسَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
عَلَى هَذِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حِينَ
هَذَا وَبَنَاءً وَأَدْخَلَ يَزِيدُ مِنَ الْحَجَرِ وَقَدْ رَأَيْتُ
آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَابَةً كَأَنَّمَا نَسِيتُ الْإِبِلَ قَالَ جَرِيرٌ
فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكُمْ الْأَنْ قَدْ خَلَّتْ
مَعَهُ الْحَجَرُ فَأَشَارَ إِلَيَّ مَكَانٍ فَقَالَ هُمَا قَالَ جَرِيرٌ
فَعَوْرَتُ مِنَ الْحَجَرِ سِنَّةٌ أَرْبَعٌ وَتَحْوَاهَا !!

۱۰۰۳۔ فَعُشِلَ الْحَرَمُ، وَكُوِّلَهُ آتَمًا
أَمَرْتُ أَنْ أُعْبُدَ رَبِّي هَذِهِ الْبَلَدَةَ الَّتِي

دیا گیا ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں
اندر آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ
قریب نہ ہوتا، اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ وہ برائیاں کئے تو اس عظیم کو بھی
میں بیت اللہ میں شامل کر دیتا، اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا، تاکہ ہر
شخص آسانی سے اندر جا سکے !!

۱۴۸۲۔ ہم سے عیبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم
علیہ السلام کی بنیاد پر بنانا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے میں اپنی
نئی اور ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق تعمیر میں ایک اور پیچھے کی طرف دروازہ
بناتا، ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ خلف کے معنی دروازہ کے ہیں

۱۴۸۳۔ ہم سے بیان بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یزید نے
حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
یزید بن رومان نے حدیث بیان کی ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ! اگر تمہاری قوم
کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا،
تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں، تو اس سے کھل گئی ہے، اسے
زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دروازے بنا دیتا ایک مشرق کا اور ایک مغرب
کا اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی، ابن زبیر رضی
اللہ عنہ کا بھی کعبہ کو گرانے کا یہی مقصد تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان کیا تھا، یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا، جب ابن زبیر نے
اسے منہدم کیا تھا اور اس کی نئی تعمیر کے حجر اسود کو اس میں رکھا تھا، میں
نے ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے پتھر میں دیکھے تھے ہوا دھت کے کوہان کی طرح
تھے، جریر نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، اس کی جگہ کہاں ہے؟ انہوں نے
نے فرمایا کہ ابھی نہیں دکھانا ہوں، چنانچہ میں آپ کے ساتھ حجر اسود لے گیا،

۱۰۰۳۔ حرم کی فیضیت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مجھ کو
یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی جس نے اس کو

حَرَمَ مَا دَلَ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ
مَعَ السُّبُلِيِّينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ تَكُنْ لَهْمُ
حَرَمًا أَيْتَا يَخِيلُ إِلَيْهِ تَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ
وَرِثَاتِنَ لَنَا وَلَكِنْ أَكَلُوا حُرْمًا لَا يَعْلَمُونَ

حرمت دی اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، ہر چیز، اور
مجھے حکم ہے کہ رہوں حکم برداروں میں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
تیکہ ہم نے جگہ نہیں دی ان کو حرمت والے پناہ کے مکان
میں، کھینچے چلے آتے ہیں اس کی طرف میسے ہر طرح کے۔
روزی ہماری طرف سے، لیکن بہت سے ان میں سمجھ نہیں رکھتے،

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
مَجَاهِدٍ عَنْ كَثَاوٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَتْنٍ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ
حَرَمُهُ اللَّهُ لَا يُعْمَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُفَقَّرُ قَيْنَدُهُ وَلَا
يُلْتَقِطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا !!

۱۴۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
جریر بن عبد الحمید نے منصور کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد
نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتن مکہ کے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ
نے اس شہر دکھ کو حرمت والا بنایا ہے اس کے درخت کے اکٹھے نہیں
کاٹے جاسکتے، یہاں کے شکار بھی بھر کاٹے نہیں جاسکتے اور نہ ان کے سوا جو

اعلان کر کے، مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہوں، کوئی شخص یہاں کی گری پڑی چیز اٹھا سکتا ہے !!

۱۰۰۴۔ تَوْرِيثُ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعُهَا
وَمَسَرَّاتُهَا وَأَوَّاقِ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
سَوَاءً خَاصَّةً تَقُولُهُ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الَّذِي جَعَلْنَا لِلنَّاسِ سَوَاءً نَالِكًا فِيهِ
وَالْبَادِ وَمَنْ يَرِدْ فِيهِ بِالْإِخَادِ يُظْلَمِ
ثُنْيَاهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْبَادِيُّ الْقَطَارِيُّ مَعْلُومًا مَحْبُوسًا !!

۱۰۰۴۔ مکہ کی آراضی کی وراثت اور اس کی بیع و شراء اور یہ
کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں، دلیل، اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور جو لوگ اللہ کی راہ اور مسجد حرام
سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے یکساں
بنایا ہے، خواہ وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے
والے، اور جو شخص بے راہ روی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنے
کا ارادہ کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے
ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ بادی، باہر سے آنے والے
کے معنی میں ہے اور معلومًا مایم کے معنی میں ہے !!

سے احناف اور شوافع کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں یا ملک۔ شوافع کے نزدیک تو یہ ملک ہیں وقف نہیں لیکن احناف کہتے ہیں کہ وقف
ہیں۔ اور یہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد سے ہی چلی آرہی ہیں ان کا کوئی مالک نہیں اس اختلاف کی اصل اس بات کے اختلاف میں ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے مکہ پر صلح کے ذریعے قبضہ کیا تھا یا لڑکر سے فتح کیا تھا اگر لڑائی کے بعد اس کی فتح ثابت ہو جائے تو یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مکہ کی آراضی وقف ہیں
کیونکہ لڑائی کے بعد مفتوحہ ملک کا تو ان غازیوں میں تقسیم ہو جانا چاہیئے تھا اور مکہ فتح ہوا لیکن اس کا ایک ایچ بھی کسی کو نہیں دیا گیا، احناف یہ کہتے ہیں کہ اس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم بزرگوں صحابہ کی فوج سے مکہ فتح کرنے کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور رسولی سی ہی سیکن بعض مقامات پر خون خرابہ بھی ہوا، پھر اس
ابتداء کے بعد، مکہ کی فتح کو صلحی فتح کی طرح کہا جاسکتا ہے، مغلوب قوم غالب کے مقابلہ میں، انجام کار ہتھیار توڑ دے ہی گئی، مکہ میں بھی یہی صورت پیش آئی، لیکن امام
شافعی ابتداء کا اعتقاد نہیں کرتے، بلکہ لڑائی کے بعد بھی اگر انجام کار صلح ہو جائے تو وہ اس کا نام بھی صلح ہی رکھتے ہیں، مکہ میں یہ صورت ضرور پیش آئی اور اسی
وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکہ صلحی فتح ہوا۔ بس اس اختلاف کی بنیاد یہی ہے اور امام بخاری بھی امام شافعی کے ساتھ ہیں !!

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَتَّى بْنِ
حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عُمَرَانِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
أَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَمْنُوْنُ فِي دَارِكَ بِسَلَّةٍ
تَقَالُ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ أَوْ دُرٍّ وَكَانَ عَقِيلٌ
دَرِيْثٌ يَقُوْلُ لَا يَرِيْتُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
وَكَانُوا يَمْنُوْنَ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَتَصَرُّوا أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الْآيَةُ ۝

کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

بَابُ تَزْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمْتَةٍ ۝

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْسَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ
أَبَاهُ رِبْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ أَرَادَ تَذْوَءَ مَلَكَ مُزِلْنَا عَذَابَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
يُخَيِّفُ بَنِي كِنَانَةَ حِينَئِذٍ تَقَامِسُوا عَلَى الْكُفْرِ ۝

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا - أَخْبَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
 الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَدِيدِ وَالْخَمْرِ وَهُوَ يَمِينُ نَحْوِ
 ثَلَاثِينَ عَدَا يَعْجَفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَى
 الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحْصَبِ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكَلَامَهُ
 تَهَا بَقِيتُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي

۱۶۸۵۔ ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی کہ کما کہ مجھے ابن وہب نے قبر
وی انہیں یوسف نے انہیں ابن شہاب نے انہیں علی بن حسین نے انہیں
عمر بن عثمان نے اور اٹامہ بن زید نے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ
آپ کہ میں کہاں قیام فرمائیں گے، ایک اپنے گھر میں قیام ہوگا، اس پر آپ
نے ارشاد فرمایا، عقیل نے گھر ہمارے لئے چھوڑا ہی کب ہے عقیل اور طالب،
ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، جعفر اور علی رضی اللہ عنہ کو وراثت میں
کچھ نہیں ملا تھا، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عقیل رضی اللہ عنہ
(ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے، اس بنا پر عمر رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا فرکا وارث نہیں ہوتا، ابن شہاب نے کہا کہ لوگ
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تاویل کرتے ہیں کہ "جو لوگ ایمان لائے ہجرت

۱۰۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں نزول !!

۱۰۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ میں نزول !!

۱۷۸۶- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے کہا کہ میں شیعہ بنے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (منیٰ سے لوٹتے ہوئے) حجۃ الوداع کے موقع پر (مکہ آنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہمارا قیام اسی خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں (قریش نے) کفر کی حمایت کی قسم کھا لی تھی۔

۱۲۸۷۔ ہم سے حمید بنی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے وید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ جعفر سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یوم نحر کی صبح کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منی میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی تھی، کانہی آپ کی مراد محض سے تھی کیونکہ یہیں قریش اور بنو کنانہ اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب (یا راوی نے) بنو المطلب (کہا) کے خلاف حلف اٹھا تھا کہ

۱۔ یہ بھی ایک شواہد کی دلیل ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ کو ابوطالب کی وراثت ملی تھی اور انہوں نے اپنے تمام گھر بیچ دیئے تھے مگر ملکیت نہ ہوئی تو بیچے کیوں پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اس پر کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک بات اور ہے ابوطالب کے گھروں میں جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کا بھی حق تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ نے سب بیچ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ فروخت ایک ایسی جائیداد کی ہوئی جس کے ایک بڑے حصے کے وہ مالک نہیں تھے اور اس حضور نے اس پر کچھ نہیں کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا اس سے کوئی تعرض نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ ایک بات ہو چکی تھی آپ نے کچھ اس کے متعلق مروا نہیں کہنا چاہا حنفیہ کے حق میں بھی

جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد نہ کریں، نہ ان کے یہاں نکاح کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے، اسلام نے عقیل اور یحییٰ بن شہاب کے واسطے کہا ان سے اور ان کے بھائی بن شہاب نے خبر دی انہوں نے (اپنی روایت میں) بنو ہاشم اور بنو المطلب کہا، ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ بنو المطلب زیادہ صحیح ہے ۱۰۰۶۔

۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جب ابراہیم نے کہا میرے

رب اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے محفوظ رکھ کہ ہم نبیوں کی پرستش کریں، میرے رب! ان نبیوں نے بہنوں کو گمراہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمانِ تعلیم شکر و نیک

۱۰۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو حرمت

والا گھرا اور لوگوں کے قیام کی جگہ بنایا اور حرمت کا جینہ بنایا"

اللہ تعالیٰ کے فرمان "وان اللہ بکل شیء عليم" تک ۱۰۰۸۔

۱۰۰۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زیاد بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو دوپٹلی پنڈلیوں والا ایک حبشی بنیاد کرے گا ۱۰۰۹۔

۱۰۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یثرب نے

حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ج اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے

حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہیں محمد بن ابی حفصہ

نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عنہا نے بیان فرمایا کہ رمضان (کے روزے) فرض ہونے سے پہلے مسلمان

عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے عاشوراء ہی کے دن (جہانیت میں) کعبہ پر

غلاف پڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان فرض کر دیا تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اب جس کا جی چاہے عاشوراء

کا بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے (حدیث آئندہ آئے گی) ۱۰۱۰۔

۱۰۱۰۔ ہم سے احمد بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے

والد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان

المطلب ان لایأتی حوہم ولا یأبواہم حتی یشکوا الیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال سلامۃ من عقیل و یحییٰ بن شہاب عن الزہری عن اخیوتی ابن شہاب و قال ابی ہاشم و بنی المطلب قال ابو عبد اللہ بنی المطلب أشبهہ ۱۰۰۶۔

باب ۱۰۰۶۔ قول اللہ تعالیٰ واذ قال

ابراہیم رب اجعل هذا البکة ایما و اجنبیتی

و بنی ان تعبد الا صنام رب ان تعبد اضللت

عنایت من الناس الی قولہ تعلم یشکرون

باب ۱۰۰۷۔ قول اللہ تعالیٰ جعل اللہ

الکعبة البیت الحرام قیاماً للنا من والشہر

الحرام الی قولہ و ان اللہ بکل شیء علیم

۱۰۰۸۔ حدیثنا۔ علی بن عبد اللہ قال حدثنا

سفیان قال حدثنا زیاد بن سعد عن الزہری عن

سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال یعرب الکعبة ذو السویقتین

من الحبشة

۱۰۰۹۔ حدیثنا۔ یحییٰ بن یحییٰ قال حدثنا

اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروہ عن

عائشۃ ح وحدثنی محمد بن مقاتل قال أخبرنا

عبد اللہ قال أخبرنا محمد بن ابی حفصہ عن

الزہری عن عروہ عن عائشۃ قالت کانوا

یصومون عاشوراء قبل ان یفرض رمضان

وکان یوماً شریفیہ الکعبة فلما فرض اللہ رمضان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء

ان یصومه فلیصمه ومن شاء ان یتلکہ فلیتکہ

کا بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے (حدیث آئندہ آئے گی) ۱۰۱۰۔

۱۰۱۰۔ حدیثنا۔ احمد بن حفص قال

حدثنا ابراہیم عن العجاج بن حجاج عن

قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالْخِذْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَبِجْجَتِ الْبَيْتُ وَلَبِجْجَتِ بَعْدَ خُرُوجِ يَاجُوجَ
وَمَا جُورَ قَاتِلُهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا
يُحْجَرَ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ
قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ أَبَا سَعِيدٍ !!

سے حجاج بن حجاج نے ان سے قنادہ نے ان سے عبد اللہ بن ابی
غالب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج اور عمرہ یا جوج اور جوج
کے خروج کے بعد بھی ہوتا رہے گا اس روایت کی متابعت ابان اور
عمران نے قنادہ کے واسطے سے کی اور عبد الرحمن نے شعبہ کے واسطے سے
بیان کیا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بیت اللہ
کا حج بند نہ ہو جائے، پہلی روایت باہر راویوں نے کی ہے ابو عبد اللہ نے
سنا اور عبد اللہ نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے !!

۱۰۰۸۔ کعبہ پر غلاف !!

۱۴۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد
بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی اور
ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ۱۷ اور ہم
سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے واصل کے واسطے سے
حدیث بیان کی اور ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ
میں گری پر بیٹھا ہوا تھا تو شیبہ نے فرمایا کہ اسی جگہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھ
کر (ایک مرتبہ) فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ کعبہ کے اندر سونے چاندی
جیسی کوئی چیز نہ چھوڑوں (جسے زمانہ جاہلیت میں کفار نے جمع کیا تھا) اور سب
(مسلمانوں میں) تقسیم کر دوں، میں نے عرض کی کہ آپ کے ساتھیوں کا ہضم

باب ۱۰۰۸۔ كَعْبَةُ الْكَعْبَةِ !!
۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَخْطَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى
شَيْبَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ
عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي
الْكَعْبَةِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسُ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ
هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدُمَ فِيهَا صَفَرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ وَلَا قَسَنَةً
تُنْتُ إِذَا صَاحِبَتِكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْكُرْآنُ أَنْتَدِي
بِهِمَا !!

صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جحر رضی اللہ عنہ نے) ایسا نہیں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں بھی انہیں کی اقتداء کرتا ہوں !!

۱۰۰۹۔ کعبہ کا اندام، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک فوج بیت اللہ پر
پر چڑھائی کرے گی اور دھنسا دی جائے گی !!

باب ۱۰۰۹۔ كَعْبَةُ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُوْنَ بَيْتَ
الْكَعْبَةِ فَيُخَسِفُ بِهِمْ !!

۱۴۹۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن احنس نے حدیث بیان کی کہا
کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس نے اور ان

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ عَمِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْطَبِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُثَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

سے دوسری روایت میں ہے کہ جب فوج یہود کے قریب پہنچے گی تو زمین کے اندر دھنسا دی جائے گی اس کے بعد کہ روایت میں ہے جو پہلے گزر
چکی ہے، کہ خانہ کعبہ کو ایک پتی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا، ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ کعبہ پر حملہ آور فوج
خود تباہ ہو جائے گی، اور دوسری مرتبہ کعبہ پر ایک فوج قابض ہوگی اور خانہ کعبہ کو تباہ کرے گی، غالباً پہلا واقعہ پہلے ہوگا، پھر خانہ کعبہ کی بڑی
کے بعد قیامت آجائے گی، خدا تعالیٰ ان فتنوں سے مجھے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین !!

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدُ أَنْجَحَ
يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا ۝

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللِّثْمِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
السَّيِّبِ أَنَّ أَبَاهُ دَيَّانَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْقَبُ فِي الْكَعْبَةِ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْعَجَبَةِ
بَابُ ۱۰ - مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ۝

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيَّاسِ بْنِ
رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَّ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ
فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَقْرَأُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُولَى
إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ وَتَبْلُتُكَ
بَابُ ۱۱ - إِغْلَاقُ الْبَيْتِ وَيُقَالُ فِي
أَنِّي نَوَّاحِي الْبَيْتِ شَاءَ ۝

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا - ثَلَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ
أَنَّهُ قَالَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ
طَلْحَةَ فَامْلَأُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فُتِحُوا كُمْتُ
أَوَّلَ مَنْ قَلَعَ قَلَعْتِ بِلَالٌ أَوَّلَ مَنْ قَالَتْ هَذَا صَلَّيْ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ
الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ ۝

بَابُ ۱۲ - الْقِسْوَةُ فِي الْكَعْبَةِ ۝

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ
مَشَى قِبَلَ الْوُجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ
لَهُ اِمَامُ بَخَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَنَّا جَابِتِي فِيهِ كَمَرٌ جَبَّ أَهْلُ
أَوَّلِ مَنْ قَلَعَ قَلَعْتِ بِلَالٌ أَوَّلَ مَنْ قَالَتْ هَذَا صَلَّيْ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ
الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ ۝

سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میری نظروں کے سامنے دو پتلی
ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پیٹے گا ۝
۱۴۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یث سے حدیث
بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب
نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کعبہ کو دو پتلی پٹھانیوں والا جشی تباہ کرے گا ۝

۱۰۱۔ حجر اسود کے متعلق روایت ۝

۱۴۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر
دی انہیں المثنیٰ نے انہیں ابراہیم نے انہیں عاصم نے انہیں ربیعہ نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا، پھر فرمایا، میں خوب
جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہو نہ نفع، مگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے نہ دیکھنا تو میں کہیں نہ دیتا،
۱۰۱۔ بیت اللہ کو بند کرنا، اور بیت اللہ میں جس طرف
بھی چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے ۝

۱۴۹۵۔ ہم سے ثقیفہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یث
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور ان سے
ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، بلال
اور عثمان بن طلحہ خانہ کعبہ کے اندر گئے، اور اندر سے دروازہ بند کر لیا پھر
جب دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو اندر گیا، میری ملاقات بلال سے ہوئی
تو میں نے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) نماز پڑھی تھی؟ انہوں
نے بتایا کہ ہاں، دونوں یعنی ستونوں کے درمیان آپ نے نماز پڑھی تھی، اے

۱۰۱۲۔ کعبہ میں نماز ۝

۱۴۹۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر
دی کہا کہ ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ
عنہ جب بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ
پشت کی طرف چھوڑ دیتے آپ اسی طرح چلتے رہتے اور جب سامنے کی دیوار
سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بٹانا چاہتے ہیں کہ اگر چہ آپ نے یہی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی لیکن یہ انتہائی چیز تھی، کعبہ کے اندر جہاں بھی
اور جس طرح بھی چاہے نماز پڑھی جاسکتی ہے ۝

تقریباً تین ہاتھ رہ جاتی تو نماز پڑھتے تھے اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھتے کا اہتمام کرتے تھے جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی تھی، لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں بیت اللہ میں جس جگہ بھی کوئی چاہے نماز پڑھ سکتا ہے !!

۱۰۱۳۔ ابو کعبہ میں نہ داخل ہوا، ابن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے

ہم کرتے تھے اور بیت اللہ کے اندر نہیں جاتے تھے !!

۱۴۹۷۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے چھپے دو رکعتیں پڑھی، آپ کے ساتھ ایک صائب تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آ رہے ہوئے تھے، ان سے ایک صاحب نے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے بتایا کہ نہیں !!

۱۰۱۴۔ جس نے کعبہ میں چاروں طرف تکبیر پڑھی !!

۱۴۹۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عکرمہ نے بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دکنہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے اندر جانے سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے حکم دیا اور وہ نکالے گئے لوگوں نے دکانہ کعبہ سے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے (ان بتوں کے) ہاتھوں میں خال نکالنے کے تیرے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو برباد کرے، انہیں اچھی طرح سے معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے تیرے خال کبھی نہیں

الْقَهْرِ يَسْمِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجَابِ الَّذِي قَبْلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَرْبَاعِ قَيْصَلِي يَتَوَقَّى الْمَسْكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَكَيْسَى عَلَى أَحَدِ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي آتِي تَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ !!

باب ۱۰۱۔ مَن لَّمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

ابْنُ عُمَرَ يُعْبَرُ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ !!

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَافَ بِالْبَيْتِ وَمَتْنِي خَلَفَ الْقَامِرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَن يَسْتَوْرُكُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ دَجُلٌ أَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا

باب ۱۰۱۔ مَن كَبَّرَ فِي تَوَاحِي الْكَعْبَةِ !!

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو قَالٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ

قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى آتِي أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهِةُ فَامْرَأَتُهَا فَأُخْرِجَتْ وَأُخْرِجُوا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي يَدَيْهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ لَمْ يَسْتَقْسِمُوا بِهَا قَطُّ قَدْ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي تَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ !!

سے یعنی بیت اللہ کے اندر جانا کوئی ضروری نہیں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود حجۃ الوداع کے موقع پر اندر نہیں گئے تھے آپ صلح حدیبیہ کے بعد جب عمرہ تفرار کرنے کے تشریف لے گئے تو اس موقع پر آپ بیت اللہ کے اندر نہیں گئے تھے عمرہ جعرانہ کے موقع پر بھی نہیں گئے تھے یہ دو ایسے مواقع ہیں جہاں بیت اللہ کے اندر بت رکھے ہوئے تھے اور غالباً آپ اسی وجہ سے اندر نہیں گئے ہوں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو آپ اندر تشریف لے گئے اور بتوں سے کعبہ کی نظیر کی حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ کے اندر بت نہیں تھے لیکن اس مرتبہ بھی آپ اندر نہیں گئے، اس لئے مشلبہ ہو گا کہ کعبہ کی تقدیس کے پورے اہتمام کے ساتھ بغیر کسی قسم کے رشوت کے اندر جانا ممکن ہو سکے تو یہ ملل مستحب ہے لیکن رشوت دے کر اندر جانے کی کوشش نہ کرنی چاہیے !!

نکالی۔ اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے چاروں طرف تکبیر کہی، آپ نے اندر نماز بھی نہیں پڑھی تھی (بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق نوٹ اس سے پہلے گزر چکا ہے) ۱۱

باب ۱۵۱۔ کَتَفَ كَاتَ بَدَاؤُ الرَّمْلِ ۱۱

۱۵۱۔ رمل کی ابتدا کیوں کر ہوئی ۱۱

۱۴۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد

بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے یہاں ایسے لوگ آئے ہیں جنہیں

یثرب (مدینہ منورہ) کے بھانجے کمزور کر رکھا ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین چکروں میں رملی (بیز چلنا جس سے اظہار قوت ہوا)

کریں، اور دونوں رکنوں کے درمیان حب معمول چلیں۔ چونکہ آپ کے پیش

نظر انہیں پوری طرح انجام دینا تھا، صرف اسی وجہ سے آپ نے تمام چکروں

میں رمل کا حکم نہیں دیا ۱۱

۱۵۱۶۔ مکہ آتے ہی پہلے طواف میں حجر اسود کا استلام

(بوسہ دینا) اور تین چکروں میں رمل کرنا چاہیے ۱۱

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي مَرْيَدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ آتَهُ

يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ حَتَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمِلُوا الْأَشْوَاطَ

الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْتَنِعُوا

أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَزْمِلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا لِنَقْلَةِ

عَلَيْهِمْ ۱۱

باب ۱۵۲۔ اسْتَلَامَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَ

يَوْمَلْ ثَلَاثًا ۱۱

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو

وَهْبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

يَقْتَامُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا

يَطُوفُ يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ ۱۱

باب ۱۵۳۔ الرَّمْلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۱۱

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ

ابْنِ الْكُثَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ الْإِنْسُ قَالَ

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَافٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۵۰۰۔ ہم سے ابوسعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر

دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے انہیں سالم نے اور ان سے ان

کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب

آپ مکہ تشریف لائے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات

چکروں میں سے تین میں رمل کرتے تھے ۱۱

۱۵۱۷۔ حج اور عمرہ میں رمل ۱۱

۱۵۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے

حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اور

ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین

چکروں میں تو تیز چلے (رمل کیا) اور بقیہ چار چکروں میں حب معمول چلے

حج اور عمرہ دونوں میں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے کہا کہ محمد

بن اسلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی افتراء پر بدعا دی۔

۱۱

۱۱

۱۱

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے کثیر بن فرقد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے،

۱۵۰۲۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں محمد بن

جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو خطاب کر کے فرمایا، بخدا مجھے خوب

معلوم ہے کہ تم صرف پتھر ہو، نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور

اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں استلام کرتے (بوسہ دیتے)

نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا، اس کے بعد آپ نے استلام کیا، پھر فرمایا، اور

ہمیں رمل کی کیا ضرورت تھی؟ ہم نے تو اس کے ذریعہ مشرکوں کو (اپنی قوم)

دکھائی تھی، پھر فرمایا جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسے

چھوڑنا ہم پر بند نہیں کرتے۔

۱۵۰۳۔ ہم سے سعد بن فرقد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

بیان کیا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنِ یمنی کا

استلام کرنے دیکھا، میں نے بھی اس کے استلام کو، خواہ سخت محلات ہوں

یا نرم، نہیں چھوڑا، میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر ان دونوں رکنوں

کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ معمول

کے مطابق اس لئے چلتے تھے تاکہ اس کے استلام میں آسانی رہے۔

۱۵۰۴۔ ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی انہوں

نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں یونس نے ابن شہاب

کے واسطے سے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع

پر اپنی اوٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ

کر رہے تھے اس کی روایت راوردی نے زہری کے جھتیجے کے واسطے سے کی

اور انہوں نے اپنے چچا (زہری) کے واسطے سے۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرَّكْنَيْنِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا آتِي، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمْتَهُ ثُمَّ قَالَ وَمَا لَنَا لِرَمْلِ رَمَا كُنَّا رَأَيْنَاهُ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ.

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رُخَاءٍ مِنْهُمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فُلْتُ لِنَافِعٍ إِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْنِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ كَشَيْءٍ لِيَكُونَ اقْتِرَافًا لِسِتْلَامِهِ.

باب ۱۸۔ اسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ بِالْيَحْيَجِينَ

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَيْنِ بِحَجَجَةٍ تَابَعَهُ الدَّارُودِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمل صرف ایک وقتی مصلحت تھی، یہ سنت نہیں ہے لیکن عام علماء امت اسے سنت کہتے ہیں خود جمہور صحابہ کے عمل سے بھی اور قول سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حنفیہ کا مسلک اس سلسلے میں یہ ہے کہ جس طواف کے بعد بھی اوصاف مروہ کی سعی ہوگی، اس طواف میں رمل بھی ہوگا اس کے سوا طواف میں رمل نہیں ہے۔

باب ۱۰۱۹۔ مَنْ تَمَّ تَسْتَلِمُهُ إِلَّا التُّرْكَيْنِ
الْيَمَانِيَيْنِ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ
الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُهُ الْأَرَاكَ
فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تَسْتَلِمُهُ هَذَا
بُنُ التُّرْكَيْنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ
لَا تَسْتَلِمُهُ هَذَيْنِ التُّرْكَيْنِ فَقَالَ لَهُ
لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ يَسْتَلِمُهُ وَكَانَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَابِتُ بْنُ
شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَمَّ
أَدَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ مِنَ الْبَيْتِ
إِلَّا التُّرْكَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

باب ۱۰۲۰۔ تَفْهِيمُ الْعَجَرِ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِتِّينَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ
الْعَجَرِ وَقَالَ لَوْلَا إِيَّايَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَنُو
زَيْدٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْعَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ وَقَالَ آيَةُ
إِنْ رَوَّحْتُمْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ آيَةً
بِالْيَمِينِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ

۱۰۱۹۔ جس نے صرف دونوں ارکانِ یمانی کا استلام کیا !
محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہمیں ابن جریر نے خبر دی انہیں
عمر بن دینار نے خبر دی کہ ابو الشعثاء نے فرمایا : بیت اللہ
کے کسی بھی حصہ سے جلا کو نہ پرہیز کر سکتا ہے ، معاویہ
رضی اللہ عنہ تمام ارکان کا استلام کرتے تھے اس پر ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان کا استلام نہیں
کرتے ، تو معاویہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا کوئی جز ایسا
نہیں جسے چھوڑ دیا جائے ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام
ارکان کا استلام کرتے تھے ۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے بیٹھنے حدیث
بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے
ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دونوں
یمانی ارکان کا استلام کرتے دیکھا ۔

۱۰۲۰۔ حجر اسود کو بوسہ دینا

۱۵۰۶۔ ہم سے احمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے خبر دی ان
کے والد نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود
کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بوسہ
دیتے نہ دیکھتا تو کبھی نہ دیتا ۔

۱۵۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان
کی ، ان سے زبیر بن عریف نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
حجر اسود کے استلام (بوسہ دینے) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کا استلام کرتے اور بوسہ دینے دیکھا
ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر از دحام ہو جائے اور میں پیچھے رہ جاؤں پھر آپ
کا کیا خیال ہے ؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس اگر وہ گرو کہ میں چھوڑ کے
آؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود کا استلام
کر رہے تھے اسے بوسہ دے رہے تھے ۔

۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائل میں کارہینے والا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ناگواری اس بات پر ہوئی کہ حدیث رسول کے بعد پھر اس میں اختلاف نکالے

باب ۱۰۲ - مَنِ اشَارَ إِلَى التُّرْكَيْنِ

إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

۱۵۰۸ - حَدَّثَنَا مُعْتَدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ مَوْحَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كَلِمَاتٍ آتَى عَلَى التُّرْكَيْنِ إِشَارًا، أَيْمُهُ يَشِيءُ ۝

باب ۱۰۲ - التَّكْبِيرُ عِنْدَ التُّرْكَيْنِ ۝

۱۵۰۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كَلِمَاتٍ آتَى التُّرْكَيْنِ إِشَارًا، أَيْمُهُ يَشِيءُ عِنْدَ ذَلِكَ وَكَثُرَ تَابِعُهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْعَدَاءِ ۝

باب ۱۰۳ - مَنِ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدَّمَ

مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى

وَكُتَيْتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَاءِ

۱۵۱۰ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ وَهْبٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَتْ بَنَاتِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ تَوْصِيًّا ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

۱۰۲ - حجر اسود کے قریب پہنچ کر اس کی طرف اشارہ

۱۵۰۸ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے عکرمہ کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر طواف کر رہے تھے اور جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

۱۰۲۲ - حجر اسود کے قریب تکبیر کہنا۔

۱۵۰۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف ایک اونٹنی پر کیا۔ جب بھی آپ حجر اسود کے قریب پہنچتے تو کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے تھے اس روایت کی متابعت ابراہیم بن طہمان نے خالد حذاء کے واسطے سے کی ہے۔

۱۰۳۳ - جو مکہ آیا اور گھر واپس ہونے سے پہلے بیت اللہ کا

طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا کی طرف گیا۔

۱۵۱۰ - ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا

کہ مجھے عمرو نے محمد بن عبد الرحمن کے واسطے سے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ سے (حج کے ایک مسئلہ کے متعلق پوچھا ہے) تو انہوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ) تشریف لائے تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا، پھر طواف کیا آپ کا یہ عمل

جابر بن عبد اللہ کی سنت اور آپ کے طریقہ کے ساتھ اس وجہ لگا ڈھماہ کو تھا، غالباً آپ نے سائل کے طرز سے یہ سمجھا جو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے سے کام لے رہا ہے، اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ اذہام وغیرہ کی صورت میں پھر ہی کے ذریعہ بھی اسلام کیا جاسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خود ایسا کیا تھا۔ اس سے پہلے یہ حدیث قدرے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ حجر اسود کا اسلام کرتے تھے اسے سوال کی تفصیل دوسری روایتوں میں ہے اصل میں راوی ابن عباس کے اس سلسلے میں مسلک پر توجہ دینا چاہیے کہ ان کا مسلک جہودیت کی رائے کے خلاف یہ تھا کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگا تو بیت اللہ پر نظر پڑنے ہی خود بخود اس کا احرام ٹوٹ جائے گا، اس لئے اگر کوئی چاہتا ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بیت اللہ کو نہ دیکھے اور اسے دیکھے بغیر عرفات میں جا کر تیام کرے۔

مُسْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمِثْلُهُ ثُمَّ حَجَّجَتْ
مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلَ قِسْمِي بَدَأَ بِهِمُ الطَّوَافُ
ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَنِي
أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِهِ وَأَخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَمُلَايٌ وَ
فُلَانٌ يَعْمُرُونَ فَلَمَّا مَسَحُوا لِلزُّكُوفِ حَلَّوْا :

۱۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَرْقَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَلَّافَ
فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَرُ سَعَى قَلْبُهُ
أَطْوَاثَ وَمَثَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ يَتَنَبَّهُ ثُمَّ يَطُوفُ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

۱۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَلَّافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافُ أَوَّلَ
يُغْتَبِ قَلْبُهُ أَطْوَاثَ وَيَتَمَشَّى أَرْبَعَةً وَآثَةً
كَانَ يَسْعَى بَطْنِ السَّيْلِ إِذَا حَلَّافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

باب ۲۴- طَوَافُ النِّسَاءِ مَعَ الزَّجَالِ

وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذَا مَتَعَ
ابْنُ هَاشِمٍ النِّسَاءِ الطَّوَافُ مَعَ الزَّجَالِ

عمرہ کے لئے نہیں تھا اس کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح
حج کیا، پھر میں نے ابو بکر کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف
کیا، مہاجرین اور انصار کو بھی میں نے اسی طرح کرتے دیکھا تھا میری والدہ
دعا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما انے بھی مجھے بتایا کہ انہوں نے اپنی بہن رعائشہ
رضی اللہ عنہا اور زبیر اور فلال فلال رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کا احرام
تھا جب ان لوگوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا تو حلال ہو گئے تھے۔

۱۵۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو صر
نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے کہ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے
واسطے سے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (کہ) آنے کے بعد سب سے پہلے حج اور عمرہ کا جو طواف
کیا اس کے تین چکروں میں آپ نے سعی درمل کی اور باقی چار میں حسب
معمول چلے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی اور صفا مروہ کی سعی کی۔

۱۵۲- ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے انس
بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور
ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت
اللہ کا پہلا طواف کرتے تو اس کے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار میں
حسب معمول چلتے پھر جب صفا مروہ کی سعی کرتے تو بطن میل (ودای)
میں دوڑ کر چلتے۔

۱۰۲۴- عورتوں کا طواف مردوں کے ساتھ

اور محمد سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے
ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا
اور انہیں عطاء نے خبر دی کہ ہشام نے عورتوں کو مردوں کے

سے اس آخری ٹکڑے کا ابن عباس کے مسک سے کوئی تعلق نہیں ہے اس میں ہے کہ حجر اسود کے استلام کے بعد لوگ حلال ہو جائیں
گئے تھے، حالانکہ صفا مروہ سعی اس کے بعد ہے اور پھر حلال ہونا چاہیے۔ غالباً "مسح رکن" فراغت سے کنیہ ہے راوی کے پیش نظر
تفصیل بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اپنی علت کو بتانا ہے۔

سے مطلب یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے طواف میں کوئی امتیاز نہیں تھا کہ فلاں وقت مرد کیں اور فلاں وقت عورتیں، اتنا ضرور
تھا کہ عورتوں کے طواف کی جگہ مردوں سے علیحدہ تھی مرد طواف کرتے وقت بیت اللہ سے بالکل قریب ہونے لگتے اور عورتیں ان کے
بعد، اس طرح عورتوں کا دائرہ مردوں کی بہ نسبت کچھ بڑا ہوتا تھا۔

قَالَ كَيْفَ كُنْتُمْ عَنْهُمْ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ ثَلَاثَ بَعْدَ حِجَابٍ أَوْ قَبْلُ قَالَ ابْنُ لُحَيْمٍ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يَخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطُهُنَّ كَأَنَّتْ عَاشِيَةً تُطَوُّ حَبْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا يُخَالِطُهُمْ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ إِنِّي أَنْطَلِقُ أَسْتَلِمُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنْطَلِقِي عَنْكَ وَآبَتْ تَخْرُجُنَّ مُتَكَلِّمَاتٍ بِاللَّيْلِ قِيَطُنَّ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَ كُنْتُ أَرَى عَاشِيَةً أَنَا وَحَبِيدُ بْنُ عَمِيرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ قَبْرِ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ شَرِيفَةٍ لَهَا نِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا حَيْزٌ ذَلِكَ وَارَأَيْتُ عَلَيْهَا وَرَعًا مَوْسَدًا ۝

ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو اس سے انہوں نے کہا کہ تم کس بنیاد پر لوگوں کو اس سے روک رہے ہو؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غمروں کے ساتھ طواف کیا تھا، میں نے پوچھا یہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا، انہوں نے کہا، میری جان کی قسم، میں نے انہیں پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد دیکھا تھا، اس پر میں نے پوچھا کہ مردوں کا ان کے ساتھ اختلاط کیسے ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اختلاط نہیں ہوتا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے جدا رہ کر طواف کرتی تھیں، ان کے ساتھ مل کر نہیں کرتی تھیں ایک عورت نے ان سے کہا ام المؤمنین! چلے (حجر اسود) کا استقبال کریں تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ چلو بھی! ازواج مطہرات رات میں پردہ کر کے نکلتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، لیکن جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو اندر جانے سے پہلے (باہر) کھڑی ہو جاتیں اور مرد باہر آ جاتے (تو وہ اندر جاتیں) میں اور عبید اللہ بن عمر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس جب آپ شیر پہاڑ کے درمیان میں مقیم تھیں۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت پردہ کس چیز سے تھا؟ عطار نے بتایا کہ ایک ترکی قبہ میں مقیم تھیں اس پر پردہ بڑا ہوا تھا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی اس وقت میں نے ان کے بدن پر ایک گلابی رنگ کا کر نہ دیکھا تھا۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَوْقِلٍ عَنْ عَوْدَةَ ابْنِ التَّيْبِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ذَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْكَيْتُ فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ وَآبَتْ رَاكِبَةً قَطَعْتُ مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يَصْلِي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَانْظُرْ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ۝

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیمار ہو جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ سواری پر چڑھ کر اور لوگوں سے علیحدہ رہ کر طواف کرو، چنانچہ میں نے عام لوگوں سے الگ رہ کر طواف کیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے قراءت والطور و کتاب مسطور کی پورہ ہی تھی۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا - إِسْرَٰهِيْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِالنَّاسِ رُبَّ سَاطِئَةٍ إِلَى النَّاسِ يَسِيرُ أَوْ يَحْصِي أَوْ يَشِي فَبِذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْدُهُ ثُمَّ قَالَ تَذْكُرُ يَمِيْدُهُ ؟

باب ۲۶ - إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يَمْشِي فِي الطَّوْفِ فَقَطَعَهُ

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا - أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يُمِيسُ أَوْ غَيْرَ فَقَطَعَهُ

باب ۲۷ - لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْعَلُ مُشْرِكًا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثنا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدُّونَ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحْبَحَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

باب ۲۸ - إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوْفِ وَقَالَ

عَلَّاهُ وَيَمْنَنُ يَطُوفُ فَقَامَ النَّاسُ لَهُ أَوْ يَدُ قَعٍ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قَطَعَ عَلَيْهِ قَيْبَنِي وَيُذَكِّرُ قَحْوَةً عَنْ ابْنِ عَسْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

۱۵۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ابن جریر نے انہیں خبر دی کہا کہ سلیمان اول نے خردی انہیں طاووس نے خردی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ سے تھام لیا یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا اور پھر فرمایا اگر ساتھ ہی چلتا ہے تو ہاتھ پکڑ کے چلو۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ طواف میں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی نفی اور ہاتھ پکڑنے کو منع کیا۔ ۱۰۲۶۔ جب کوئی شخص تسمیر یا کوئی اور چیز دیکھے، جو طواف میں ناپسندیدہ ہو تو اسے کاٹ کر ہٹا دیا جائے۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان اول نے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا طواف رسی یا اور کسی چیز سے کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۰۲۷۔ بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بنایا تھا، انہیں یوم نحر میں ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا، اور نہ کوئی شخص ننگا طواف کر سکتا ہے۔

۱۰۲۸۔ جب کوئی طواف کے دوران رک جائے؟ ایک شخص

ایسے کے متعلق جو طواف کر رہا تھا کہ نماز پڑھی ہو گئی یا اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا گیا، عطاویہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں سے اس نے طواف چھوڑا تھا وہیں سے بنا کر دہرہ دہرہ سے شروع کرے) ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۰۲۹۔ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى رِسْمًا مَرَّةً وَرَكَعَتَيْنِ وَقَالَ تَارِعٌ كَانَ بَنُ عُمَرَ يُصَلِّيُ بِكُلِّ سُبُوحٍ ، رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ثَلَاثُ لُحُوزٍ آتَى عَطَاءٌ يَقُولُ تَجْزِيئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكَعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ الشُّنَّةُ أَلْفَلَسُ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ قَطْرًا وَلَا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا - ثِيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبٌ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيْقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أَمْرَانِهِ فِي الْمَرْوَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ النَّعْمِ وَرَكَعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ كَكُرٍّ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَقْرُبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

باب ۱۰۳۰۔ مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ

وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عُرْقَةٍ ، وَ

يُخْرِجُ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُصَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عُرْقَةٍ ۔

باب ۱۰۳۱۔ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيِ الطَّوَافِ

خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُسْرًا جَاءَ

۱۰۲۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو سات چکر پورے کرنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی، نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سات چکر پر (طواف میں) دو رکعت پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن اُمیہ نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے کہا کہ طواف کہتے ہیں کہ طواف کی دو رکعت فرض نماز سے بھی ادا ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل زیادہ بہتر ہے، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چکر پورے کئے ہوں اور دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو،

۱۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی عمرہ میں صفارہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستہ ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف سات چکروں میں پورا کیا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کی سعی کی، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں بہترین اسوہ ہے عمرو نے بیان کیا عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے جابر بن عبد اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ صفارہ کی سعی سے پہلے اپنی بیوی کے قریب بھی نہ جائے۔

۱۰۳۰۔ جو کعبہ نہ جائے، نہ طواف کرے اور عرفہ چلا

جائے اور طواف اول کے بعد جائے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے کربہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور سات چکروں کے ساتھ طواف کیا۔ پھر صفارہ کی سعی کی، اس سعی کے بعد آپ کعبہ اس وقت تک نہیں گئے جب تک عرفہ سے واپس نہ ہوئے۔

۱۰۳۱۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد الحرام سے باہر

پڑھیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حرم سے باہر پڑھی تھیں،

مِنْ الْحَدَّثِ:

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْوَيَاءَ الْقَسَابِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ مَكَّةُ وَآرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَاقَتْ بِالْبَيْتِ وَآرَادَتْ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتِ الصَّلَاةَ لِلْعُجْبِ فَطُورِي عَلَى بَعِيرِكَ وَالنَّاسُ يَمُتُونَ فَقَعَلَتْ ذَلِكَ وَلَمْ تُعْمَلْ حَتَّى حَرَجَتْ:

بَابُ ۳۱۔ مَنْ صَلَّى رُكْعَتِي الطَّوْفِ

خَفَّتْ التَّقَاةُ:

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَافَ بَابِ بَيْتِ سَبْعَاءَ وَصَلَّى خَلْفَ التَّقَاةِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَتْ تَكْمُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُمُوءٌ حَسَنَةٌ:

بَابُ ۳۲۔ الطَّوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رُكْعَتِي الطَّوْفِ مَا تَمَّ طُلُوعُ الشَّمْسِ وَطَافَ مَرَّةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَرِبَ حَتَّى صَلَّى التَّوَكُّعَيْنِ

يَذِي طَوًى:

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ

۱۵۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک نہیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن عبد الرحمن نے عروہ نے انہیں زینب نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ج۔ کہا مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سلمہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے اور وہاں سے روانہ ہوئے کہ ارادہ ہوا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور وہ بھی روانہ ہوئے کہ ارادہ رکھتی تھیں آپ نے انہیں سے فرمایا کہ جب صبح کی نماز پڑھی ہو اور وہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائیں تو تم اپنی اونٹنی پر طواف کر لینا چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا آپ نے باہر نکلنے تک نماز نہیں پڑھی۔

۳۲۔ جس نے طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے

پیچھے پڑھیں۔

۱۵۲۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہ ایک میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو آپ نے خانہ کعبہ کا سات (چکر) لگایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا کی طرف (سعی کرنے) آئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

۳۳۔ صبح اور عصر کے بعد طواف، سورج طلوع ہونے

سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کی دو رکعت پڑھ لیتے

تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوا

ہوئے اور (طواف کی) دو رکعتیں ذی طوے میں پڑھیں

۱۵۲۲۔ ہم سے حسن بن عمر ہمیری نے حدیث بیان کی کہ ایک ہم سے یزید

بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حبیب نے ان سے عطاء نے ان سے

عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ تَامًا كَانُوا
بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى
الْمَدَائِرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ كَانُوا يُصَلُّونَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ
الَّتِي تَكُونُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ .

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا - إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُمَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
عَنْ تَارِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِي عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا .

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا - الْغَنَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ
بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُطَوُّ
بَعْدَ الْغَدْرِ وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِزِ
وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْغَدْرِ وَيُخِيرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا
إِلَّا صَلًّا هَمًّا .

بَابُ ۱۳۴ - التَّوْبِطُ بِرُكُوبِ

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا - إِسْحَاقُ النَّاسِطِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ
فَلَمَّا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ بِيَدِهِ فِي بَيْدِهِ وَكَثَّرَ
۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ

عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد
بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ایک دعوے کو تکرار کرنے والے کے پاس بیٹھ گئے
اور جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہ لوگ نماز (طواف کی دو رکعت)
پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دنا گوری کے
ساتھ فرمایا جب سے یہ لوگ بیٹھ گئے اور جب وہ وقت آیا جس میں نماز
کرو ہے تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

۱۵۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو صمرہ
نے حدیث بیان کی کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے روایت بیان کی ان سے
نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ سورج طلوع ہوتے اور غروب ہوتے وقت
نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ
بن حمید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن رافع نے حدیث
بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ فجر کی نماز
کے بعد طواف کر رہے ہیں اور پھر آپ نے دو رکعت (طواف کی نماز
پڑھی۔ عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو عصر بعد دو
رکعت نماز پڑھتے ہی دیکھا تھا وہ بتاتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کے
گھر آتے (عصر کے بعد) تو یہ دو رکعت ضرور پڑھتے تھے (تفصیلی بحث گزر چکی ہے)
۱۵۲۴۔ مریض سوار ہو کر طواف کرتا ہے۔

۱۵۲۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد
نے خالد ہذا کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا
طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا (آپ جب بھی طواف کرتے ہوئے) حجر
اسود کے قریب آتے تو اپنے ہاتھ کی ایک چیز (چھری) سے اشارہ کرنے اور بیکر کہتے
۱۵۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مالک

الاحناف کے یہاں فجر کی نماز کے بعد نوافل وغیرہ مکروہ ہیں، جب سورج طلوع ہو جائے اور وقت مکروہ نکل جائے تب نماز پڑھنی
چاہیئے، طواف کی دو رکعت کے متعلق صحابہ کے طرز عمل میں بھی اختلاف ہے، بعض احناف کے مسلک کے موافق ہیں اور بعض نہیں ہیں
اسی طرح احناف کے یہاں عصر بعد بھی نوافل وغیرہ دوسری نمازیں مکروہ ہیں، اسی کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ نے ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہو گئی ہوں، آپ نے فرمایا پھر لوگوں کے پیچھے سے ہو کر طواف کرو چنانچہ میں نے جب طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں (نماز کے اندر) والطور و کتاب سطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

۱۰۳۵۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔

۱۵۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابو ضرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پانی (در زمزم) کا حابیوں کو پلانے کے لئے مکہ میں منی کے دونوں میں ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔

۱۵۲۷۔ ہم سے اسحاق بن شاپن نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد نے خالد کے واسطے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ (در زمزم) کے پاس (تشریف لائے اور پانی مانگا) حج کے موقع پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فضل! اپنی ماں کے یہاں جاؤ اور ان کے یہاں سے پانی مانگ لاؤ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ چنانچہ آپ نے پانی پیا، پھر زمزم کے قریب آئے، لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے (انہیں دیکھ کر فرمایا) کام کرتے جاؤ کہ ایک اچھے کام پر لگے ہوئے ہو۔ پھر فرمایا، (اگر یہ خیال نہ

۱۰۳۶۔ زمزم کے متعلق احادیث، عبدان نے کہا کہ میں

عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے خبر دی انہیں زہری

تَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ كَأَنَّهَا كُنْتُ إِتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِتَى اشْتَكَيْتُ فَقَالَ طَلُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَأَيْتِ رَأَيْتِ قَطُفْتُ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالنُّفُورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ

باب ۳۵۔ سِقَايَةُ الْحَاجَّةِ :

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُرَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَسْأَلْتُ النَّبِيَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي مَكَانَ مَنَى مِنْ أَجْلِ سِقَايَةِ الْهَاجِزِ

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاطِئٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أُمِّكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى دَرْزَمَ وَهُمْ وَيَعْمَلُونَ فِيهِمَا فَعَالَ اغْتَسَلُوا فَأَنَظَّمُوا عَلَى عَمَلِ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَلِّبُوا الْكَوْكَبَ حَتَّى أَفْضَعَ أَلْجَبِلَ عَلَى هَذِهِ

يَعْنِي عَارِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَارِقِهِ :

ہوتا کہ آئینہ لوگ انہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترا اور سی اپنے اس پر رکھ لینا، مراد آپ کی شانہ سے مٹی آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا یعنی تمہارے ساتھ (در زمزم) میں بھی نکالنا)

باب ۳۶۔ مَا جَاءَ فِي زَمْرَةٍ، وَقَالَ

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا

نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں مکہ میں تھا تو میری (جس گھر میں آپ بیٹے ہوئے تھے) اس کی اچھت کھلی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے نرزم کے پانی سے دھویا، اس کے بعد ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بریز تھا اسے انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر سینہ بند کر دیا، اب وہ مجھے ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف لے چلے، آسمان دنیا کے دروازے سے جبریل نے کہا کہ دروازہ کھولو، انہوں نے دریافت کیا کون صاحب ہیں؟ کہا جبریل!

۱۵۲۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی کہ ایک عیسائی فراری خبر دی، انہیں شعی نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نرزم کا پانی پلا تھا آپ نے پانی کھڑے ہو کر پیا تھا، عاصم نے بیان کیا کہ عکرمے نے قسم کھا کر کہا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اونٹ پر سوار تھے۔ ۷۳۰۔۱۔ قارن کا طواف۔

۱۵۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہ ایک عیسائی مالک نے ابن شہاب کے واسطے خبر دی انہیں مروی ہے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حجۃ اوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، لیکن اس حضور نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اسے حج اور عمرہ کا دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا چاہیے، ایسے لوگ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ حلال ہونگے، میں بھی مکہ آئی تھی، لیکن مجھے حیض آگیا تھا، اس لئے جب ہم نے حج کے افعال پورے کر لئے تو اس حضور نے مجھے عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، اس حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلہ میں ہے (مجھے تم نے حیض کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا) جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، وہ سعی کے بعد حلال ہو گئے اور وہ

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُجِّرَ سَفِينِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَوَلَّى جَبْرِيلُ فَقَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ عَسَلَهُ بِسَاءٍ زَمْزَرَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلِئٍ حِلْمَةً وَرَأَيْنَا نَارًا غَرِغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَقَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جَبْرِيلُ يَخَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا رُمْتُهُ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْقَوَارِئِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَرَةٍ فَتَسَوَّبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَخَلَفْتُ بِكَزْمَةٍ مَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ؛

بَابُ ۳۱۔ طَوَافُ الْقَارِنِ ۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلِلْ بِالْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَهْلِلَ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمَّا تَقَيَّمْنَا حَجَّجْنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعْشِيمِ فَأَعْتَسَرْتُ فَرَأَى الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحِجَةِ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

لے نرزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے!

طواف منی سے واپسی پر کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔
۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ
ابْنِ عُسْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ
كُلْمَةَ فِي الدَّارِ فَقَالَ رَأَيْتُ لَأَمْسَ تَكُونُ الْعَامَ
بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ مِثْلُ مَوْتٍ عَنِ الْبَيْتِ قَلُوا
قُلْتُ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَحَالَ كِفَارٌ مُدِيرٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ
قَالَ يُحَدِّثُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ تَكْمٌ فِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأَ حَسَنَةٍ ثُمَّ
قَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذْجَبْتُ مَعَ عُسْرَتِي حَجًّا
قَالَ ثُمَّ قَدِمَ قَطَافٌ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ

۱۵۳۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لڑکے عبداللہ بن عبداللہ کے یہاں گئے، سواری گھر میں کھڑی تھی، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سال مسلمانوں میں باہم قتل و قتل پھوٹ پڑے گا اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا، اس لئے اگر آپ رک جاتے تو بہتر تھا۔ ابن عمر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے تھے عمرہ کرنے، صلح حدیبیہ کے موقع پر اور کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا تھا اس لئے اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج (اپنے پر) واجب کر لیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ آئے اور دونوں کے لئے ایک طواف کیا۔

مسئلہ میں اللہ کا اختلاف ہے کہ قارن جو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوتا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک طواف کرے گا یا الگ الگ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قارن اور مفرد، یعنی جو صرف حج کا احرام باندھتا ہے میں عملی حیثیت سے کوئی فرق نہیں صرف نیت کا فرق ہے ان کے یہاں جس طرح مفرد صرف حج کا ایک طواف کرے گا، اسی طرح قارن بھی اور قارن کا ایک طواف حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قارن نے جب خود عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی ہے تو دونوں کے لئے الگ الگ طواف ہی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہی شخص صرف حج کا یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو قاعدہ کے لحاظ سے الگ الگ طواف کرنے اور دونوں کے افعال کرنے پڑتے، اب اگر دونوں کا احرام کوئی ایک ساتھ باندھ لے تو کیا وہ ہے کہ دونوں کے افعال حسب معمول نہ کرے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایتیں اس سلسلے میں ہیں بعض امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں جاتی ہیں۔ مثلاً یہی مذکورہ روایت اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا تھا سب جانتے ہیں کہ ان حضوروں قارن تھے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی سنت ہر عمل نہ کیا جائے لیکن احناف یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واضح نہیں ہے روایت میں ہے کہ ان حضوروں نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا، حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور نے بین طواف کئے تھے، سوال یہ ہے کہ اس روایت سے دو مزید طواف کہاں گئے؟ اس لئے بات صاف یہ معلوم ہوتی ہے کہ راوی صرف اس بات کو بتانا چاہتا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہونے کے لئے آپ نے صرف ایک طواف کیا تھا۔ یعنی راوی کے پیش نظر ان حضوروں کا آخری طواف ہے کیونکہ قدرتی طور پر یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ جب دو احرام تھے تو دونوں سے ایک ساتھ حلال ہونے کے لئے دو طواف بھی ہونے چاہئیں۔ راوی صرف اس ذہنی علمان کو دور کر رہا ہے کہ ان حضوروں نے دونوں سے حلال ہونے کیلئے دو نہیں صرف ایک طواف کیا۔ اس روایت کو اگر ایک مرتبہ اور غور سے پڑھ لیا جائے تو روایت کی تفصیلات میں بھی بعض ایسے مضامین ہیں جس سے اس وجہ کی تائید ہوگی جو حنیفہ کے یہاں اس کے مقابلہ میں صاف اور واضح احادیث ہیں کہ ان حضوروں نے حج اور عمرہ کے

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةَ بِنْتُ سَعِيدٍ قَالَتْ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَارِيعِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ عَامَ نَزَلِ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَعِيلٌ لَهُ ابْنُ النَّاسِ كَارِئٌ بَيْنَهُمْ يَتَالُ قَرَانًا لَعَنَ أَنْ يَصُدَّكَ فَقَالَ تَقْدَرُ كَأَنَّ تَكُنُّ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأَ حَسَنَةٍ إِذَا أَصْبَحَ كَمَا صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّائِي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَرَجَبْتُ عُمرَةَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَرَجَبْتُ حَجَّامَعَ عُمرَةٍ وَأَهْدَى هَدْيَانِ اسْتِرَاءَ وَقُدَيْدٍ وَلَمْ يَلِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ وَالْعُمَرَةُ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَلَمْ يَخْلُقْ وَلَمْ يَقْصُرْ حَتَّى كَانَتْ يَوْمَ تَحْرُفُ فَتَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمرَ كَذَلِكَ تَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طوافاً من عمره دون طواف أو كرم ليليه، ابن عمر رضي الله عنه قال فرمايا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا،

۱۵۳۸۔ طواف، وضو کر کے۔

۱۵۳۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہ اکہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی ناریع کے واسطے سے کہ جس سال حجاج، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آیا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس سال حج کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم جنگ ہونے والی ہے اور یہ خطرہ بھی ہے کہ آپ کو روک دیا جائے گا اس پر آپ نے فرمایا، تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ایسے وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں نہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے پھر آپ نے اور بیداء کے بالائی علاقہ میں جب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی طرح کے ہیں، میں نہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے آپ نے ایک ہدی بھی ساتھ لے لی تھی جسے مقام قدید سے خریدا تھا، اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا، یوم نحر سے پہلے نہ آپ نے قربانی کی نہ کسی ایسی چیز کو اپنے لئے جائز کیا، جس سے (احرام کی وجہ سے) رک گئے تھے، نہ مسرئ دایا اور نہ بال نرشوئے، یوم نحر میں آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے، آپ کا یہی خیال تھا کہ اپنے ایک ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا،

۱۵۳۸۔ طواف، وضو کر کے۔

۱۵۳۲۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی کہ اکہ ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہ اکہ مجھے عمر بن حارث نے خبر دی، انہیں محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے دریافت کیا تھا، عروہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، جیسا کہ معلوم ہے حج کیا تھا، مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق خبر دی کہ جب آپ مکہ معظمہ آئے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ آپ نے وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ یہ آپ کا عمرہ نہیں تھا، اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب کہ یہ آپ کا بھی عمرہ نہیں تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے آپ نے بھی بیت الحرام کا طواف کیا، آپ کا بھی یہ عمرہ نہیں تھا، پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا دور آیا، ابو الزبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ مَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ تَوْقِلٍ الْفَرَسِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَكَّةَ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمرَةَ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمرَةَ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ ثُمَّ آتَتْهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمرَةَ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَرَبْعَةُ اللَّهِ بَنُ عُمَرَ حَجَّجَتْ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّادِ

فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ
لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُحَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ أَحَدُ
مَنْ رَأَيْتُ تَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَفْعَلْهَا
عُمَرَةَ وَلَمْ يَدْعُ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ
وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كُنَّا ابْنَدَاءُ وَنَ يَشْهَدُ
حَتَّى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ قِبَلَ الْقَوَائِمِ بِالْبَيْتِ
ثُمَّ لَا يَحِثُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُخِي وَخَالَتِي حِينَ
تَقْدَمَانِ لَا تُبْدِيَانِ يَشْهَدُ أَوَّلَ رِسْمِ الْبَيْتِ
تُحْلِقَانِ بِهِ ثُمَّ أَتَاهُمَا لَا تُحْلِقَانِ وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي
أُخِي أَنَّهَا أَهْلَتِ هِيَ وَأَخُتُهَا وَالرَّبِيعُ وَفُلَانٌ
وَفُلَانٌ بِعُمَرَةَ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

باب ۱۳۹ - وَجُوبُ الصَّفَا وَالْمَرُوءَةِ

وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ :

۵۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو يَسَّانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُمَرَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ
لَهَا آيَاتُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرُوءَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عُمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلَى
أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرُوءَةِ قَالَتْ
يَسَّاسُ قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ تَوَكَّأْتُ
كَمَا أَوَّلْتُهَا كَأَنَّتُ لَاجُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ
بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا أَقْبَلَ أَنْ
يُسَلِّمُوا يَهْلُكُونَ لِيَسَاقَةَ الْخَالِيفَةِ الَّتِي كَانُوا
يَعْبُدُونَ وَهِيَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ تَكَانَ مَنْ أَهْلٌ يَخْرُجُ
أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرُوءَةِ فَلَمَّا أَسْأَلُوا
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَخْتَرُجُ أَنْ

بھی میں نے حج کیا یہ (سارے اکابر) پہلے بیت اللہ الحرام ہی کے طواف
سے ابتدا کرنے تھے جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد میں نے
مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے اور ان کا بھی
یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا ابن عمر بھی موجود
ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو حضرات
گزر گئے ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف
کے لئے اٹھنا تھا۔ پھر یہ حلال بھی نہیں ہو جاتے تھے ایسی نے اپنی والدہ
(اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) اور خالہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو
بھی دیکھا کہ جب وہ آئیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں اور یہ اس کے
بعد حلال نہیں ہو جاتیں تھیں۔ مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے
اپنی بہن اور زبیر اور فلان فلان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ
سب لوگ جب حجر اسود کا استلام کر لیتے تو (عمرہ سے) حلال ہوتے۔

۵۳۴ - (۱) - صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ

کے شعائر ہیں۔

۵۳۳ - ہم سے ابوایمان نے حدیث بیان کی کہاکہ ہمیں شعیب نے
زہری کے واسطے سے خبر دی کہ مروہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا خیال ہے
• صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے
لئے نشان راہ ہیں اس لئے جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان
کا طواف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بخدا پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہیے
اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنی چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
بجانب: تم نے بری بات کہی ہے، اگر بات وہی ہوتی جس کی تم تاویل کر رہے
ہو تو واقعی ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتا، لیکن یہ آیت تو انصار
کے لئے انری تھی، جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر، جو شغل میں
رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کرنے تھے احرام باندھتے تھے یہ لوگ جب
(زمانہ جاہلیت) میں احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں
کرتے تھے اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
متعلق دریافت کیا کہاکہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کا طواف اچھا

نہیں سمجھتے تھے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت چھوڑی ہے اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ سعی ترک کر دے، پھر میں نے اس کا ذکر عبدالرحمن بن ابی بکر سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اب تک نہیں سنی تھی بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ اس منشاء کے ساتھ جن کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ (زمانہ جاہلیت میں) امناء کے نام پر احرام باندھتے تھے کہ تمام لوگ صفا اور مردہ کی سعی کیا کرتے تھے (زمانہ جاہلیت میں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیت اللہ کا ذکر کیا اور صفا اور مردہ کی سعی کا ذکر نہیں کیا تو لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم صفا اور مردہ کی سعی (زمانہ جاہلیت میں) کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا ذکر کیا ہے لیکن صفا کا ذکر نہیں کیا، تو کیا اگر ہم صفا اور مردہ کی سعی کر لیا کریں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مردہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں الخ، ابو بکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت (مذکورہ) دونوں طرح کے لوگوں کے لئے نازل ہوئی تھی ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں صفا اور مردہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے اور ان کے بارے میں بھی جو جاہلیت میں سعی کرنے تھے لیکن اب اسلام میں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا اور صفا کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا تھا اس میں انہیں تامل ہو گیا تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے ذکر کے بعد اس کا بھی ذکر کر دیا (تو ان کا اشکال دور ہو گیا تھا)

۱۰۴۰۔ صفا اور مردہ کی سعی سے متعلق احادیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی عباد کے گھروں

تَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَمَازُلُ اللَّهُ رِاقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّطَوَّافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ التَّطَوُّافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنَّ عِدَّةَ أَعْلَمَ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذُكِرَتْ عَائِشَةُ وَمَنْ كَانَ يَهْلُ لِمَنَاةَ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَسْنَا ذَكَرْنَا اللَّهُ اتَّطَوَّافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَتَرَى التَّطَوُّافَ بِالْبَيْتِ قَدْ يَذْكُرُ الصَّفَا تَهْلُ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ تَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَمَازُلُ اللَّهُ تَعَالَى رِاقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَاسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَوَلَّتْ فِي الْقَرْنَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الدِّينِ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ لَمْ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالطَّوَّافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ التَّطَوُّافَ بِالْبَيْتِ ۝

باب ۱۰۴۰۔ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ

سے اس حدیث میں آیت کے شان نزول کے متعلق جس اختلاف پر بحث کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک طویل مباحثہ کے بعد لکھا ہے کہ غالباً انصار کے زمانہ جاہلیت میں دو فرقے تھے، جن کا ذکر حدیث میں تفصیل سے ہے اور جب آیت نازل ہوئی اور اس میں حکم صرف طواف کا تھا تو دونوں کو تامل ہو کہ صفا اور مردہ کی سعی کرنی چاہیے یا نہیں۔ کیونکہ تھا تو وہ ہر صورت سب کے نزدیک جاہلیت کا کام آیت میں صرف ان کے اس خیال کو دور کیا گیا ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے یہاں صفا اور مردہ کی سعی واجب ہے اور بہت سے ائمہ کے یہاں رکن ہے عروہ نے آیت کی جو توجیہ بیان کی اور اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ سعی واجب نہیں وہ صرف آیت کے الفاظ کی بنیاد پر تھا، لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کا حاصل یہ تھا کہ آیت کے شان نزول کو سمجھے بغیر اس کے حقیقی مفہوم و منشاء کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ أَخْبَرَنَا عَمَّا سَمِعُ قَالَ ثَلُثُ رَأْسِي
بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُ تُكَتَبُ مَوْتِ اسْتَعَى بَيْنَ
الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ فَقَالَ نَعَمْ لَا تَهْمَا كَاتَتِ
مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى آتَوَلَّ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّ الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا - سَيِّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَقَبَةَ قَالَ إِنَّمَا
سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ لِيُورِيَ
الشُّرَكِيَّينَ قُوَّتَهُ رَأَى الْحُمَيْدِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ
عَطَاءَ بْنَ أَبِي عَقَبَةَ يَمْلِكُهُ :

۱۵۳۷۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں جب اللہ نے خبر دی کہا کہ ہمیں عاصم نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے اس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کو برا سمجھتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں ! کیونکہ یہ جاہلیت کا شعار تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی :

” صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں ، اس لئے جو بھی حج یا عمرہ کرے اسے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ تو ہم نے پھر اس کی بھی سعی کی !

۱۵۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ کی قوت کا اندازہ ہو جائے ، حمیدی نے یہ زیادتی کی ہے ، ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس سے اسی طرح ۔

۱۰۴۱۔ تَقْضِي الْحَاضِرُ مَنَاسِكَ

كُلُّهَا إِلَّا الطَّوْفَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا
سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضْعٍ بَيْنَ

الْبَصْفَا وَالْمُرُورَةِ +

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ
وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الْبَصْفَا
وَالْمُرُورَةِ قَالَتْ شَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ
الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي،

۱۰۴۱۔ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام

مناسک بجالائے ، اور اگر کسی نے صفا اور مروہ کی سعی وضو کے بغیر کی ؟

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں مکہ آئی تو حائضہ ہو گئی اس لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی ، نہ صفا مروہ کی سعی ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی اسی طرح (ارکان حج) ادا کر لو ، لیکن ہاں بیت اللہ کا طواف پاک ہونے سے پہلے نہ کرنا ۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ ۚ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْبَعْلَمِ عَنْ عَقْلَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَذَا غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَحَتْ وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَتَمِ وَمَعَهُ هَذَا فَقَالَ أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ أَنْ يَجْعَلُوا عُمْرَةً وَيَطْلُقُوا ثُمَّ يَقْضُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهُدَى فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى يَتَمٍ وَذَكَرَ أَحَدُنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهَدَيْتُ وَكُلُوا إِنَّ مَعَ الْهُدَى لَا أَهْلَكْتُ وَخَاصَّتْ عَائِشَةُ فَتَنَسَكَتِ الْمُنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَُا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهَّرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَنْطَلِقُونَ يَحْجُّونَ وَعُمْرَةٌ وَنَنْطَلِقُ يَحْجُّ قَامَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى النَّعِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ ۝

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَعِ عَوَاقِمًا أَنْ يَخْرُجَ فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَتَوَلَّاتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ وَحَدَّثَتْ أَنَّ امْتَحَمَا كَانَتْ

۱۵۴۰۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ ۶ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حبیب معلم نے حدیث بیان کی ان سے علقاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، آں حضور اور طلحہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں نفی، علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لیں پھر طواف اور سعی کے بعد بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں، لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے ساتھ ہدی ہو، اس پر صحابہ نے کہا کہ کیا ہم متی اس طرح جاؤں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہم بستر ہو چکے ہوں لے یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جب قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں بھی (عمرہ اور حج کے درمیان) حلال ہو جاتا، عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) عائشہ ہو گئی یقین اس لئے انہوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا اور دوسرے ارکان حج ادا کئے پھر جب پاک ہو لیں تو طواف بھی کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تفاسیر کی تھیں کہ آپ سب لوگ توجہ اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں، لیکن میں نے صرف حج کیا ہے، اچانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم لے جائیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں، اس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۱۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے حفصہ نے بیان کیا کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکتے تھے۔ پھر ایک خاتون آمیں اور بنی خلف کے محل میں ٹھہریں، انہوں نے حدیث بیان کی کہ ان کی بہن

لے صحابہ کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ دو احرام کے درمیان حلال ہو جائے اور منی جانے سے پہلے تک اپنی بیویوں سے ہم بستہ ہونا جائز رہے، اس لئے انہوں نے اپنا اشکال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صحابہ کے اشکال کی وجہ زمانہ جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ حج کے ایام میں عمرہ بہت ہوا ہے۔

تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ أَمْجَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَىٰ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نَدَاوِي الْكَلِمَىٰ وَنَعْمُ عَالِي الْمَوْضِعِ كَسَانَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هَلْ عَلَيَّ إِحْدَا تَابِئِي إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ يَتْلِبْنَهَا صَاحِبَتَاهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ سَأَلَتْهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلَتْهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تُذَكِّرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ يَا بِي قَعْلْتُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ يَا بِي قَالَتْ لِيُخْرِجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُوِّ وَالْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُوِّ وَالْحَيْضُ يَشْهَدْنَ الْغَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمَسْجِدَ قَعْلْتُ الْحَائِضُ قَالَتْ أَوْ لَيْسَ تَشْهَدُ غَزْوَةً وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا +

باب ۱۰۲۲ - بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلنِّسَاءِ وَالْحَاجَّاتِ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَيْمَنٍ وَسَمِلَ

عَطَاءٌ عَنِ الْمَجَاوِرِ أَيْتَنِي الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْتُمِي يَوْمَ التَّوْبَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى يَوْمَ التَّوْبَةِ وَجَعَلْنَا مَتَّةً يَطْهَرُ لَبِنًا بِالْحِجَةِ وَقَالَ أَبُو التَّيْبِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لَا بَيْنَ عُمَرَ مَا أَيْسُرُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِهْلَالَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے گھر میں نفیس ان کے شوہر نے ان حضوہ کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے اور میری بہن چھ غزووں میں ان کے ساتھ رہی نفیس - وہ بیان کرتی نفیس کہ ہم دمیدان جنگ میں (زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی نفیس اور ربیعوں کی نیناداری کرتی نفیس، میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہمارے پاس چادر (برقع) نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے اگر ہم مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے، باہر نہ نکلیں؟ تو ان حضوہ نے فرمایا، اس کی پہیلی کو اپنی چادر اسے (جس کے پاس چادر نہ ہو اور ہا دینی چاہیئے اور پھر مسلمانوں کے دعاء اور مواقع خیر میں شرکت کرنی چاہیئے پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان سے بھی میں نے یہی پوچھا یا یہ کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ ام عطیہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کریں تو کہتیں میرے باپ آپ پر ندا ہوں، ہاں تو میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے باپ آپ پر ندا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دوشیزائیں اور پردہ والیاں باہر نکلیں، یا یہ فرمایا کہ پردہ والی دوشیزائیں اور حائضہ غزین باہر نکلیں اور مسلمانوں کی دعاء اور خیر کے مواقع میں شرکت کریں لیکن حائضہ غزین عید گاہ سے ہٹ کر قیام کریں میں نے کہا، اور حائضہ بھی؟ انہوں نے فرمایا، کیا حائضہ عورت عرفہ اور فلال فلال جگہ نہیں قیام کرتی۔

۱۰۲۲ - مکہ کے باشندے کا احرام بٹھا دیا اس کے سوا کسی اور جگہ سے اور جب حاجی منیٰ جائے، عطاء سے بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والوں کے لئے حج کے تلبیہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ یوم ترویہ میں، ظہر پڑھنے کے بعد جب سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو تلبیہ کہنے، عبد الملک نے عطاء کے واسطے سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ آئے پھر یوم ترویہ تک کے لئے حلال ہو گئے اور اس دن مکہ سے نکلے ہوئے، جب ہم نے مکہ کو اپنی پشت پر چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا تھا عبید بن جریج

وَلَمْ تَهْلِ أَنْتَ بِيَوْمِ التَّوْبَةِ فَقَالَ لَمْ
أَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى
تَنْبَعِثَ رَأَيْتُكَ ؟
مکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت احرام باندھتے دیکھا جب آپ کی سواری (ذوالجلیفہ سے) چلنے کے
لئے تیار ہو گئی ہے۔

۱۵۴۳۔ یوم ترویہ میں ظہر کہاں پڑھی جائے ؟

بَاب ۱۵۴۳۔ آيَتُ يُصَلِّي الظُّهْرَ فِي
يَوْمِ التَّوْبَةِ ؟

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسحاق
ارزق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے عبد العزیز بن ربیع کے
واسطہ سے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور
عصر یوم ترویہ میں کہاں پڑھی تھی ؟ مگر آپ کو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا کوئی عمل و قول یاد ہے تو مجھے بتائیے انہوں نے جواب دیا کہ سنی میں میں
نے پوچھا کہ بارہویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی ؟ فرمایا کہ بطح میں ، پھر انہوں
نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِمَا عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّوْبَةِ
قَالَ بَيِّنَتِي قُلْتُ فَأَيَنَ الظُّهْرَ قَالَ
بَارِبَاطِطٍ ثُمَّ قَالَ أَفَعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًا وَكَذَا۔

۱۵۴۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو بکر بن عیاش
سے سنا کہ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ
عنہ سے ملاقات کی اور مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی کہا
کہ میں یوم ترویہ میں سنی گیا تو وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی مادہ
گدھے پر سوار جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی ؟ انہوں نے فرمایا ، دیکھو جہاں تمہارے
حکام نماز پڑھیں وہیں تم بھی پڑھو۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْعٍ أَبَا بَكْرٍ بَنُ
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا
وَكَذَا ثَمِيَّ السُّعَيْلِيُّ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَيْمَنَةِ يَوْمَ التَّوْبَةِ
فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ آيَنَ الظُّهْرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ
قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أَمْرًا وَكَذَا قَصَلٍ ؟

بِحَمْدِ اللَّهِ تَفْهِيمُ الْبُخَارِيِّ كَاجْهَاطًا پارہ مکمل ہوا

اے حج کے احرام باندھنے کا آخری دن یوم ترویہ ہے اس سے زیادہ تاخیر جائز نہیں "ابن عمر رضی اللہ عنہما کا استنباط آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے طرز عمل سے یہ ہے کہ سفر کی ابتداء کے وقت احرام باندھنا افضل ہے اور چونکہ مکہ میں رہنے والے کے لئے یوم ترویہ ہی سفر کا دن ہے اس لئے ابن
عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں قیام کے زمانہ میں اسی دن احرام باندھنا افضل خیال کرتے تھے۔
۲۔ گدھے کی سواری عرب میں معیوب نہیں تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سائوال پارہ ۱۱

۱۰۴۴۔ منیٰ میں نماز۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی کہ ہمارے مجھے عید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی تھی، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی دو ہی رکعت پڑھی، اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی خلافت کے ابتدائی دور میں (دو ہی رکعت پڑھتے تھے)۔

۱۵۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ابواسحاق جہلی کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ہارث بن وہب نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی ہماری تعداد اس وقت گزشتہ ادوار سے بہت زیادہ تھی، اور بہت محفوظ تھی۔

۱۵۴۶۔ ہم سے عبید بن عقیقہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعش نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن بن یزید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (منیٰ میں) دو رکعت نماز پڑھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعت، لیکن پھر بعد میں تمہارے طریقے مختلف ہو گئے۔ کاش ان چار رکعتوں کی دو مقبول کیفیتیں میرے حصہ میں ہوتیں۔

باب ۱۲۔ الصلوة بمنیٰ :

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ مِنْ خَلْقٍ قَلِيلٍ :

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَادِثَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْخَزَائِمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى نَبِيُّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ الْكُفَرَاءُ قَلِيلٌ وَمَنْهُ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ :

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ قَلِيلًا لَيْتَ حَقِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ :

۱۔ منیٰ میں جب حاجی نیام کرے گا تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے گا، کیونکہ سفر میں دو ہی رکعت پڑھنی چاہیئے ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کا معمول یہی تھا۔ البتہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں پوری چار رکعت پڑھنے لگے تھے اصل میں سفر میں چار رکعت کی دو رکعت پڑھنا احناف کے یہاں واجب ہے کیونکہ ان حضوروں نے ہمیشہ چار کے بجائے دو ہی رکعت پڑھائی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت میں ہمیشہ دو ہی رکعت پڑھائی اگر یہ ضروری نہیں تھا کہ چار کی بجائے دو رکعت پڑھی جائے تو پھر اس پر اس پابندی کے ساتھ عمل نہ ہوتا، اب رہ جاتا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری عہد خلافت کا معاملہ صحیح روایتوں میں ہے کہ آخر میں

باب ۴۵۔ صَوْمُ يَوْمٍ عَرَفَةَ ۝

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا عَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا يَقُولُ أَمَرَ الْفَضْلُ عَنْ أَمْرِ الْفَضْلِ شَكَ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ مَرَّةً

۱۰۴۵۔ عرفہ کے دن کا روزہ۔

۱۵۴۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے زہری کے واسطے سے اور ان سے سالم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام الفضل کے مولیٰ عمیر سے سنا انہوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا اس لئے میں نے دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا (جس سے معلوم ہوا کہ آپ روزے سے نہیں تھے)

باب ۴۶۔ التَّثْبِيتُ وَالتَّكْيِيرُ إِذَا

غَدَى مِنْ مِثْلٍ إِلَى عَرَفَةَ ۝

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ سَالِمَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا عَادِيَانِ مِنْ مِثْلٍ إِلَى عَرَفَةَ كُنْتُمْ تَقْرَأُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَهْلُ مِنَّا السَّهْلُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ وَيَكْتُمُ مِنَّا الْمُكْبِرُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْهِ ۝

۱۰۴۶۔ منی سے عرفہ جاتے ہوئے تبلیہ اور تکبیر

۱۵۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے محمد بن ابی بکر ثقفی کے واسطے سے خبر دی کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، دونوں صاحبان عرفہ سے منی جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ لوگ کس طرح کرتے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کا جی چاہتا تبلیہ کہتا اور کوئی روک ٹوک نہیں مٹی اور جس کا جی چاہتا تکبیر کہتا اور کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

باب ۴۷۔ التَّهْنِيزُ بِالزَّوْجِ يَوْمَ عَرَفَةَ ۝

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْعَجَّاجِ أَنْ لَا يَحَافِظَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَبَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ رَأَيْتُ السَّنْسَنُ قَصَامَ عِنْدَ سَرَادِقِ الْعَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ

۱۰۴۷۔ عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی

۱۵۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبد الملک نے عجاج کو لکھا کہ حج کے احکام میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ کرے پھر ابن عمر عرفہ کے دن جب سورج ڈھلنے لگا تو تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے عجاج کے خیمہ کے پاس بلند آواز سے پکارا۔ عجاج باہر نکلا اس کے بدن پر کسم میں رنگا ہوا ازار تھا، اس سے پوچھا، ابو عبد الرحمن!

آپ چار کی چار ہی پڑھنے لگے تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ اس محل کی انہوں نے تاویل بھی کی، تاویلات متعدد و مختلف بیان کی گئی ہیں لیکن ہم اس سے بحث نہیں کرنی چاہیے، بہر حال اتنی بات تو ثابت ہے کہ چار رکعت جب انہوں نے پوری پڑھی تو تاویل و توجیہ کر کے اس محل سے قصر نماز کی مزید تاکید ثابت ہوئی ہے۔ آخری حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے آپ بھی منی میں قصر ضروری قرار دیتے ہیں لیکن عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے امام ہیں اس لئے ان کا اتباع بھی ضروری ہے اور چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعت پڑھتے ہیں اس لئے وہ بھی ان کے اتباع میں چار رکعت پوری کرنے میں، کیونکہ اجتہادی مسائل میں اگر اختلاف ہو تو اس میں ایک دوسرے کی اقتدا و صحیح ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام امت کا اجماع لکھا ہے کہ ایک شافعی حنفی کی و علیٰ ہذا القیاس اقتدا میں نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ ایک ہے، نبی ایک ہے اور قبلہ ایک ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ایک

کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر سنت کے مطابق عمل چاہتے ہو تو یہی مذہبی کا وقت ہے اس نے پوچھا، کیا اسی وقت؟ فرمایا کہ ہاں، حجاج نے کہا کہ پھر مجھے حضورؐ کی سی ہمت دیجئے میں نہالوں، پھر جلوں گا، اس کے بعد عمر (سواری سے) اتر گئے اور جب حجاج باہر آیا تو میرے اور والدہ ابن عمر کے درمیان چلنے لگا، میں نے کہا کہ اگر سنت پر عمل کا ارادہ ہے تو خطبہ میں اختصار اور وقوف (عرفہ) میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا، عبداللہ نے (اس کا منشاء معلوم کر کے) کہا کہ سچ کہا ہے۔

۱۰۴۸۔ عرفہ میں وقوف، سواری پر،

۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابو النضر نے ان سے عبداللہ بن عباس کے متعلق مولیٰ میر نے ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں لوگوں کا عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق اختلاف ہوا بعض کا خیال تھا کہ آپ (عرفہ کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں، اس لئے انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، آنحضرتؐ اس وقت اپنی سواری پر (عرفہ کے میدان میں تشریف رکھتے تھے) اور آپؐ نے دودھ پلایا،

۱۰۴۹۔ عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اگر نماز امام کے ساتھ چھوٹ جاتی، پھر بھی دونوں ایک ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف حملہ آور ہوا اتنا تو اس موقع پر اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن وقوف میں آپ کس طرح کرتے ہیں؟ اس پر سالم رحمۃ اللہ علیہ کہ اگر سنت کی پیروی مقصد ہے تو عرفہ کے دن نماز دن ڈھلنے ہی پڑھ لینا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سچ ہے، صحابہؓ آں حضورؐ کی سنت کے مطابق ظہر اور عصر ایک ساتھ (میدان عرفہ میں) پڑھتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

قَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ التَّوَّاحُّ إِنَّ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ كَمَا يُظْهِرُنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي لَعَنَ أَحْرَجَ الْحَقَّاجُ قَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنَّ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ فَأَفْعِلْ الْخُطْبَةَ وَتَعْبِلْ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ۝

باب ۱۰۴۸۔ الوقوف على الدابة بعرفة

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَ مَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ دَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَنَوَّجَهُ

باب ۱۰۴۹۔ ألجمع بين الصلوتين بعرفة وكان ابن عمر رضي الله عنهما إذا قاتله الصلوة مع الإمام جمع بينتهما وقال الليث حدثني عقیل عن ابن شهاب قال أخبرني سالم

أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسَفَ عَامَ نَزْلِ بَابِ الرَّبِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْوُقُوفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الشُّنَّةَ فَتَعْبِلْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِلَهُمُ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ

اسی طرح کیا تھا، سالم نے فرمایا، اے حضورؐ کی سنت کے
سوا، صحابہ ان معاملات میں اتباع کسی اور کی کرتے بھی
کب تھے!

۱۰۵۔ میدان عرفہ میں مختصر خطبہ۔

أَفْعَلْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي
ذَلِكَ أَلَا سَمِعْتَهُ -

بَابُ ۵۰ - نَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَقَةِ

۵۱۔ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْثَدَةَ كَتَبَ
إِلَى الْعَجَّاجِ أَنْ يَأْتِمِرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْعَجَّةِ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَقَةِ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَانَا مَعَهُ حِينَ رَأَعَتِ الشَّسَى أَوْ زَاكَتْ
فَسَاحَ يَمْنًا فَسَطَّاهُ آتَيْنَا هَذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ التَّوَامُ فَقَالَ أَلَا قَالَ لَعَنَهُ قَالَ
أَنْظِرُنِي فِي أَقْبَضِ عِلَّتِي مَا زِلْتُ أَكُونُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى تَخْرُجَ فَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي قُفْلْتُ
إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السَّنَةَ الْيَوْمَ تَأْخُذُ
الْخُطْبَةَ وَتَقِيلَ الْمُتَوَقَّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

بَابُ ۵۱ - التَّغْيِيلُ إِلَى الْمُؤَقِفِ

بَابُ ۵۲ - الدُّقُوفُ بِعَرَقَةِ

۱۔ عرفہ میں سواری پر وقوف کرنا افضل ہے۔ اگرچہ جائز زمین پر اپنے پاؤں سے بھی کھڑا رہنا ہے۔

۲۔ یہ بھی مساک ج میں سے ہے، سفر کی ضرورت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ مکہ اور دوسری نام جگہوں سے آئے ہوئے لوگ اس
میں برابر ہیں۔ ذخیرہ حدیث میں اس نام کا ایک لفظ بھی نہیں ملتا کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی بہ تفریق کی
ہو، یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ یہ سفر کی وجہ سے نہیں بلکہ حج کی وجہ سے تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کے لوگوں کے ساتھ مکہ میں نماز پڑھی تو اعلان
کر دیا کہ ہم مسافر ہیں، مقیم اپنی نماز پوری کر لیں اس لئے اگر عرفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا بھی ضروریات سفر کے تحت جوتا تو آپ اس کا
ضرور اعلان کرتے کہ مکہ کے لوگ اپنی نماز حسب معمول پڑھیں کیونکہ وہ مسافر نہیں تھے یہی طرز عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے خلفائے
راشدین کا بھی تھا، یہ یاد رہے کہ عرفہ میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور مزدلفہ میں بھی، عرفہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء
ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ، لیکن عرفہ میں دو نمازیوں کے ایک ساتھ پڑھنے کے لئے ضروری ہے، امام یا اس کے کسی قائم مقام
کی اقتداء میں نماز پڑھنا، اگر امام نہیں تو ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی، لیکن مزدلفہ میں دونوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لئے
امام کا ہونا ضروری نہیں، اس میں اگرچہ اختلاف ہے اور خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل حنیفہ کے خلاف نقل
کیا ہے لیکن بہر حال احناف کے پاس بھی حدیث و سنت اور آثار صحابہ میں دلیل موجود ہے۔

۱۰۵۱۔ عرفہ پہنچنے کی جلدی کرنا۔

۱۰۵۲۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنا۔

۵۵۲۔ ا۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا إِلَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضَلَّتْ بَعِيرًا إِلَى قَدْ هَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ مَرْقَةَ قَوَائِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْفَايُ مَرْقَةَ قُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْخُسُوفِ فَتَأْسَاءُ هُمُنَا

۵۵۳۔ ا۔ حَدَّثَنَا قُذُوزَةُ بْنُ أَبِي الْعَزَّازِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْخُسُوفَ فَمِنْهُمْ وَمَا وَكِدْتُ أَنْ أَكُنْتُ الْخُسُوفَ يَخْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي التَّوَجُّلُ التَّوَجُّلَ النَّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا وَيُعْطِي النَّسَاءَ الْيَابَ تَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ لَمْ يُعْطِ الْخُسُوفَ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيضُ بَسَاعَةً النَّاسِ مِنْ مَوَاتٍ تَوْفِيضُ الْخُسُوفِ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَخَبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هَازِلَ الْأَيْدِ تَوَلَّى فِي الْخُسُوفِ لَمْ يَنْصُرُوا مِنْ حِينَئِذٍ أَقَامَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ قَدْ نَعُو إِلَ عُرَاةٍ

سے لوگ واپس آنے میں (یعنی عرفہ سے) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے واپس ہو جاتے تھے اس لئے انہیں عرفہ بھیجا گیا۔

۵۵۴۔ ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

سے جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نکلیں گے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آل حضور اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریشی کے اقلیہ کے بغیر عرفہ میں ہی وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو حیرت ہوئی کہ ایک قریشی اور اس دن عرفہ میں !

۵۵۲۔ ا۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ میں اپنا ایک اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ ح۔ اور ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے انہوں نے محمد بن جبیر سے سنا کہ ان کے والد جبیر بن مطعم نے بیان کیا، میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اہد میں اس کی تلاش کرنے گیا تھا، یہ دن عرفہ کا تھا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے میدان میں کھڑے ہیں میری زبان سے نکلا دیا، یہ تو قریش میں پھر یہاں کیوں کھڑے ہیں !

۵۵۳۔ ا۔ ہم سے فروہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے بیان کیا کہ جس کے سوا بقیدہ سب لوگ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تھے، جس قریش اور اس کی آل اولاد کو کہتے ہیں اقریش لوگوں کو (کپڑے) دیا کرتے تھے (قریش کے) مرد دوسرے مردوں کو کپڑا دیتے ہیں تاکہ اسے پہن کر طواف کر سکیں اور قریش کی عورتیں دوسری عورتوں کو کپڑا دیا کرتی تھیں تاکہ وہ اسے پہن کر طواف کر سکیں۔ اب جنہیں قریش کپڑا نہ دیتے تھے وہ عین اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے، دوسرے لوگ تو عرفات (میں قیام کر کے) واپس ہوتے تھے لیکن قریش مزدلفہ ہی سے (جو حرم میں تھا) واپس ہوتے۔ ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ ”پھر تم بھی (قریش) وہی سے واپس آؤ، جہاں سے لوگ واپس آنے میں (یعنی عرفہ سے) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے واپس ہو جاتے تھے اس لئے انہیں عرفہ بھیجا گیا۔

۵۵۴۔ ا۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان

۵۵۴۔ ا۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے ہشام بن عروہ کے واسطے سے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان

سے جاہلیت میں مشرکین جب اپنے طریقوں کے مطابق حج کرتے تو دوسرے تمام لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے لیکن قریش کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال ہیں اس لئے وقوف کے لئے حرم سے باہر نکلیں گے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش میں سے تھے اور اسلام نے ان غلط اور نامعقول تصورات کی بنیاد ہی اکھاڑ دی تھی اس لئے آل حضور اور تمام مسلمان قریش اور غیر قریشی کے اقلیہ کے بغیر عرفہ میں ہی وقوف پذیر ہوئے، عرفہ حرم سے باہر ہے اس لئے راوی کو حیرت ہوئی کہ ایک قریشی اور اس دن عرفہ میں !

أَنَّهُ قَالَ سُبُلُ أَسَامَةَ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ حِينَ دَخَلَ قَالَ كَانَتْ يَسِيرُ الْعُنُقُ قِيَادًا
وَجَدَ نَحْوَهُ لَفْظَ قَالَ هَسَامٌ وَاللَّحْنُ قَوَى
الْعُنُقُ قَبْلَهُ مُتَّسِمٌ وَالْجَنَمُ قَبْلَهُ وَنَجَاءُ
وَكَذَلِكَ رُكُوعُهُ وَرِكَاءُهُ مَنَاصِي لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

باب ۵۴ - الْمَرْوِلُ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۵۵۵- حَدَّثَنَا - مُسْنَدُ - حَدَّثَنَا حَتَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقَبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ
فَقَضَى حَاجَتَهُ فَمَقَامًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلَى
فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

۵۵۶- حَدَّثَنَا - مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ عَنْ ثَارِفِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ التَّغْرِبِ
وَالْإِسَاءِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا يَسِيرُ بِالشَّعْبِ الَّذِي
أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ
فَيَلْتَفِظُ وَيَتَوَمَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ يَجْمَعُ
۵۵۷- حَدَّثَنَا - ثَكْبِتَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ كُرَيْبِ
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَائِي قَتَمًا بَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي

کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں بھی وہیں موجود تھا کہ حجۃ الوداع
کے موقع پر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس ہونے کی (میدان)
مرفقہ سے کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درمیان چال ہوتی تھی
لیکن اگر راستہ صاف ہوتا تو تیز چلتے تھے۔ ہشام نے کہا کہ نفی (تیز چلنا)
عنق (درمیان چال) سے تیز چال کو کہتے ہیں۔ نوحۃ کے معنی کشادگی کے
ہیں، اس کی جمع فحرات اور فجاء ہے اسی طرح زکوٰۃ اور رکاء ہے
مناصی کہتے ہیں جب فرار کا موقع نہ رہے۔

۵۵۴- مرفہ اور مزدلفہ کے درمیان رکن ۱۔

۵۵۵- ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ کریم نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی
اللہ عنہما نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفہ سے روانہ ہوئے، تو
آپ گھاٹی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں قضاء حاجت کی، پھر آپ نے
وضو کی تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھیں گے، آپ نے
فرمایا، نماز آگے ہے۔

۵۵۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے
جویریہ نے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے
ابنہ آپ اس گھاٹی سے بھی گزرتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گئے تھے۔ وہاں آپ قضا حاجت کرنے پھر وضو کرنے لیکن نماز نہ پڑھتے
نماز آپ مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

۵۵۷- ہم سے ثکبیتہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر
نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرملہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ کے مولیٰ کریم نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھا ہوا
تھا، مزدلفہ کے قریب بائیں طرف جو گھاٹی پڑتی ہے، جب اس حضور صلی
اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب کیا اور تشریف

لے یعنی مرفہ سے مزدلفہ جاتے ہوئے قضا حاجت وغیرہ کے لئے رکن میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح کے قیام کو مناسک جیسے
بھی کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ طبعی ضروریات ہیں۔

لائے تو میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا۔ آپ نے مختصر سا وضو کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! اور نماز! آں حضور نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہوئے اور جب مزدلفہ آئے تو نماز پڑھی۔ مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے فضل سوار تھے۔ کریب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے خبر دی کہ آں حضورؐ براہیلیہ بکتے رہے تا آنکہ حجرہ عقبہ پہنچ گئے!!

۱۰۵۵۔ روانگی کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کو سکون و اطمینان کی ہدایت اور کورسے اشارہ کرنا:

۵۵۸۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ بن سہید نے حدیث بیان کی ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی انہیں والیہ کو فی کے مولیٰ سعید بن جبیر نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ عرفہ کے دن (میدان عرفہ سے) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے، آنحضرتؐ نے پیچھے سمت شور (اونٹ بانٹنے کا) اور اونٹوں کو ماننے کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کورسے سے اشارہ کیا اور فرمایا، لوگو! سکینت و دقار سے چلو، (اونٹوں کو اتیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ حدیث میں ایضاً (کا) اور متعو اتیز چلنے کے معنی میں ہے (اور قرآن مجید میں) فلا کم کی اصل التخلل بینکم ہے اور فجرنا غلہما (میں غلہما، بینہما کے معنی میں ہے۔

۱۰۵۶۔ مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے انہیں کریب نے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میدان عرفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو کر گھائی میں اترے، وہاں پیشاب کیا، پھر وضو کیا، یہ وضو پوری طرح نہیں کی تھی میں نے نماز کے متعلق عرض کی تو فرمایا کہ نماز آگے ہے اب آپ مزدلفہ تشریف لائے وہاں بھی

دُونَ الْمَزْدَلِفَةِ آتَاهُ قَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّ بِنْتٍ عَلَيْهِ التَّوَضُّؤَ - تَوَضَّأَ وَضَرَعَهُ خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةَ أَمَا مَكَتَ قَرِيبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ دَرَفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَا لَا جَنَحَ قَالَ كَرِيبُ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ :

باب ۱۰۵۵۔ اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَأَشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسُّرُوحِ :

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ مَوْلَى أَبِيهِ وَالْبَصَّاءُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ تَسِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَأَ لَا رَجْعَ أَشَدَّ يَدًا وَضَرَبَ تِلْكَ رِجْلًا فَأَشَارَ سُرُوحِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ تَلَبُّوْا بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْيَدَ لَيْسَ بِالْإِعْنَاءِ أَوْ ضَعْفًا أَسْرَعُ مِنْ خِلَلِكُمْ وَمِنْ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا خِلَلَهُمَا بَيْنَهُمَا :

باب ۱۰۵۶۔ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمَزْدَلِفَةِ :

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ عُقَيْمَةَ عَنْ كَرِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا الْيَسْعَبُ قَبَالَ لَمْ تَوَضَّأْ وَكَرَّمْ يُسَبِّحُ التَّوَضُّؤَ فَقُلْتُ كَرَّمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ

وضوء کی اور پوری طرح، پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، ہر شخص نے اپنے اونٹ اپنی قبائلوں پر بٹھا دیئے، تھے، پھر دوبارہ نماز عشاء کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھی آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی تھی۔

۱۰۵۷۔ جس نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور سنن و نوافل نہیں پڑھیں :

۱۵۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مزدلفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں تھیں ہر نماز اقامت کے ساتھ پڑھی تھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل و سنت پڑھی تھی، اور نہ ان کے بعد :

۱۵۶۱۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بول نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن یزید غطی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھیں تھیں :

۱۰۵۸۔ جس نے دونوں کے لئے اذان کہی اور اقامت

بھی ۔

۱۵۶۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا، آپ کے ساتھ تقریباً عشاء کی اذان کے وقت ہم مزدلفہ آئے آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان و اقامت کہی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر دو رکعت (سنت) اور پڑھی اور شام کا کھانا منگو کر تناول فرمایا، میرا خیال ہے درادی حدیث زہیر کا کہ پھر آپ نے حکم دیا اور اس شخص نے اذان دی اور اقامت کہی عمرو (درادی حدیث) نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ شک زہیر (عمر کے شیخ)

الصَّلَاةُ آمَامَكَ وَجَاءَ الْمُؤَدِّلَةُ فَتَوَضَّأَ
فَأَسْبَغَ ثُمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَحَضَى التَّغْرِبَ
ثُمَّ آتَا كُلَّ إِنْسَانٍ بِعِيْرِهِ فِي مَنْزِلِهِ
ثُمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

باب ۵۷۔ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ :

۱۵۶۰۔ أَحَدُ ثَنَا - أَدُمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا بِأَقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى آتَرٍ
كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا :

۱۵۶۱۔ أَحَدُ ثَنَا - خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْدَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يَزِيدَ الْغَطَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو آدَةَ الْأَنْصَارِيُّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ
الْوَدَاعِ التَّغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُؤَدِّلَةِ :

باب ۵۸۔ مَنْ آذَنَ وَأَقَامَ يَكُلَّ

وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا :

۱۵۶۲۔ أَحَدُ ثَنَا - عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَاتِنَا الْمُؤَدِّلَةَ حِينَئِذٍ الْآذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ
قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ نَامَ رَجُلَانِ فَأَذَنَ وَأَقَامَ ثُمَّ
صَلَّى التَّغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا وَكُتِبَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا
بِعِيسَى بْنِ قَتَعَشٍ ثُمَّ أَمَرَ أَدَى فَأَذَنَ وَأَقَامَ
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ أَسْأَلُكَ إِلَّا بَيْنَ زُهَيْرٍ

کو تھا، اس کے بعد عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی، جب صبح صادق طلوع ہوئی تو آپ نے فرمایا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز (فجر) کو اس مقام اور اس دن کے سوا اور کبھی اس وقت (طلوع فجر ہونے ہی) نہیں پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا۔ یہ دو نمازیں (آج کے دن) اپنے وقت سے ہٹا دی جاتی ہیں، جب لوگ مزدلفہ آتے ہیں تو مغرب کی نماز (عشاء) کے وقت پڑھی جاتی ہے، اور فجر کی نماز طلوع فجر کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۱۰۵۹۔ جو اپنی گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں بھیج

دے تاکہ وہ مزدلفہ میں قیام کریں اور دعا کریں، مراد

چاند غروب ہونے کے بعد بھیجنے سے ہے۔

۱۰۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہ ہمارے ہم سے یث نے یونس کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے کہ سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ کے مشعر حرام کے پاس آکر پھر تے تھے اور اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے، پھر امام کے وقوف اور واپسی سے پہلے ہی (منی) آجاتے تھے، بعض تو منی فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد، یہاں پہنچ کر جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تَعَمَّيْنَا الْعِشَاءَ وَكُنَّتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُقْبَلُ هُنَا فِي السَّاعَةِ إِلَّا هَذَا الصَّلَاةُ فِي هَذِهِ السَّكَاةِ مِنْ هَذَا الْبُيُوتِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُمَا صَلَوَتَانِ تَخَوَّلَانِ عَنْ دَفْعِهِمَا صَلَوةُ الْغُرُوبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَنْزِعُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ :

باب ۱۰۵۹۔ مَنْ قَدَّمَ مَضَعَةَ أَهْلِهِ

يَلْبَسُ قِيَمَتُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ

وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ :

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ مَضَعَةَ أَهْلِهِ قِيَمَتُونَ عِنْدَ الشَّعْرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَيْلِي قِيَمَتُ كُتُوبِ اللَّهِ مَا بَدَأَ اللَّهُ ثُمَّ يَزِيحُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ إِلَّا سَامِرٌ وَتَبْلُ أَنْ يَذْقَ لَيْسُهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنْهُمْ يَصَلُّو الْفَجْرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ قَدًا :

اس سے پہلے معلوم ہو گیا ہے کہ غزہ میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی جائیں گی، اب اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے کہ ان دونوں مقامات پر یہ دونوں نمازیں دو اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں گی یا نہیں۔ کیونکہ قاعدہ میں ہر فرض نماز کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت ہونی چاہیے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ عرفہ اور مزدلفہ دونوں مقامات میں دونوں نمازوں کے لئے دو اذانیں اور دو اقامت ضروری ہے اگرچہ دو نمازیں ان مقامات میں خلاف معمول ایک ساتھ پڑھی جائیں گی لیکن ان سے اذان اور اقامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بنا پر میدان عرفہ میں دو نمازوں کے لئے اس مسئلہ صرف ایک اذان دی جائے گی البتہ دو جماعتوں کے لئے اقامت دو ہوں گی، لیکن مزدلفہ میں اذان بھی ایک ہی رہے اور اقامت بھی ایک ہی، دونوں نمازوں کے لئے اس مسئلہ میں سب کی بنیادی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماع بہت بڑا تھا، پھر جماعتیں بھی متعدد ہوئی تھیں، اس لئے اس سلسلے کی روایات میں بڑا اضطراب اور اختلاف پیدا ہو گیا، روایت اور روایت کی روشنی میں جو حدیث جن کے نزدیک زیادہ قابل قبول نظر آئی اسی پر انہوں نے عمل کیا، چنانچہ بہت سے علماء احناف نے حنفیہ کے مذکورہ مسلک سے اختلاف بھی کیا ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ اختلاف صرف سنت میں ہے جو اواز اور عدم جواز میں نہیں۔

علیہ وسلم نے ان سب چیزوں کی اجازت دے دی تھی یہ

قَدْ مُؤَادَ مَوَ الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَحَمَنِي فِي أَوْلَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ يَلْبُلُ ۝

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْبَرَ عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَرْدٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مَعِيَ قَدَرٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَوْدِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَمْلِهِ ۝

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَلَّتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمَوْدِفَةِ فَمَا مَتَّ تَصَلَّى فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بَتِّي هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ثَلْتُ لَا فَصَلْتُ سَاعَةً ثُمَّ تَمَلَّتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَدَّ تَحِلُّوْا قَادَ تَعَلَّنَا وَمَصِينَا حَتَّى دَمَتِ الْجَمْرَةُ ثُمَّ دَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِنَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هُنْتُ مَا أَرَانَا إِلَّا غَسَلْنَا قَالَتْ يَا بَتِّي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ ۝

۱۵۶۴۔ ہم نے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ سے رات ہی میں بھیج دیا تھا۔

۱۵۶۵۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے خبر دی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گمرانہ کے کمزور افراد کی حیثیت سے مزدلفہ کی رات ہی کو آگے بھیج دیا تھا۔

۱۵۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ اسماؤ کے مولیٰ عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے اسماؤ رضی اللہ عنہما نے کہ وہ مزدلفہ کی رات میں مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں، کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں کچھ دیر بعد دریافت فرمایا کہ کیا اب چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اب آگے چلو (متنی میں) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے (وہ (متنی میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آگئیں اور صبح کی نماز اپنی نیا مگاہ پر پڑھی، میں نے کہا، جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز پڑھ لی، انہوں نے فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دے دی۔

سے مزدلفہ میں ٹھہرنا بھی واجب ہے لیکن اگر کوئی کسی عذر کی وجہ سے نہ ٹھہر سکے تو معاف ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے کوئی فریاضی واجب نہیں ہوتی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر ایک الگ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وقت آنے سے پہلے ہی وہاں متوقف کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مرفوع احادیث میں اس طرح کا کوئی حکم نہیں ملتا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جو عمل اس سلسلے میں اس حدیث میں ہے وہ خود ان کا اپنا اجتہاد ہے اب ایک مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ جب رات کے وقت منی چلا آئے کیا اب رات ہی میں رمی جمرہ کریں گے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں آدھی رات کے بعد رمی کی سکتی ہے لیکن احناف کے یہاں طلوع فجر سے پہلے نہیں جاسکتی کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ رات میں رمی نہ کریں، اس سلسلے میں دوسرے بہت سے آثار سے بھی احناف کے مسلک کی تائید ہوتی ہے

۱۵۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات دعاء لوگوں سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت چاہی، آپ بھاری بدن ہونے کی وجہ سے حرکت میں میں سست تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی اجازت دیدی تھی ۱۵۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افعی بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مزدلفہ میں قیام کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اذحام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی، وہ بھاری بدن کی خاتون تھیں اس لئے آپ نے اجازت دیدی تھی چنانچہ وہ اذحام سے پہلے روانہ ہو گئیں لیکن ہم لوگ وہیں ٹھہرے رہے اور صبح کو آپ کے ساتھ گئے میرے لئے ہر خوش کن چیز سے بہتر تھا، اگر میں بھی سودہ کی طرح آں حضور سے اجازت لے لیتی،

۱۰۶۰۔ جس نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی :

۱۵۶۹۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمارہ نے عبد الرحمن کے واسطے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز وقت کے خلاف نہیں پڑھتے دیکھا، آپ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی (مزدلفہ میں) ۱۵۷۰۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گئے پھر جب مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں (اس طرح ایک ساتھ) پڑھیں کہ ہر نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ تھی اور رات کا کھانا دو دنوں کے درمیان تناول فرمایا۔ پھر طلوع صبح کے ساتھ ہی آپ نے نماز فجر پڑھی۔ کیفیت یہ تھی کہ کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ صبح صادق ابھی

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَاسِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ لَيْلَةَ تَبْيِطَةٍ فَأَذِنَ لَهَا

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا اَفْعَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَرَكْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَذْنَعَ قَبْلَ خَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَذَنَعَتْ قَبْلَ خَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ ذَمَعْنَا يَدْفِعُهُمْ فَلَمَّا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْذُوحٍ بِهِ

بَابُ ۱۰۶۰ مَنْ يَقُولُ الْقَجْرَ يَجْمَعُ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَوةً بَقِيَرٍ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْقَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ تَرَكْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَوتَيْنِ كُلَّ صَلَوةٍ وَخُذَّ مَاءً بِأَذَانٍ وَاقَامَتِهِ وَالْعِشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْقَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْقَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْقَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْقَجْرُ

طلوع نہیں ہوئی اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ طلوع ہو گئی اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ دو دن نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئی یعنی مغرب اور عشاء پس لوگ مزدلفہ عشاء سے پہلے نہ آئیں اور فجر کی نماز اس وقت دکر دی گئی پھر آب اجالے تک وہیں ٹھہرے رہے اور کہا کہ اگر امیر المؤمنین اس وقت چلیں تو یہ سنت کے مطابق ہو (حدیث کے راوی عبد الرحمن بن یزید نے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ الفاظ ان کی زبان سے پہلے نکلے یا عثمان رضی اللہ عنہ کی روانگی پہلے شروع ہوئی آپ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی تک براہِ تلبیہ بکثرت رہے تھے۔

۱۰۶۱۔ مزدلفہ سے کب روانگی ہوگی ؟

۵۷۱۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے انہوں نے عمرو بن میمون کو یہ کہتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی تو میں بھی موجود تھا، نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا، مشرکین (جہالمیت میں یہاں سے) سورج نکلنے سے پہلے نہیں جاتے تھے، کہتے تھے شیر ذمی کو جاتے ہوئے بائیں طرف مکہ کا ایک بہت بڑا پہاڑ اچھک اور روشن ہو جائیگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔

۱۰۶۲۔ یوم نحر کی صبح کو رمی جمرہ کے وقت تلبیہ

اور تکبیر اور چلتے ہوئے (سواری پر کسی کو) اپنے پیچھے بٹھالینا۔

۵۷۲۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں جعتر بن جردی، انہیں عطاء بن ابی عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل (ابن عباس کے بھائی) کو اپنے پیچھے سواری کرایا تھا، فضل نے خبر دی کہ ان حضور رمی جمرہ تک براہِ تلبیہ کہتے رہے

۵۷۳۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریج نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس ایلی نے ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے

ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ كُتِبَتَا عَنْ دَوْتَيْهِمَا فِي هَذِهِ السَّكَنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَا يَقْدَرُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا وَصَلُّوا الْفَجْرَ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَكَلْنُ حَتَّى اسْفَرَ ثُمَّ قَالَ تَوَاتَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَقَاضَ الْأَتِ اصْطَابَ الشُّتَةِ قَسَا أَدْرِي أَقُولُهُ كَانَ أَمْرًا أَمْ دَفَعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ يَزُولُ يَكْبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَدَةِ يَوْمَ النَّحْرِ :

باب ۱۰۶۱۔ تَحْتِي يَذْفَعُ مِنْ جَمْعٍ :

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ فِي الْقُبُوعِ ثُمَّ دَفَعَتْ فَقَالَ إِنَّ الشُّرُوكَيْنِ كَانُوا لَا يَفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقْرُبُوا أَشْرِقَ تَسِيرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ لَكُمْ أَنَا صَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ :

باب ۱۰۶۲۔ التَّلْبِيَّةُ وَالتَّكْبِيرُ عَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَذْمِي الْجَمْرَةَ وَالْإِذْيَافَ فِي التَّسِيرِ :

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ذَا الصَّحَاحِ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَفَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يَكْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ :

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

ابن عباسؓ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
كَانَ يَذِفُ النَّبِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
عَرَقَةٍ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْاَفْضَلَ مِنْ
الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى يَمْنَى قَالَ فَكَلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَكُنْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْدِي حَتَّى رَفَى
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ :

باب ۱۰۶۳۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعَتَرَةِ اِلَى

الْحَجِّ نَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ
لَمْ يَجِدْ قَمِيصًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
وَسَبْعَةَ اِذَا رَجَعْتُمْ يَلَاكْ عَشْرَةٌ
كَامِلَةٌ ذَلِكُمْ لِيَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْلُهُ
حَاضِرِي السَّجْدِ الْعَوَامِ :

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا۔ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ
اَخْبَرَنَا النُّضَرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَبُو جَمْرَةَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ التُّنْعَةِ
فَاَمَرَنِي بِهَا وَسَلَّطْتُ عَيْنَ الْهَدْيِ فَقَالَ
يُيَاسِرُ جَدْرًا اَوْ بَقْرَةً اَوْ شَاةً اَوْ شِرْكًا فِي دِمٍ
قَالَ وَكَانَ نَاسِكًا كَرِهَ هَؤُلَاءِ فَنَسْتُ فَرَأَيْتُ فِي النَّاسِ
كَانَ رِئَاؤُنَا يُنَادِي حَجَّ مَبْرُورٌ وَمُنْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ
فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثَنِي
فَقَالَ اللهُ اكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ اَدَمُ وَذَهَبُ ابْنِ جَرِيرٍ
وَعُنْدُ عَنْ شُعْبَةَ عُمَرَةَ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجَّ
مَبْرُورٌ :

باب ۱۰۶۴۔ رُكُوبُ الْبُذُنِ يَقُولُهُ

وَالْبُذُنُ جَعَلَهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِمَا
صَرَافَتْ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ

اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اسامہ بن زید رضی
اللہ عنہما عرفہ سے مزدلفہ جانے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری
پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، مزدلفہ سے منی جاتے وقت اس حضور
نے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں
حضرت نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل
تکبیر کہتے رہے۔

۱۰۶۳۔ پس جو شخص تمتع کرے حج کے ساتھ عمرہ کا تو اس
پر ہے جو کچھ میسر ہو قربانی سے اگر اتنی استطاعت نہ ہو تو تین
دن کے روزے ایام حج میں اور سات دن کے گھر واپس ہونے
پر (رکھنا چاہیے) یہ پورے دس دن (کے روزے) ہوتے ہیں ان
لوگوں کے لئے جن کے گھر والے مسجد احرام کے حواریں نہ
رہتے ہوں (یہ قرآن مجید کی آیات ہیں)

۱۵۷۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں نے
خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ
میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے بارے میں دریافت کیا تو
آپ نے مجھے اس کے کرنے کا حکم دیا، پھر میں نے ہدی کے متعلق پوچھا تو آپ
نے فرمایا تمتع میں (اونٹ، گائے، یا بکری کی قربانی واجب ہے) یا کسی
قربانی میں (اونٹ یا گائے بھینس کی) شریک ہونا چاہیے لیکن بعض لوگ
اسے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے، پھر میں سویاقہ میں نے خواب میں دیکھا
کہ ایک شخص اعلان کر رہا ہے مبرور حج اور مقبول تمتع! اب میں ابن
عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے خواب بیان کیا تو
انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر! یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے
کہا کہ آدم، وہب بن جبربر اور عند نے شعبہ کے حوالہ سے یوں نقل کیا
ہے، عمرۃ المتقبلۃ وج مبرور۔

۱۰۶۴۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ہم نے قربانی

کے جانور کو تمہارے لئے اللہ کے نام کی نشانی بنایا ہے تمہارے
واسطے اس میں بھلائی ہے، سو پڑھو ان پر نام اللہ کا قتلہ
باندھ کر، پھر جب گھر پڑے ان کی کروٹ (یعنی ذبح ہو جائی)
تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھنے والے کو اور

سَخَّرْنَا هَآئِكَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ۚ تَن
يَنَالُ اللَّهُ لَحُومَهَا وَزَوَاجَهَا وَذَلِكَ
يَتَنَالُهُ الشَّقَآئُ مِنْكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ يُنَكِّدُ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا هَٰذَا لَكُمْ
وَبَشِّرِ الْمُخْسِرِينَ ۚ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبَّتِ
أَبْدَنَ لِبَدْنِهَا وَالْقَانِيعُ السَّائِلُ وَالْعَتَرُ
الَّذِي يَعْتَرُ بِأَبْدَنٍ مِنْ شَيْءٍ أَوْ فِقِيرٍ
وَشَقَآئُ اسْتِعْظَامُ الْأَبْدَنِ وَاسْتِعْظَامُهَا
وَالْعَتَرُ عِنْقُهُ مِنَ الْجَبَايِدَةِ وَيُقَالُ
وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ
وَجَبَتْ الشَّمْسُ ۚ

بے قرار کو، اسی طرح تمہارے میں میں کر دیا ہم نے، ان
جانوروں کو تاکہ تم احسان مانو۔ اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا
گوشت اور نہ ان کا خون، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے
دل کا ادب، اس طرح ان کو بس میں کر دیا تمہارے کہ
اللہ کی بڑائی پر حواس بات پر کہ تم کو راہ دکھائی۔ اور
بشارت سنا دے نیکی کرنے والوں کو۔ مجاہد نے کہا کہ دقرانی
کے جانور کو ابدن اس کے فربہ ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے
قانع سائل کو کہتے ہیں اور مغرور قربانی کے جانور کے
سامنے (صورت سوال بن کر) آجائے خواہ غنی ہو، یا
فقیر، شعاثر، قربانی کے جانور کی عظمت کو ملحوظ رکھنا
اور اسے فربہ بنانا ہے۔ عینق (خاتمہ کعبہ کو کہتے ہیں)

لوہر ظالموں اور جباروں سے آزاد ہونے کے۔ جب کوئی چیز زمین پر گر جائے تو کہتے ہیں وجبت، اسی سے وجبت

الشمس آگ ہے۔

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي زَيْنَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى يَسُوقَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكُهَا فَقَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ
فَقَالَ أَرَكُهَا قَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَ أَرَكُهَا وَبَلَكَ
فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ ۚ

۱۵۷۵- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے
خیر بن ابی نہیں ابو الزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور لے
جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے کہا کہ یہ تو
قربانی کا جانور ہے، آپ نے پھر فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا
کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے تو آپ نے پھر فرمایا، افسوس سوار بھی ہو جاؤ لے
(دو ایک آپ نے) دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی إِسْحَقَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قِتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَكُهَا قَالَ إِنَّمَا

۱۵۷۶- ہم سے مسلم بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ہشام اور
شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا
کہ قربانی کا جانور لے جا رہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس

لے زائد جاہلیت میں سائبہ وغیرہ ایسے جانور جو مذہبی نہ رکے طور پر چھو دیئے جاتے تھے عرب ان پر سوار ہونا بہت معیوب سمجھتے تھے، غالباً
اسی تصور کی بنیاد پر یہ صحابی بھی قربانی کے جانور پر سوار نہیں ہوتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب سوار ہونے کے لئے کہا تو
عذر بھی انہوں نے یہی کیا کہ قربانی کا جانور ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں تھی اس لئے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر انہیں
سوار ہونے کے لئے فرمایا، تاکہ جاہلیت کا ایک غلط تصور ذہن سے نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تھکے ہوئے ہوں اور ضرورت کے باوجود نہ
سوار ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے اس حضور نے اصرار فرمایا۔

نے پھر عرض کی کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے لیکن آپ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔

۱۰۶۵۔ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے :

۱۵۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے آپ ہدی ذوالحلیفہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ اُن حضور نے پہلے عمرہ کے لئے لبیک کہا، پھر حج کے لئے۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کا بھی احرام باندھا، لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ ہدی قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے پھر جب اُن حضورؐ مکہ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ جو شخص ہدی ساتھ لایا ہے اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز بلا لیں نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے، لیکن جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور سروہ کی سعی کر کے بالیٰ ترشوالیس اور حلال ہو جائیں۔ پھر حج کے لئے (از سر نو) احرام باندھیں ایسا شخص اگر ہدی نہ پائے تو تین دن کے روزے یا مہرج میں اور سات دن کے گھر واپسی پر رکھے، جب اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تو سب سے پہلے طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، تین چکروں میں اپنے رمل کیا اور باقی چار میں حسب معمول چلے، پھر بیت اللہ کا طواف پورا ہوئے پر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اسلام پھر کر آپ صفا پہاڑ کی طرف آئے اور صفا اور سروہ کی سعی بھی سات چکروں میں کی، جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر حرام کر لیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کر لیا، اور یوم نحر میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کر لیا، پھر آپ آئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا، تو وہ ہر چیز آپ کے لئے حلال ہو گئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بھی اسی طرح کیا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، عروہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ لَهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَلْبًا

بَاب ۱۰۶۵۔ مَنْ سَاقَ الْبَدَنَ مَعَهُ :

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

الْكَثَبِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ تَسَمَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى

نَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَ بِالْعُمْرَةِ

ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنْ

أَهْدَى نَسَاقِ الْهَدْيِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ قَلْبًا

قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى قِرَانُهُ لَا يُحِلُّ لِيَشِي بِهِمْ

مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى

فَلْيَبْطُلْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ

ثُمَّ يُحِلِّ بِالْحَجِّ قَسَنَ لَمْ يُحِدْ هَذَا فَلْيَصُمْ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

فَطَافَ حِينَ قَدِيمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ

شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَطْوَفَ وَمَشَى أَرْبَعًا

فَدَرَكَ حِينَ قَضَى صَلاَفَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ

رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَهْوَوَتْ قَاتِي الصَّفَا فَطَافَ

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ

وَمِنْ شَيْءٍ حُدْمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَتَحَرَّ

هَذَيْنِ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَامَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ

ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حُرْمَ مِنْهُ وَقَعَلَ مِثْلَ

مَا قَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

أَهْدَى نَسَاقِ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ

حج اور عمرہ کے ایک ساتھ کرنے کے سلسلے میں خبر دی کہ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا بالکل اسی طرح جیسے مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دی تھی۔

۱۰۶۶۔ جس نے ہدی راستے میں خریدی :

۱۵۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے والد سے کہا جب وہ حج کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ آپ نہ جائیے کیونکہ میرا خیال ہے کہ آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ بھی فرما چکے ہیں "تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہتر بنی ہوئی ہے" میں اب تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ میں نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے، چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نکلے اور جب بیدار ہوئے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیا اور فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اس کے بعد قدید پہنچ کر ہدی خریدی۔ پھر مکہ آکر دونوں کے لئے ایک طواف کیا اور درمیان میں نہیں بلکہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہوئے۔

۱۰۶۷۔ جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور فلاح پہنایا پھر احرام باندھا : نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے ہدی اپنے ساتھ لے جاتے تو ذوالحلیفہ سے اسے فلاح پہناتے اور اشعار کر دیتے، اس طرح کہ جب اونٹ اپنا منہ قبلہ کی طرف کئے بیٹھا ہوتا تو اس کے دامن کو ہان میں نیزے سے زخم لگا دیتے۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْتَعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَتَّعَ النَّاسَ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَاب ۱۰۶۶ - مَنْ اشْتَرَى الْقَدَى مِنْ

الطَّرِيقِ :

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَإِبْنِهِ أَقْبَرُ قَائِي لَا أَمْسُهَا أَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَتْ تَكْفُرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْرًا حَسَنَةً فَإِنَّا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذَجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاهْلَ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْتِ آوَاهِلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ دَقَّالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدَةٌ ثُمَّ أَشْتَرَى الْقَدَى مِنَ الْقَدَى مِنْ قَدِيدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا أَقْلَمَ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا :

بَاب ۱۰۶۷ - مَنْ أَشْعَرَ وَكَلَّدَ يَدِي

الْحَلِيفَةِ ثُمَّ أَخْرَمَ، وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلْدًا وَأَشْعَرَهُ يَدِي الْحَلِيفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَتَامِهِ الْيَمِينِ بِالسَّفَرَةِ وَوَجْهَهَا قَبْلَ الْقِبْلَةِ بِأَرَكَةٍ

لے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، قارن تھے لیکن راوی آپ کے لہیک کو دیکھ کر کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ مفرد ہیں اور کبھی یہ کہ آپ نے تمتع کیا تھا، صحیح یہ ہے کہ آپ نے قرآن کیا تھا لیکن لہیک میں آزادی ہے قارن بھی مفرد کی طرح لہیک کہہ سکتا ہے یا صرف عمرہ کہہ سکتا ہے قرآن یا تمتع وغیرہ کے لئے صرف نیت شرط ہے۔

۵۷۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے مسور بن مخرمہ اور مروان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے تقریباً اپنے ایک ہزار اصحاب کے ساتھ نکلے، جب ذی الحجۃ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو تلاوہ پہنایا اور اشعار کیا پھر عمرہ کا احرام باندھا۔

۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابلغ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے تلاوے میں نے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر آپ نے انہیں تلاوہ پہنایا، اشعار کیا اور ہدی بنایا پھر بھی آپ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں۔

۵۸۱۔ گائے وغیرہ قربانی کے جانوروں کے تلاوے بٹنا؛

۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے تا نفع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا تھا اور اپنی ہدی کو تلاوہ پہنایا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان

۵۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے تا نفع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حفصہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا وجہ ہوئی اور لوگ تو حلال ہو گئے لیکن آپ حلال نہیں ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا تھا اور اپنی ہدی کو تلاوہ پہنایا دیا تھا اس لئے جب تک حج سے بھی حلال نہ ہو جاؤں میں (درمیان

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَذَى الْحِلْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَخْرَمَ بِالْعُمْرَةِ :

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَادَةً بَذَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لُحْرًا قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَا قَامَ أَحْرَمًا عَلَيْهِ نَسِيٌّ كَأَنَّهُ أُحِلَّ لَهُ :

باب ۶۸۔ قَتْلُ الْقَلَادَةِ لِلْبُذَى وَالتَّبَعِ :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَحْرُ تَحْلِيلٍ أَنْتَ قَالَ إِنْ لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذَا فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أُحِلَّ مِنْ الْحَجِّ :

میں اعلان نہیں ہو سکتا۔
۵۸۲۔ حَدَّثَنَا اَللِّیْثُ حَدَّثَنَا اَبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
 وَعَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
 كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یُہْدِیْ مِنْ
 الْمَدِیْنَةِ فَاَنْزِلُ قَلَادِیْدَہِ ثُمَّ لَا یَخْتَنِبُ
 شَیْئًا مَّا یَخْتَنِبُ الْمُحَرَّمُ

باب ۱۰۶۹۔ اِشْعَارُ الْبُدْنِ ، وَقَالَ
 عُرْوَةُ لَمَّا سَمِعَ اَلِیْسُوْرَہُ قَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلْہَدٰی وَاَشْعَرُہُ
 وَاَخْرَجَ بِالْعُمَرَةِ

۵۸۳۔ اِحْدَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَہُ
 حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَسِیْمِ عَنْ عَائِشَہُ
 رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَادِیْدَہِ النَّبِیِّ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَدَّهَا
 اَوْ قَدَّ لَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ
 بِالْمَدِیْنَةِ کَمَا حَرَّمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ كَانَ لَہِ حِلٌّ

باب ۱۰۷۰۔ مَنْ قَدَّ الْقَلَادِیْدَ یَدِیْہِ

۵۸۴۔ اِحْدَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ
 اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ بْنِ عَمْرِو
 بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْہُ
 اَنَّ زَیَادَ بْنَ اَبِی سُفْیَانَ کَتَبَ اِلَى عَائِشَہُ رَضِیَ
 اللّٰهُ عَنْہَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا
 قَالَ اَهْدِیْ ہَذَا یَا حَرَمٌ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ
 حَتّٰی یُبْعَثَ ہَدِیُّہُ قَالَتْ عُمَرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَہُ
 رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا لَیْسَ کَمَا قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ اَنَا
 قَتَلْتُ قَلَادِیْدَہِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمْ یَدِیْ ثُمَّ قَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۵۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث
 نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے عروہ
 اور عمرہ بنت عبد الرحمن نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدیٰ ساتھ لے کر چلتے تھے اور میں نے ان کے
 قلاوے بٹا کر تی تھی۔ پھر بھی آپ (احرام باندھنے سے پہلے) ان چیزوں
 سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے۔

۱۰۶۹۔ قربانی کے جانور کا اشعار عروہ نے مسور رضی اللہ
 عنہ کے واسطے سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیٰ
 کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا۔ پھر عمرہ کے لئے احرام باندھا

۵۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے افعی بن
 حمید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے قلاوے
 بٹے تھے، پھر آپ نے انہیں اشعار کیا اور قلاوہ پہنایا، یا میں نے قلاوہ
 پہنایا پھر آپ نے بیت اللہ کے لئے انہیں بیچ دیا اور خود مدینہ میں پھر
 گئے لیکن کوئی بھی ایسی چیز آپ کے لئے حرام نہیں ہوئی تھی جو آپ
 کے لئے حلال تھی۔

۱۰۷۰۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قلاوہ پہنایا،۔

۵۸۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
 نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انہیں عمرہ بنت
 عبد الرحمن نے خبر دی کہ زید بن ابی سفیان نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا
 کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدیٰ بیچ دی
 ہے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں
 تاکہ اپنے ہدیٰ کی قربانی کر دے، عمرہ نے بیان کیا کہ اس پر عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے فرمایا، ابن عباس نے جو کچھ فرمایا بات وہ نہیں ہے، میں نے
 خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلاوے اپنے
 ہاتھ سے بٹے ہیں، پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کو قلاوہ
 پہنایا اور میرے والد کے ساتھ انہیں بیچ دیا، لیکن اس کے باوجود آپ

نے کسی بھی ایسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کیا جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی تھی۔ اور ہدیٰ کی قربانی بھی کر دی گئی ہے۔

۱۰۷۱۔ بکریوں کو قلاوہ پہنانا۔

۵۸۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لئے بیت اللہ بکریاں بھیجی تھیں۔

۵۸۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (قربانی کے جانوروں کے) قلاوے بٹا کرتی تھی۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو بھی قلاوہ پہنایا ہے اور خود حلال اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم تھے (کیونکہ آپ نے اس سال حج نہیں کیا تھا)۔

۵۸۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن معتمر نے حماد اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے انہیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکریوں (قربانی کی) کے لئے قلاوے بٹا کرتی تھی، آپ حضور انہیں (بیت اللہ کے لئے) بیچ دیتے اور خود حلال رہتے۔

۵۸۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدیٰ کے لئے (قلاوے) بٹے ہیں ان کی مرد احرام سے پہلے کے قلاووں سے تھی۔

۱۰۷۲۔ روٹی کے قلاوے۔

۵۸۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سہ ماہ کا واقعہ ہے، جس سال ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کے حیثیت سے حج کیا تھا، آپ حضور کا حج جو حجتہ الوداع کے نام سے مشہور ہے اسی کے بعد ہوا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِيهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي قَلْبَةَ يَخُومُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءَ آخَلَهُ اللَّهُ عَنِّي نَحْوَ الْهَذَى؛

بَابُ - تَقْلِيدِ الْقَتَمِ -

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْرَافَةً غَنَمَ؛

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقِيلُ الْقَلَادِثَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلِدُ الْقَتَمَ وَيُعِيْمُهُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا؛

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقِيلُ قَلَادِثَ الْقَتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَبْكُ حَلَالًا؛

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ يَهُدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَادِثَ قَبْلَ أَنْ يَخُومَ؛

بَابُ - الْقَلَادِثِ مِنَ الْغَنَمِ -

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبِّهِ عَنِّي حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيُونٍ عَنِ الْقَسِيمِ

سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں حجۃ المورورہ کے سال حج کا ارادہ کیا تو ان سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں اہم قتل و خون ہونے والا ہے اور خطرہ اس کا ہے کہ آپ کو (حرم سے) روک دیا جائے گا آپ نے جواب دیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے ہونی چاہیئے اس وقت میں بھی وہی کروں گا، جو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں نہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب آپ میداء کے بالائی حصہ تک پہنچے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی ہے اب میں نہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے، پھر آپ نے ایک بدی بھی اپنے ساتھ لی جسے تلاوہ پہنایا گیا تھا آپ نے اسے خرید لیا تھا، جب مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا کی سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) اپنے پر احرام کیا تھا ان میں سے کسی سے قربانی کے دن تک حلال نہیں ہوئے، پھر مرثد دیا اور قربانی کی، وہ سمجھتے تھے کہ اپنا پہلا طواف کر کے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۱۷۷۰۔ کسی کا اپنی بیویوں کی طرف سے، ان کی اہلات

کے بغیر، گائے ذبح کرنا۔

۱۷۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں یحییٰ نے بن سعید نے ان سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درج کے لئے نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے، ہم صرف حج کا ارادہ لے کر نکلے تھے، جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ بدی نہ ہو، وہ جب طواف کرے اور صفا مردہ کی سعی کرے تو حلال ہو جائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیسا؟ دلائے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے یحییٰ نے عرض کی کہ میں نے اس کا ذکر قاسم سے کیا تو انہوں نے

سے مردہ بخارج کو بکھڑے ہیں، یہاں حجۃ المورورہ سے یہ مراد امت کے طاعی حجاج کی ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف فوج کشی سے ہے جس میں اس نے حرم اور اسلام دونوں کی حرمت پر تاخت کی تھی، حجاج خارجی نہیں تھا لیکن خارجیوں کی طرح اس نے بھی مسلمانوں کے دلوں کے باوجود اسلام کو نقص پہنچایا اور ایمان حق کے خلاف جنگ کی، حجۃ المورورہ بکھڑے سے صرف حج اور نوافل کے سے عمل کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

کافیہ قال آذا ابن عمر رضی اللہ عنہما الحج تمام حجۃ المورورہ فی عہد ابن الزبیر رضی اللہ عنہما قیل لاریق الناس کثیرین بینہم قتال و نقات ان یصمدوا ذلک فقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اذا اضعتم کما صنعتم انکم آتی اذ جئت عمرہ حتی کان یطاہر البیضاء قال ما شان العجۃ والعمرۃ ارا واحدکم اشیءکم آتی جمعت حجة مع عمرہ و اهدای ہذین ثقلدین اشتراک حتی قدما قطاف بالینت وبالقفا وکم یزد علی ذلک وکم یحیل من فسی و حرمہ منہ حتی یوم النحر فخلق و نحر و دای ان قد قضی ثلاثہ الحج والعمرۃ یطوافہ الاول ثم قال تذلیک صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لے حج اور عمرہ دونوں کے طواف کو ادا کر دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

باب ۱۷۔ ذبح النحر البقرۃ عن

نساۃ من غیر امرہن۔

۱۷۹۴۔ احدثنا۔ عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن یحییٰ بن سعید عن عمرہ بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشہ تقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفیس بقین من ذی القعدۃ لانسری الا العجۃ قلنا ذلونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکم یکن معہ ہذی ارقا طاف وصغی بین الصفا والنمرودۃ ان یحیل قالت فدخل علینا یوم النحر یلحیم بقیر فقلک ما هذا قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن آذا واحد قال

نے فرمایا کہ حدیث تمہیں صحیح طریقے پر معلوم ہوئی ہے۔

يُخْبِي قَدْ كَرِهَتْهُ لِقَائِهِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ بِإِعْذَارٍ عَلَى وَجْهِهِ

۱۰۷۷۔ مثنیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی جگہ قربانی کرنا۔

بَاب ۱۰۷۷۔ التَّخْوِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي

۵۹۵۔ ہم سے اسحق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے خالد بن حارث سے سنا ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ قربانی کی جگہ قربانی کرتے تھے، عبید اللہ نے بتایا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی جگہ سے تھی۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنِحَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہدیٰ مزدلفہ سے آخری رات تک بیس بھیجتے تھے اور پھر حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ جاتے، حاجیوں میں غلام آزاد سب ہی ہوتے تھے۔

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَبَلِ مَدْيَنَ إِلَى الْبَيْتِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهِ مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حَاجِّاجٍ فِيهِمْ الْعُرُ وَالْمَمْلُوكُ

۱۰۷۸۔ جس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی۔

بَاب ۱۰۷۸۔ مَنِ تَخَوَّيْتَهُ

۵۹۷۔ ہم سے سہیل بن یسار نے حدیث بیان کی کہ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ، اور پھر یوری حدیث بیان کی، انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ میں دوا بقیہ بیگ والے مینڈھوں کی قربانی کی،

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ إِيُوبَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَتَخَوَّيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي سَبْعَ بُذَيْنَ قِيَامًا وَصَبَحَ بِالْمَدْيَنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْدَيْنِ مُخْتَصِرًا

۱۰۷۹۔ اونٹ باندھ کر قربانی کرنا۔

بَاب ۱۰۷۹۔ تَعْدِ الْإِبِلَ مُقَيَّدَةً

۵۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے زیاد بن جہیر نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اپنا قربانی کا جانور بٹھا کر ذبح کر رہا تھا انہوں نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر دو اور باندھ دو (پھر قربانی کرو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے شعبہ نے یونس کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے زیاد نے خبر دی۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارِثٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آتَى عَلَى رَجُلٍ تَعْدُ آتَاهُ بَدَنَتُهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْنَعُهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زَيْدًا

باب ۸۰۔ بَحْرُ الْبُذُنِ قَائِمَةٌ
وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ سَمِعْتُ مُعْتَمِدَ صَلَّيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا صَوَاتٍ قِيَامًا

۸۰۔ قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کرنا،
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صف بستہ کھڑے
ہو کر۔

۵۹۹۔ ہم سے سہل بن بکارت نے حدیث بیان کی ان سے وہیب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، مدینہ
میں چار رکعت پڑھی اور عصر (اسی دن کی) ذوالحلیفہ میں دو رکعت!
رات آپ نے وہیں گزاری، پھر صبح ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار
ہو کر تبلیل و تسبیح کرنے لگے، جب بیدار ہوئے تو دونوں (صبح اور عصر) کے
لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا، جب مکہ پہنچے (اور عصر ادا کر لیا) تو صحابہ کو حکم
دیا کہ حلال ہو جائیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے
سات قربانی کے جانور کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ دو ابلیسی سنگوں
والے مینڈھے ذبح کئے۔

۶۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مدینہ میں چار
رکعت اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی تھی۔ ایوب نے ایک شخصی
کے واسطے سے بروایت انس رضی اللہ عنہ دیہ بیان کیا کہ (پھر آپ نے وہیں
رات گزاری، صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑھی اور سواری پر سوار ہو گئے، پھر
جب بیدار ہوئے تو عصر اور صبح دونوں کے لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا۔

۸۱۔ قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کچھ نہ دیا
جائے، (بطور اجرت)

۶۰۱۔ ہم سے محمد بن اکثر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی
کہا کہ مجھے ابن نجیح نے خبر دی، انہیں مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے (قربانی کے جانوروں کی) دیکھ بھال کے لئے (بیچھا، اس لئے میں نے ان
کی دیکھ بھال کی، پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے گوشت تقسیم کئے

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكْرَةَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الظُّهْرَ بِالسَّيْدِيَّةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكُفَّتِي
قَبْلَ أَنْ يَهْتَبِهَا قَلَمًا مَبْعُورًا وَكَبَّرَ رَاحِلَتَهُ فَبَعَلَ يُهْلِلُ
وَيَسْتَبِيحُ فَلَمَّا غَدَا عَلَى الْبَيْتِ أَمَرَ لَبِيٍّ بِمِصْبَاحَيْنِ
فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا مَبْعُورًا بِذِي قِيَامًا
وَصَغَى بِالسَّيْدِيَّةِ كَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَتَيْنِ

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
بِالسَّيْدِيَّةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكُفَّتِي
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَضْبَحَ فَصَلَّى الْقُبْبَةَ ثُمَّ دَكَبَ
رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْتُ أَمَرَ أَهْلَ بَعْرَةَ
وَحَجَّةَ

باب ۸۱۔ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْ
الْقَدْيِ شَيْئًا

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عِلَاقٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَمْتُ عَلَى الْبُذُنِ فَأَمَرَ فِي فَقَسَمْتُ لِحُومَهَا

پھر آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے ان کے جھول اور چڑے تقسیم کئے، میں نے کہا اور مجھ سے عبد الکریم نے بھی حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے ان سے عبد الرحمن بن ابی یسلی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کروں اور ان کے ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

۱۰۸۲۔ ہدی کے چڑے صدقہ کر دیئے جائیں۔

۱۰۸۲۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حزم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری نے خبر دی کہ مجاہد نے ان دونوں کو خبر دی انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے خبر دی انہیں علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی نگہبانی کریں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے، اور جھول تقسیم کر دیں لیکن ذبح کرنے کی اجرت اس میں اسے قطعاً نہ دیں

۱۰۸۳۔ قربانی کے جانوروں کے جھول صدقہ کر دیئے جائیں

۱۰۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی یسلی نے حدیث بیان کی اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقع پر) سو جانور قربانی کے لئے لے گئے تھے، میں نے آپ کے حکم کے مطابق ان کے گوشت تقسیم کر دیئے پھر آپ نے ان کے جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا پھر چمڑے کے لئے حکم دیا اور میں نے انہیں بھی تقسیم کیا۔

۱۰۸۴۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اور جب ہم نے ٹیٹک

کر دیا، ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں کے واسطے اور کھڑے رہنے والوں کے اور رکوع و سجود والوں کے اور کھارے لوگوں میں حج کے واسطے کہ وہیں تیری طرف پاؤں چلتے اور سوار ہو کر، دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آتے

ثُمَّ آمَرَنِي فَنَقَسْتُ جِلَالَهَا وَجَلَوُهَا قَالَتْ سُبْحَانَكَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَسْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي يَسْلَى يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْوَمَ عَلَى الْبُذْنِ وَلَا أُعْطَى عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَائِهَا

باب ۱۰۸۲۔ يَتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْقَدَى

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْلَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْخَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي يَسْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْوَمَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَنْ يُفَسِّرَ بُذْنَهُ كُلَّمَا تَحَوَّاهَا وَجَلَوُهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطَى جَزَاءُ نِهَا شَيْئًا

باب ۱۰۸۳۔ يَتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُذْنِ

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي يَسْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَنَقَسْتُهَا ثُمَّ آمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَنَقَسْتُهَا بِجُلُودِهَا فَنَقَسْتُهَا

باب ۱۰۸۴۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ

مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْئٍ وَطَهَّرَ بَيْنِي لِلْعَالَمِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالتَّوَكُّعَ السَّجُودَ وَآزُونَ فِي النَّاسِ بِالْعَمِّ يَا تَوَكُّتْ رَجُلًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي آيَاتِهِ
مَخْلُوعَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ يَدِهِ
الْأَعْلَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ
الْفَقِيرِ ثُمَّ لِيَقْضُوا أَفْقَهُمْ وَيُكْفُوا
تَذَكُّرَهُمْ وَلِيَقْلَقُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
ذَلِكَ وَمَنْ يُعْطِمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَقَدْ
خَيَّرَ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۝

واہوں دور سے کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگہوں پر اور
پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوبلیلا
مواشی کے، جو اس نے دیئے ہیں اسوان کو کھاؤ اور
کھلاؤ برے حال فقیر کو، پھر چاہئے انیس اپنا میل
پھیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس
قدیم گھر کا، یہ سن چکے۔ اور جو کوئی بُرائی رکھے اللہ
کے ادب کی، سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے
پاس (ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحب)

۱۰۸۵۔ اس طرح کی قربانی کے جانوروں کا گوشت
خود کھا سکتا ہے اور کس طرح کا صدقہ کر دیا جائے گا،
بلید اللہ نے بیان کیا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انیس ابن
مر رضی اللہ عنہما نے شکار کی جزاؤں اور نذر دے کے طور پر
جو قربانی واجب ہوگی اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا
اس طرح کے سوا ہر طرح کی قربانی کا گوشت کھایا جائے

بَاب ۱۰۸۵۔ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُحْدَنِ وَمَا
يُتَصَدَّقُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَعْبُرُنِي تَارِعُ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ
مِنْ جَزَائِهِ الصَّيْدِ وَالْغَنَاءِ وَيُؤْكَلُ
مِمَّا سِوَاهُ ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءُ يَأْكُلُ
وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتَعَدِّ ۝

کا عطاء نے فرمایا کہ متع کی قربانی سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

۱۰۸۴۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے حدیث بیان کی انہوں نے
جاہر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی قربانی
کا گوشت منی کے بعد تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے، پھر اس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دیدی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ساتھ
بھی لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لائے، میں نے عطاء سے پوچھا
کیا جاہر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا، یہاں تک ہم مدینہ پہنچ گئے، انہوں
نے فرمایا کہ نہیں (حدیث آئندہ بھی آئے گی)

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ سَمِعَ جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِهِ
بُعْدَ نَتَأْتِي ثَلَاثَ يَمَنٍ فَتَحْصِلُ لَنَا الْبَقِيَّةُ فَكُلْنَا
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلُوا وَتَرَوْهُمَا كَانَا
وَتَرَوْهُمَا فَلَمْ يَعْطَايَا أَقَالَ عَمِّي جُنَّتَا السَّيِّئَتَيْنِ
قَالَ لَا ۝

۱۰۸۵۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے
حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے باقی
عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
مُكَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ عَمِّهِ
قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ

سہ احناف کے مسلک میں بھی نفلی قربانی اور قربان کی قربانی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ قربانی ادائیگی شکر کے طور پر ہے لیکن
جو قربانی جبراً جزا کے طور پر ہو اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، شکار کی جزاؤں میں جو قربانی واجب ہوگی وہ دم شکر نہیں بلکہ دم جزا
وجہ ہے اس لئے اس کا گوشت نہ کھانا چاہئے ابن عمر کے فرمودات اس سلسلے میں احناف کے خلاف نہیں۔

نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ ہمیں صرف حج کی لگن تھی، پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے حلال ہو جائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس وقت معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ذبح کیا ہے یعنی نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا قیام سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث صحیح طرح نہیں معلوم ہوئی ہے

۱۰۸۶۔ مرندانی سے پہلے ذبح۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن خوشب نے حدیث بیان کی ان سے، مشیم نے حدیث بیان کی انہیں منصور نے خبر دی انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ذبح سے پہلے مرندانی تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی انہیں عبد العزیز بن رفیع نے انہیں عطاء نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ رمی سے پہلے میں نے طواف کر لیا، اس حضور نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں پھر اس نے کہا، اور ذبح کرنے سے پہلے میں مرندانی والا، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس نے کہا، اور اس نے ذبح رمی سے بھی پہلے کر لیا، اس حضور نے پھر اس سے کہا کوئی حرج نہیں، عبد الوہب رمی نے ابن خثیم کے واسطے سے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا کہ مجھ سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، عفان نے، میر خیاں ہے وہیب کے واسطے سے بیان کیا ان سے ابن خثیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور حماد بن قیس بن سعد اور عباد بن منصور کے واسطے

تَخْرُجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِسَ بَقِيَّتَ مَنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تَسْأَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنُوتَا مِنْ مَسْجِدِ آسَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ يَلْحِمُ بَقَرٍ لَقَلْتُ مَا هَذَا أَقِيلُ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آذَانِهِ قَالَ يَحْيَى قَدْ كَوْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَلْفِظُهُ فَقَالَ أَتَمَثَلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

باب ۸۶۔ الذَّبْحُ قَبْلَ الْحَلْقِ :

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَتَعْبُوه فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ :

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ وَفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ يَلْبَسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْحِي فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَّقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ وَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْحِي قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ التَّوَّاسِيُّ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَقَّانُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ هَبْتُ حَدَّثْتُ ابْنَ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَدَّثْتُ عَنْ قَبْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَبَّادٍ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَكُومَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَمِيتُ بَعْدَ مَا آمَسْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْعَرَ قَالَ لَا حَرَجَ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَهْبَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَا مَعْزِلُ كَاهِلُ الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَسَّنْتَ انْطَلِقْ تَطْفُتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْبَقْعَةِ وَالْمَوْءُودَةِ ثُمَّ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنَ النِّسَاءِ بَنِي تَيْمٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ لَكُمْ أَهْلًا قُلْتُ بِلَحْجٍ مَكْنُتُ امْرَأَتِي بِهِ النَّاسُ حَتَّى خَلَا قَتْلَهُ

۶۰۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کیا گیا، سائل نے پوچھا کہ شام ہونے کے بعد میں نے رمی کی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں سائل نے کہا کہ ذبح کرنے سے پہلے میں نے مرثدا لیا، اُن حضو نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، لے

۶۰۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں قیس بن مسلم نے انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ بطحا میں تھے (ذبح کے لئے مکہ جاتے ہوئے) آپ نے دریافت فرمایا کہ حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! آپ نے دریافت فرمایا کہ احرام کس چیز کا باندھنا ہے میں نے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھنا ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا، اب چلو، چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفامروہ کی سعی کی، پھر میں بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہمد

لے قربانی کے دن حاجی کو چار کام کرنے پڑتے ہیں، رمی، قربانی، مرثدا دانا، اور طواف کرنا، تارن کے لئے ان افعال بھی ترتیب ضروری ہے لیکن مفرد کے لئے نہیں کیونکہ مفرد پر مرے سے قربانی ہی ضروری نہیں ان چار افعال میں طواف کی حیثیت صرف ایک عبادت کی ہے اس لئے اگر اس سے پہلے کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مفرد کے لئے رمی اور بال ترشوائے میں ترتیب ضروری ہے اور تارن کے لئے رمی، قربانی اور بال ترشوائے میں ترتیب ضروری ہے یہ اس لئے کہ مفرد کے لئے قربانی ضروری نہیں اور تارن کے لئے ضروری ہے، سائل نے ترتیب غلط ہو جانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کئے تھے، تفصیلی احادیث میں ان کی تعداد چھ تک ہے اُن حضو صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا جواب یہی دیا کہ کوئی حرج نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی، ایک صورت کو چھوڑ کر، ترتیب غلط ہو جانے کی صورت میں یہی مسئلہ ہے احناف اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں حج و دوسری عبادات سے اپنی خصوصیات میں کچھ مختلف ہے بعض اوقات شریعت حاجی کو ممنوع کے ارتکاب کی اجازت دے دیتی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر تاوان لگا کر کفارہ کی ایک صورت پیدا کر دیتی ہے اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ لا حرج سے صرف گناہ کی نفی کی گئی ہے۔ جزاء اور تاوان کی نفی مقصود نہیں ہے لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی، سیاق یہی بتاتا ہے کہ جزاء اور تاوان ہی کی نفی مقصود تھی، گویا یہ واقعہ آپ کی آخری عمر کا ہے لیکن حج پہلا تھا، اس لئے اس میں شریعت نے ناواقفیت کا اعتبار کر کے تاوان کو ساقط کر دیا، بعض حالات میں ناواقفیت عذر بن جاتی ہے۔

نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قحطاف نے حدیث بیان کی ان سے ابو زریعہ نے اور ان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کے لئے (بھی دعا فرمائیے) لیکن آں حضورؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا، اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرمائیے، صحابہؓ نے عرض کی اور ترشوانے والوں کی بھی اِیسری مرتبہ آں حضورؐ نے فرمایا، اور ترشوانے والوں کی بھی (مغفرت فرمائیے)

۱۶۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہن سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض حضرات نے ترشویا بھی تھا۔ (حلال ہونے وقت) ۱۶۱۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہم نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قیمی سے تراشے تھے۔

۱۰۸۹۔ تنع کرنے والا عمرہ کے بعد بال ترشوتا ہے

۱۶۱۶۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے فیصل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی انہیں کریب نے خبر دی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مردہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو جائیں پھر سر منڈوالیں یا ترشوالیں۔

۱۔ اہمال حج سے فارغ ہونے کے بعد حاجی کو مہر کے بال منڈوانے یا ترشوانے چاہیئیں۔ دونوں صورتوں جائز ہیں اور کسی ایک کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈوانے والوں کو زیادہ دعا اس لئے دی کہ انہوں نے شریعت کے حکم کی بجا آوری بڑھ چڑھ کر کی ایک حدیث میں بھی آپ نے اپنی دعا کی وجہ یہی بیان فرمائی ہے۔

۲۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پھر کب کا واقعہ ہے؟ کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے بال تراشنے کی روایت کر رہے ہیں، شاذین حدیث کو وقت کی تعیین میں بڑے اشکال پیش آئے ہیں یہ بھی ممکن ہے ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو، کیونکہ سیر کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے بھی حج کرتے تھے۔

مُحَمَّدُ بْنُ مُقْبِلٍ حَدَّثَنَا عُسَاةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرَّعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ :

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَسَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ :

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَقِصٍ :

بَابُ ۸۹۔ تَفْصِيرُ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ ۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُقْبِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَيَنْصُفُوا كَالْمَرْدَةِ ثُمَّ يَحْلِقُوا وَيَقْصُرُوا :

باب ۱۰۹۔ الی یارۃ یومۃ النحر وقَالَ

أَبُو الرُّبَيْدِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي حَسَنَاتٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ إِلَى الْبَيْتِ آتِيًا مِنْهُ قَدْ قَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْلَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِيعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنََّّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا اشْتَرَى بِقِيلٍ ثُمَّ يَأْتِي مِنْهُ يَعْصِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۰۹۰۔ قربانی کے طواف افاضہ ابو الزبیر نے عائشہ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ (یوم نحر) رات کو کیا تھا، ابو حسان سے بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بین اللہ کا طواف ایام منی میں کیا کرتے تھے ہم سے ابو نعیم سے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صرف ایک طواف کیا، پھر قیلو کہ کیا اور منی آئے ان کی سراد یوم نحر سے تھی، عبد الرزاق نے اس حدیث کا رفع (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک) بھی کیا ہے، انہیں عبید اللہ نے خبر دی تھی۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا بَيْهَقِيُّ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الرَّغَرِجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْضَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَاضَتْ تَخِي قَالَوَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَخْرَجُوا وَيَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَحُرَّةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

۱۶۱۷۔ ہم سے بیہقی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے الرغرج نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو قربانی کے دن طواف افاضہ کیا لیکن صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں پھر آں حضور نے ان سے وہی چاہا جو شوہر اپنی بیوی سے چاہتا ہے تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ حائضہ ہو گئی ہیں، آں حضور نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے تو ہمیں روک لیا پھر جب لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ پھر چلے چلو قاسم، حردہ اور اسود سے بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا۔

۱۔ قربانی کے دن (یوم نحر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف ہے، بعض راویوں میں ہے کہ دن ہی میں آپ نے طواف کر لیا تھا اور بعض میں رات میں طواف کرنے کا ذکر ہے علامہ اور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زیادہ واضح یہ بات ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد طواف کیا تھا۔ جسے بعض راویوں کے تصرف نے رات کو دیا، عربی کے بعض الفاظ ظہر کے بعد رات تک کے لئے بولے جاتے ہیں، غالباً راویوں کے اشتباہ کی یہی وجہ ہوئی،

۲۔ یہ طواف یوم نحر کے بعد، نفلی تھا، طواف قدوم اور طواف افاضہ کے درمیان طواف کے ثبوت کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ انکار کرتے ہیں لیکن یہ بھی نے اس کا اثبات کیا ہے۔

۱۰۹۱۔ شام ہونے کے بعد جس نے رمی کیا ذبح کرنے

سے پہلے سرمہ ڈیا بھول کر یا نادقیقت کی وجہ سے۔

۴۱۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیبت حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، سرمہ ڈانے، رمی کرنے اور ان میں بعض کو بعض پر شرعی ترتیب کے خلاف، مقدم اور مؤخر کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۴۱۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ میں پوچھا جاتا تھا اور آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ایک شخص نے پوچھا تھا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمہ لیا ہے تو آپؐ نے (اس کے جواب میں یہی) فرمایا تھا کہ ذبح کر لو، کوئی حرج نہیں اور اس نے یہ بھی پوچھا تھا کہ میں نے رمی شام ہونے سے پہلے ہی کر لی، تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، ۱۰۹۲۔ جمرہ کے پاس سواری پر بیٹھ کر مسند بتانا؛

باب ۱۰۹۱۔ اِذَا رَمَى بَعْدَهَا امْسَى اَوْ

حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْعَاقِقِ وَالرَّمِيِّ وَالْقُدُومِ وَالْمُؤَخَّرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّئُ يَوْمَ التَّحْرِيمِ يَقُولُ لَا حَرَجَ فَمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَهَا امْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ

باب ۱۰۹۲۔ اَلْفَتْيَا عَلَى الدَّائِمَةِ

عِنْدَ الْجُمُوعَةِ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حُجَّةِ الْوَدَّاعِ فَيَقُولُ يَسْأَلُونَكَ فَقَالَ رَجُلٌ أَمْ أَشْعُرُ فَعَلَفْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اَذْبَحْ حَرَجَ فَبَاءَ اُخْرَ فَقَالَ تَمَّ اشْعُرُ فَتَحَرَّكَ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اَرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سَأَلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أُخَّرَ اِلَّا قَالَ اَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۴۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک کے خردی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عیسیٰ بن طلحہ نے انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر (اپنی سواری) پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپؐ سے سوال کئے جا رہے تھے ایک شخص نے کہا، میری سمجھ میں نہ آیا اور میں نے ذبح کرنے سے پہلے ہی سرمہ ڈیا، آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ذبح کر لو، دوسرا شخص آیا اور پوچھا، مجھے خیال نہ رہا اور رمی سے پہلے ہی میں نے قربانی کر دی، آپؐ نے فرمایا، اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں، اس دن آپؐ سے جس چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق بھی سوال ہوا تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں

سے اس عبارت سے صاف اور واضح طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسائل سے ناواقفیت اور عموماً بلوی کی وجہ سے ان کی بعض جنایات معاف ہو گئی تھیں۔ اگرچہ عام حالات میں شریعت نے مسائل سے جہل اور ناواقفیت کا اعتبار نہیں کیا ہے، لیکن بعض حالات ایسے بھی ہیں جن میں ان کا اعتبار کیا گیا ہے۔

ذیبرا پیغام) پہنچا دیا، اسے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت اپنی تمام امت کے خطبے کے موجود (اور جاننے والے) غیر موجود (اور ناواقف و گوی کو خدا کا پیغام، پہنچا دیں میرے بعد تم پھر منکر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۶۲۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اپنا خطبہ دے رہے تھے تو میں نے سنا تھا، اس کی متابعت ابن عیینہ نے عمرو کے واسطے کی ہے

۶۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے کہا کہ مجھے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ایک اور شخص نے جو میرے نزدیک عبد الرحمن سے بھی افضل ہے یعنی حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (حجۃ الوداع) میں خطبہ دیا۔ آپ نے پوچھا، معلوم ہے آج کو سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، اس پر آپ خاموش ہو گئے، اور ہم نے اس سے یہ تیج نکالا کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا کہ کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) انہیں ہے؟ ہم بولے ضرور ہے پھر آپ نے پوچھا اور ہیبت کو سنا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ اس مرتبہ بھی خاموش ہو گئے اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ ہیبت کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے کہا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں، پھر آپ نے پوچھا، اور یہ شہر کو سنا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں اس مرتبہ بھی آپ اس طرح خاموش ہو گئے کہ ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ شہر حرام (البلدۃ الحرام) انہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں؟ ضرور ہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، بس تمہارا خون اور تمہارے مالی تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس ہیبت اور اس شہر میں ہے، تا آنکہ تم اپنے رب سے جا ملو، کیا میں نے پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں آپ!

رَأْسُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهَ هَلْ بَلَغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَوْلًا ذِي تَفْهِيمٍ بَيِّنَةٍ لَهَا تَوْصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيَبْلِغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَادًا يَضْرِبُ بِفَعْلِكُمْ رِقَابَ بَعْضِي

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعُرْفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُزَّةٌ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْصَلُ فِي تَفْهِيمٍ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اتَذَرُونَنِّي أَتَى يَوْمِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَتَى شَهْرِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَتَى بَنَدِي هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيرُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْيَمَدَةِ الْعَرَامِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ وَمَا ذَكُّكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنْ شَهَرِكُمْ هَذَا إِنْ بَدَدِكُمْ هَذَا فِي يَوْمٍ تَنْفُونَ ذَبَكُمْ إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا لَعَنَ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيَبْلِغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ قُوبَ مُبْلِغِ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَارًا

يَفُوتُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ،
 میں کیونکہ بہت سے لوگ جن تک یہ پیغام پہنچے گا، سننے والوں سے زیادہ (پیغام کو) محفوظ رکھنے والے ثابت ہوں گے، اور میرے بعد مگر
 نہ بن جائے کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۶۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
 زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرِي
 أَتَذَرُونَ آتِيْ يَوْمَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 أَعْلَمُ فَقَالَ قَاتِ هَذَا يَوْمَ حَرَامٍ فَتَذَرُونَ
 آتِيْ يَوْمَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
 يَوْمَ حَرَامٍ أَتَذَرُونَ آتِيْ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٍ حَرَامٍ قَالَ قَاتِ
 اللَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَنْفُسُكُمْ
 كَعَدَمَةٍ يَوْمَ يَكُونُ هَذَا فِي شَهْرِ هَذَا فِي بَدَايَةِ
 هَذَا وَقَالَ هَذَا ابْنُ الْغَزَّيْنِ أَخْبَرَنِي تَارِفُ بْنُ
 ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ
 بِهَا وَقَالَ هَذَا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ
 أَشْهَدُ وَدَعَمَ النَّاسُ فَقَالُوا هَذَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ

باب ۱۰۹۴۔ هَلْ يَبِيْنُ أَصْحَابُ

الِاسْتِغَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِائِي

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 عَنْ تَارِفِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ وَحَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِفِ بْنِ

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ہارون
 نے حدیث بیان کی، انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہیں ان کے
 والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا، معلوم ہے، آج کو نسا و دن ہے؟ لوگوں نے
 کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آں حضورؐ نے فرمایا، یہ
 حرمت کا دن ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے
 کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ حرمت کا شہر
 ہے اور معلوم ہے، یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول
 زیادہ جانتے ہیں، آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ حرمت کا مہینہ ہے، پھر فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے تمہارا خون، تمہارا مال اور عزت ایک دوسرے پر ناجائز
 اس طرح حرام کر دی ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینہ اور شہر میں ہے
 ہشام بن غازی نے کہا کہ مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر
 دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قربانی کے (دنِ یومِ نحر)
 جمرات کے درمیان کھڑے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ (قربانی کا دن) حج اکبر
 کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے کہ اے اللہ گواہ
 رہنا، آں حضورؐ نے لوگوں کو اس موقع پر چونکہ وداع کیا تھا اس لئے لوگوں
 نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

۱۰۹۴۔ کیا پانی پلانے والے یا ان کے علاوہ کوئی منیٰ

کی راتوں میں مکہ میں رہ سکتا ہے؟

۶۶۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ
 بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور
 ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 رخصت کیا۔ ح اور ہم سے یحییٰ بن موصیٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد
 بن بکر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں ابن
 جریج نے خبر دی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن
 سلمہ ابن جرحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو علماء یہ کہتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے، ان کی دلیل حدیث کا یہ ٹکڑا ہی ہے۔

عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ ح
اور ہم سے محمد بن عبد اللہ بن فیر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد
نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عباس رضی اللہ
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں دعا جیوں کو پانی
پلانے کے لئے مکہ میں پیام کی اجازت چاہی تو اس حضور نے اس کی اجازت
دے دی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ، عقیقہ بن خالد اور
ابوضر نے کی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما آتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ اذْوَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَيَّنَ بِسَكَّةَ لَيْلِي
وَمِنْ أَجْلِ يَسْتَأْذِنَ لَهُ تَابِعًا بَوَّاسًا
وَعُقَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ صُرَّةَ

باب ۹۵۔ رمی الجمار وقال جابر

رَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
التَّحْرِيمِ وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الذَّوْلِ

۱۶۲۸۔ ابونعیم نے حدیثنا مسعر عن قسرة
قال سألت ابن عمر رضي الله عنهما متى أرمي
الجمار وقال إذا أرمي إمامك فأرمه فأعدت
عليه المسألة قال كنا نحدث أن أزلت الشمس
رميناه

۱۰۹۵۔ رمی جمار، جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت

رمی کی تھی اور پھر زوال کے بعد بقیہ رمی کی :

۱۶۲۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث
بیان کی ان سے دبرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا امام
کو رسہ تو تم بھی کرو، لیکن میں نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو
آپ نے فرمایا کہ ہم انتظار کرتے رہتے اور جب زوال شمس ہو جاتا
تو رمی کرتے۔

باب ۹۶۔ رمی الجمار من بطن الوادي

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ
يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَلْ لَكَ تَأْسَا تَوْ مُؤْتَمًا وَنِ قَوْفًا
فَقَالَ وَالَّذِي ذُرِّيَّتُهُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي
أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ بِهَذَا

۱۰۹۶۔ رمی جمار، وادی کے نشیب سے :

۱۶۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر
دی انہیں العشی نے خبر دی انہیں ابراہیم نے اور ان سے عبد الرحمن
بن یزید نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب (بطن وادی)
میں کھڑے ہو کر رمی کی تو میں نے کہا، یا ابا عبد الرحمن! کچھ لوگ تو وادی
کے بالائی علاقہ سے رمی کرتے ہیں اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اس
ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی (بطن وادی) ان کے کھڑے
ہونے کی جگہ ہے (رمی کرتے وقت) جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی صلی
اللہ علیہ وسلم۔ عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ان سے سفیان نے اور ان
سے العشی نے یہی حدیث بیان کی۔

لے منیٰ میں رات گزارنا صرف سنت ہے البتہ رمی جمار واجب ہے، یہ خفیہ کا مسلک ہے لے سورہ بقرہ کا خاص اس لئے ذکر کیا کہ اس
کو اس میں بہت سے افعال حج کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں لگو یا مقصد یہ کہ ان کا مقام ہے کہ جن پر حج کے احکام نازل ہوئے تھے۔

باب ۱۰۹۷۔ رَفَعِيَ الْخَيْمَارُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ،
كَذَلِكَ ابْنُ عُسْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۶۳۰۔ **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُسْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَانِي
إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَوَضَعِي
عَنْ يَمِينِهِ وَرَفَعِي بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَفَعِيَ الَّذِي
أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

باب ۱۰۹۸۔ مَن رَفَعِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ:

۱۶۳۱۔ **حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْعَلَاءُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَرَأْفَةِ بَنِي
الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ
عَنْ يَسَارِهِ وَوَضَعِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا
مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ:

باب ۱۰۹۹۔ يَكْتَبُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَأْلَهُ
ابْنُ عُسْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۶۳۲۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ
عَلَى الْيَسْبَرِ السُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ
وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ
الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْيَسَاءُ قَالَ قَدْ كَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ
كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَفَعِي
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَّ حَتَّى إِذَا حَاضَى
بِالشَّجَرَةِ اعْتَوَصَهَا فَرَفَعِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكْتَبُ

۱۰۹۷۔ رمی چهار سات کنکریوں سے اسی کی روایت ابن
عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے
کی ہے:

۱۶۳۰۔ ہم سے حفص بن عسفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن بن یزید
نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کے پاس عقبہ پہنچے تو بیت اللہ
آپ کے بائیں طرف تھا اور منی دائیں طرف، پھر سات کنکریوں سے
رمی کی اور فرمایا کہ ذات پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی اس نے بھی اسی
طرح رمی کی تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۹۸۔ جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو بیت اللہ اس
کی دائیں طرف تھا:

۱۶۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، ان سے حکم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ان سے عبد الرحمن
بن یزید نے کہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کی انہوں
نے دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی سات کنکریوں کے ساتھ رمی کے وقت آپ نے
بیت اللہ کو تو اپنی بائیں طرف کر لیا اور منی کو دائیں طرف، پھر فرمایا کہ یہی
ان کا بھی مقام تھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

۱۰۹۹۔ ہر کنکری مارتے وقت تیکر کہنی چاہیئے، اس
کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کی ہے۔

۱۶۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث
بیان کی ان سے الأعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حجج سے سنا
وہ منبر پر کہہ رہا تھا وہ سورہ جس میں بقرہ (گلے کا ذکر آیا ہے، وہ
سورہ جس میں آل عمران کا ذکر آیا ہے وہ سورہ جس میں نساء (عورتوں کا
ذکر آیا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ
علیہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث
بیان کی کہ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو وہ ان
کے ساتھ تھے اس وقت وہ وادی کے نشیب میں اتر گئے اور جب درخت
کے (جو اس زمانہ میں وہاں پر تھا) مقابل ہو گئے تو اس کے سامنے ہو کر سات

مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ لَهَا قَالِ مِنْ هُمْمَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَامَ الَّذِي أُتْرِكَ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ مَنْ دَخَلَ جُمُعَةَ الْعُقَبَةِ

وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ ابْنُ عَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

٤٣٣٣. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّفْعِيِّ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
كَانَ يَذِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا سَبْعَ حَصَبَاتٍ يَكْبُرُ
عَلَى أَوَّلِكِ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهَلُ
فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقْرَأُ طَوِيلًا وَيَدْعُوا
وَيَزْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَذِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ
ذَاتَ الْإِشْطَالِ فَيُسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
فَيَقْرَأُ طَوِيلًا وَيَدْعُوا وَيَزْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ
يَذِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعُقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي
وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ :

باب ۱۰۲۔ دفع ایتدین عند جملة

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

١٤٣٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُكَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَسْرَةَ عَنِ اللَّهِ عَنْهُمَا كَانَ يَوْمِي الْجَنَّةِ

گنڈیوں سے رمی کی، ہر گنڈی کے ساتھ پیچھے بکتے جاتے تھے، پھر فرمایا جس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں، یہیں وہ ذات بھی کھڑی ہوئی تھی (رمی عقبہ کے لئے) جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۰۔ (جس نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور وہاں ٹھہرا نہیں اس کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۶۳۴- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے طلحہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے زہری کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سالم نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے جہرہ کی رمی سات سنگروں کے ساتھ کرتے اور ہر سنگری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اسی طرح دہر تک کھڑے، ہا خدا کا دعا کرتے رہتے پھر جہرہ وسطیٰ (دو میان یا دوسرے نمبر پر) کی رمی کرتے، پھر بائیں طرف بڑھتے اور ایک ہموار زمین پر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے، یہاں بھی دہر تک ہا خدا کا دعائیں کرتے رہتے اس کے بعد بطن وادی سے جہرہ عقبہ کی رمی کرتے۔ اس کے بعد آپ کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس چلے آتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

۱۱۰۲۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ہاتھ اٹھانا؛

۱۶۳۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے ان سے یونس بن یزید نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے ہجرہ کی رمی سات سنگریوں کے ساتھ کرتے تھے

سے یہ ظالم حجاج بن یوسف کا واقعہ ہے۔ اس کے خیال میں سورتوں کی نسبت کسی نام و بیترہ کی طرف، جیسے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران و بیترہ صحیح نہیں تھی۔ ائمہ نے اس سے حدیث کی روایت نہیں کی بلکہ اس کے ایک غلط خیال کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں، جب انہوں نے اس کا ذکر ابراہیم غفری سے کیا تو آپ نے اس کی تردید کی کہ خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کے نام کے ساتھ روایت کی اور اس کی مثالیں تو بہت ہیں۔

۱۷۔ یعنی جو سجدہ خفیف کی طرف سے قریب ہے۔ یوم نحر کے دوسرے دن یہ سب سے پہلے رمی جمرہ ہے۔

بَابُ ١٠٢ - الطَّيِّبُ بَعْدَ رَمَى الْيَمَارِ
وَالْعَلَقِ قَبْلَ الْإِقَاسَةِ :

١٣٥٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَدَنِيًّا
سُفِينُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيِّبَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَايَ هَاتَيْنِ
حِينَ أَخَذَهُ وَلِجِلْبِهِ حِينَ أَهَلَ بَيْتَهُ أَنْ يَطُوفَ
وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا ٤

بَابُ الْخَطِّ وَالْطَوَائِفِ الْوَرَائِقِ:

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ ابْنِ طَارِيسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا
أَخْبَرُ عَمَلِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِيفٌ عَنِ الْغَايَةِ

١٤٣٤ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْقَرْمِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُرُورِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدًا بِالْمَحْبَبِ
ثُمَّ رَأَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ تَابِعَهُ النَّبِيُّ
حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۰۴ - إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا فَاَمَنَتْ؛

۱۱۰۴۔ رمی جماد کے بعد خوشبو، اور طوافِ افاضہ سے پہلے سر منڈانا:

۱۶۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ صاحب فضیلت تھے، ان کا بیان تھا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، جب آپ نے احرام باندھنا چاہا، خوشبو لگائی تھی اسی طرح حلال ہونے کے لئے بھی جب آپ نے طواف سے پہلے حلال ہونا چاہا تھا، آپ نے ہاتھ پھیل کر (خوشبو لگانے کی کیفیت بتائی)

۱۰۵۔ طواف وداع :

۴۳۶۔ ہم سے مسند دینے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آفری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو (یعنی طواف کریں) البتہ حالۃً سے یہ معاف ہو گیا تھا۔

۱۶۳۔ ہم سے ابوسعہ بن فرج نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں عمرو بن عمار نے انہیں قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر العصر، غروب اور عشاء پڑھی پھر عقوڑی دیر کے لئے محض بی سو رہے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے، اور طواف کیا اس روایت کی متابعت لیث نے کی ہے ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۱۰۶۔ طوافِ افاضہ کے بعد اگر عورت حائضہ ہو گئی ؟

سُلع طواف و راع احناف کے یہاں واجب ہے لیکن حائضہ اور نفاس پر واجب نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ فتویٰ تھا کہ حائضہ اور نفاس کو انتظار کرنا چاہیئے، پھر جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو طواف کرنے کے بعد واپس ہونا چاہیئے لیکن جب ابنیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث معلوم ہوئی تو اپنے مسلک سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسُفٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ الْكِنَانِيَّةَ صَفِيَّةَ وَاسَلَّمَ حَامِصٌ قَدْ تَوَضَّعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آتَايَسْتُنَا هِيَ قَالُوا إِيَّاهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَتْ فَلَا إِذَا

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْمَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَكْرِيمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَأَتْ ثُمَّ حَامِصَتْ قَالَتْ لَهُمْ تُنْفِرُونَ قَالُوا لَا تَأْخُذْ بِقَوْلِكَ وَتَدْعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَتْ إِذَا قَدْ مَنَعَهُ السَّيْفُ فَسَلُّوا فَقَدْ مَوَّ السَّيْفُ فَسَلُّوا كَمَا كَانَ فَيَسْتَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ كَثُرَتْ حَدِيثُ صَفِيَّةَ رَوَاهُ حَالِدٌ وَفَسَادُ عَنْ يَكْرِيمَةَ

نو پڑھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُحِمْتُ لِلْعَاقِصِ أَنْ تُنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَتْ وَسَيَفَعُ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِيَّاهَا لَا تُنْفِرُ ثُمَّ سَيَفَعُهُ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ تَعْنَقَ

سے چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے کا کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں

۱۴۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے انہیں ان کے والد نے، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنت حنی رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقع پر) حائضہ ہو گئیں تو میں نے اس کا ذکر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا کہ پھر تو یہ ہمیں روکیں گی لیکن لوگوں نے کہا انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر نہیں۔

۱۴۳۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوبانے، ان سے عکرمہ نے کہ مدینہ کے لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو طواف کرنے کے بعد حائضہ ہو گئی تھیں، آپ نے انہیں بتایا کہ (انہیں طہرنے کی ضرورت نہیں بلکہ) چلی جائیں لیکن پوچھنے والوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات پر عمل تو کریں اور زید رضی اللہ عنہ کی بات چھوڑ دیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مدینہ واپس جاؤ تو اس کے متعلق (اکابر صحابہ سے) پوچھا، چنانچہ جب یہ لوگ آئے تو پوچھا، جن اکابر سے پوچھا گیا تھا ان میں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور انہوں نے (ان کے جواب میں وہی) ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی اس حدیث کی روایت خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۴۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابی طاووس نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ اگر وہ طواف افاضہ (طواف زہارت) کر چکی ہو اور پھر طواف وداع سے پہلے حیض آجائے تو (اپنے گھر) واپس چلی جائے اس کے بعد میں نے ان سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی تھی۔

۱۴۴۱۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

سے چونکہ آپ طواف افاضہ کر چکی تھیں اور صرف طواف وداع باقی تھا، اس لئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر رکنے

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى إِلَّا
الْعَجَّ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَمْ يَحِلُّ وَكَانَ
مَعَهُ الْهَذَا فِى طَافَ مِنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَاءٍ
وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ كَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ
فَعَاظَتْ هِيَ فَتَسَكَّنَا وَمَا سَكَّنَا مِنْ حِجَّتِنَا فَلَمَّا
كَانَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ لَيْلَةُ الْفَرِّ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَزُجُّ بِعَجٍّ وَعُسْرٍ غَيْرُهُ قَالَ
مَا كُنْتُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ لَيْلَى قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ
فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيَّ إِلَى الشَّعْبِ قَاهِلِي بِعُسْرٍ
وَمَوْعِدِكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَتْ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ
إِلَى الشَّعْبِ قَاهِلَتْ بِعُسْرٍ وَخَاصَتْ صَفِيَّةُ
بُنْتُ حُثَيْ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَقَرَى حَافِي إِيَّاكَ لَحَابِسْتُنَا أَمَا كُنْتَ طُفْتُ
يَوْمَ الْفَجْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ إِنْفِرِي فَلَقِيَنَّهُ
مُصْحِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ وَأَنَا
مُصْحِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدِّدٌ قُلْتُ لَا
تَابَعَهُ بِحَدِيثٍ عَنْ مُنْصَوِّرٍ فِي قَوْلِهِ لَا

ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ نہ تھا، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
راکھ اپنے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی لیکن
ان افعال کے بعد آپ حلال نہیں ہوئے کیونکہ آپ کے ساتھ بدی تھی
آپ کے ساتھ آپ کی ازواج اور اصحاب نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ
بدی نہیں تھی وہ (اس طواف وسیعی کے بعد) حلال ہو گئے لیکن عائشہ
رضی اللہ عنہا حائفہ ہو گئی تھیں سب نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا
کر لئے تھے پھر جب لیلۃ حصیبہ یعنی روانگی کی رات آئی تو عائشہ رضی اللہ
عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے تمام اصحاب حج اور عمرہ دونوں
کر کے جا رہے ہیں صرف میں اس سے محروم ہوں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اچھا جب ہم آئے تھے تو تم جیسی کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف
نہیں کر سکتی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے بھائی کے
ساتھ تیغیم چلی جانا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کرنا، ہم
تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے، چنانچہ میں عبدالرحمن (اپنے بھائی) کے
ساتھ تیغیم چلی گئی اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ اسی طرح صفیہ
بنت حمی رضی اللہ عنہا بھی حائفہ ہو گئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں (ازراہ محبت فرمایا عقری حلقی، تم تو ہمیں روک لو گی، کیا قربانی
کے دن طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کیا تھا، اس پر آنحضورؐ نے
فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ چلی چلو، میں جب آنحضورؐ تک پہنچی تو آپ
مکہ کے بالائی علاقہ پر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا دیہ کہا کہ ایسی چڑھ رہی تھی اور حضورؐ اتر رہے تھے، مسدود نے روایت کی، میں
در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر، ہاں کے بولے) نہیں ہے اس کی متابعت جریر نے منصور کے واسطے سے "نہیں" کے ذکر میں
کی ہے۔

باب ۱۰۷۔ مَنِ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ

الْفَرِّ بِالْأَبْطَحِ

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الْقُرَيْشِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ
بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتٌ صَلَّى تَطَهَّرَ يَوْمَ الْفَرِّ
قَالَ بِشَيْءٍ قُلْتُ قَائِلٌ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ الْفَرِّ

۱۰۷۔ جس نے روزِ فرائی کے دن عصر کی نماز بطح میں پڑھی

۱۴۴۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن یوسف
نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، ان سے
عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یاد ہو کہ ترویدہ کے دن ظہر کی نماز آں حضورؐ نے کہاں پڑھی تھی انہوں
نے کہا کہ منی میں۔ میں نے پوچھا اور روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی تھی

قَالَ بِلَا بَطِيحٍ أُنْعَلُ كَمَا يُفْعَلُ أَمْرًا وَكَ :

انہوں نے فرمایا کہ ابطح میں ، اور تم اسی طرح کہ جس طرح تم تمہارے احکام کرتے ہیں ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِلَا مُحْصَبٍ ثُمَّ رَأَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ نَطَاقَ بِهِ :

۱۶۴۳۔ ہم سے عبدالمتمعال بن طالب نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی ، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ظہر ، عصر ، مغرب اور عشاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اور حضورؐ نے دیر کے لئے محصب میں سو رہے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور طواف کیا ۔

بَابُ الْمَحْصَبِ :

۱۱۰۸۔ محصب :

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنُزِلٌ يَقُولُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ آسَئِمٌ يَحْدُوُجِهِ تَعْنِي بِلَا بَطِيحٍ :

۱۶۴۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے نکل سکیں ، آپ کی مراد ابطح میں اترنے سے تھی :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَيْفَ التَّحْصِيبُ يَشِيءُ إِنَّمَا هُوَ مُنْزِلٌ تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۶۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنے کی کوئی حقیقت نہیں ، یہ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی جگہ تھی :

بَابُ ۱۱۰۹۔ التَّوَلَّى بِذِي طُولَى قَبْلُ

۱۱۰۹۔ مکہ میں داخلہ سے پہلے ذی طوی میں قیام اور

أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالْكُؤُوفُ بِالْبَطْحَاءِ

مکہ سے واپسی میں ذی الحلیفہ کے بطحاء میں قیام :

الَّتِي يَذِي الْكُتَيْبَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِنَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَبِيئُ يَذِي طُولَى بَيْنَ الْكُتَيْبَتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ رِسَتْ

۱۶۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمرو نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابیع نے کہا بن عمر رضی اللہ عنہما ذی طوی کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان رات گزارتے تھے اور پھر اس پہاڑی سے ہو کر گزرتے تھے جو مکہ کے بالاٹی

سے یعنی محصب میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وقت آسانیوں کے خیال سے قیام کیا تھا اور نہ یہاں کا قیام نہ ضروری ہے اور نہ اس کا افعال حج سے کوئی تعلق ہے :

حصہ میں ہے۔ جب کہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے آتے تو اپنا اونٹ صرف مسجد کے دروازہ پر جا کر بٹھاتے۔ پھر حجر اسود کے پاس آتے اور یہیں سے طواف شروع کرتے، طواف سات چکروں میں ختم ہوتا جس کے تین میں رمل ہوتا اور چار میں معمولی کے مطابق چلتے۔ طواف کے خاتمہ پر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیامگاہ پر واپس ہونے سے پہلے صفا اور مروہ کی سعی کرتے۔ جب حج یا عمرہ (کر کے مدینہ) واپس ہوتے تو دو خلیفہ کے بطور میں سواری بٹھاتے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (مکہ سے مدینہ واپس ہوتے ہوئے) اپنی سواری بٹھایا کرتے تھے۔

۱۶۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عمار نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ بعید اللہ سے محب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ہم سے نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عصب میں قیام کیا تھا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عصب میں ظہر اور عصر پڑھتے تھے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مغرب (پڑھنے کا بھی) ذکر کیا۔ خالد نے بیان کیا کہ عشاء میں مجھے کوئی شک نہیں (اس کے پڑھنے کا ذکر ضرور کیا) پھر غزوہ یر کے لئے وہاں سو رہتے یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

۱۱۱۔ جس نے مکہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طوی

میں قیام کیا محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابو ب نے ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ آتے تو ذی طوی میں رات گزارتے تھے اور جب صبح ہوتی تو شہر میں داخل ہوتے اسی طرح واپسی میں بھی ذی طوی سے گزرتے اور وہیں رات گزارتے، فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے،

۱۱۱۔ زمانہ حج میں نماز اور جاہلیت کے بازاروں

میں خرید و فروخت؛

التَّحْلِيَّةُ الَّتِي يَأْخُذُ بِهَا مَلَكٌ إِذَا قَامَ مَلَكٌ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُدْخِلْ تَأَقُّتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ قِيَامِي الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ تَبَعًا ثَلَاثًا مَعِيًا وَارْتَبَاعًا مُتَشَاوِرًا يَتَصَوَّفُ قِيَامِي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجَّةِ أَوْ الْعُمْرَةِ آتَاهُ الْبَلَطَحَاءُ الَّتِي يَذِي الْحَلِيفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِخُ بِهَا

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ تَزُولُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ كُنِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَغْنِي الْخُفَّيْنِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي الْعِشَاءِ وَيَنْجَحُ جَعَمَةٌ وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

بَابُ ۱۱۱۔ مَنْ تَزُولُ يَذِي طَوًى

إِذَا رَجَعَ مِنْ مَلَكَةٍ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَبِلَ بَاتَ يَذِي طَوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا انْفَرَسَ يَذِي طَوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ؛

بَابُ ۱۱۱۔ التَّجَادُّ فِي أَيَّامِ الْمَوْسِمِ

وَالْبَيْعُ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ؛

آبُؤَابِ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۱۳۔ عمرہ کا دو خوب اور اس کی نفیست، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج اور عمرہ واجب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کتاب اللہ میں عمرہ حج کے ساتھ ایسے اور پرہیز کر دے حج اور عمرہ تو اللہ کے لئے۔

باب ۱۱۳۔ وَجُوبُ الْعُمْرَةِ وَتَفْضُلُهَا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيْسَ
أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّهُمَا
تَقْرَيْنِيَّتُهُمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَآيَتُهُمَا الْحَجَّةُ
وَالْعُمْرَةُ يُلِيهِ

۱۶۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو بکر بن عبد الرحمن کے مولیٰ سہی نے خبر دی، انہیں ابو صالح سمان نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ بْنِ جَرْمٍ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ
كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ
جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

۱۱۱۴۔ جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا :

۱۶۵۱۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا، ابو ہریرہ بن سعد نے اسحق کے واسطے سے بیان کیا ان سے عکرمہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح۔

باب ۱۱۴۔ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ
۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ
بِهَا قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ

۱۶۵۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سابقہ روایت کی طرح

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ
خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمِثْلَهُ

باب ۱۱۵۔ کبر اعتمر النبی صلی

اللہ علیہ وسلم :

۱۱۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُذَوَّةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ قِيَا عَقْبُدًا مَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَوةَ الْمَطْعَى قَالَ قَسَّانُ عَنْ صَلَواتِهِمْ فَقَالَ يَذَعْتُهُ لَعْنَةً قَالَ لَهُ كَبُرَ اعْتَمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبَعٌ وَاحِدُهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْتُمَا أَنْ تَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَتَيْنَعَتَا اسْتِنَانِ عَائِشَةَ أَمِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ مُذَوَّةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْتَعِينَنِي مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ أَحَدُهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُهُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطًّا :

۱۶۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور مذوہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے وہاں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہما کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے ابن عمر سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ چار۔ اور ایک رجب میں کیا تھا، لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ اس کی تردید کریں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہما کے حجرہ سے ان کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو مردہ نے پوچھا کہ اسے میری ماں سے اسے ام المومنین! ابو عبدالرحمن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہما نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمن پر رحم کرے، آں حضورؐ نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ خود موجود نہ رہے ہوں۔ آپؐ نے رجب میں تو کبھی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ مُذَوَّةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ ۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَنَاتٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ

۱۶۵۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ نے خبر دی کہ مجھے عطاء نے خبر دی، ان سے مذوہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا تھا۔

۱۶۵۵۔ ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ہے اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے جسے آپ نے بدعت کہا۔ عام امت کے نزدیک مسجد میں پڑھنا بھی بدعت نہیں ہے۔

۱۶۵۶۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ ثابت نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلطی سے اس مہینہ کا نام لے لیا اس کے متعلق راوی نے کہا کہ اس کی تردید ہم نے مناسب نہیں سمجھی۔

۱۶۵۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہما مردہ رضی اللہ عنہ کی خالہ بنیں، اس لئے انہیں ماں کہہ کے پکارا، اور ام المومنین تو تھیں ہی۔

عَنْهُ كَرِهَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَرَبَعٌ عُمَرَةٌ الْحَدَّ يَبْتِغِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ
صَدَّاهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمَرَةٌ فِي تَمَنِ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمَرَةٌ الْيَجِيزَةُ
أَتَمُّ إِذَا قَسَمَ غَنِيمَةً أَرَاهُ حَتِّينِ قُلْتُ كَرِهَ
قَالَ وَاحِدَةً ۝

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْلِيدِ هِشَامُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ
أَبَا رَاضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ دَزُّوا وَوَسَّ الْقَارِبِ عُمَرَةٌ
الْحَدَّ يَبْتِغِي وَعُمَرَةٌ فِي ذِي قَعْدَةٍ وَعُمَرَةٌ
مَعَ حَجَّتِهِ ۝

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُدَبِّبَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا عُمَرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا النَّبِيَّ
اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدَّ يَبْتِغِي وَمِنَ
الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْيَجِيزَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ
حَتِّينِ وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ ۝

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مُسْرُوقًا
وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ
أَنْ يَحْجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار
عمرہ حدیبیہ، ذی قعدہ میں جب مشرکین نے آپ کو روک دیا تھا پھر ذی قعدہ
ہی میں ایک عمرہ، دوسرے سال جس کے متعلق آپ نے مشرکین سے صلح کی
تھی اور عمرہ جعزانہ جس موقع پر آپ نے غنیمت، غالباً حنین کی، تقسیم کی
تھی، ان میں نے پوچھا، اور آنحضرت نے حج کتنے کئے؟ فرمایا کہ ایک۔

۱۶۵۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان
سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس
رضی اللہ عنہ سے (آں حضور کے عمرہ کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمرہ کرنے نکلے تھے، جس میں آپ کو مشرکین
نے واپس کر دیا تھا اور دوسرے سال (اسی) عمرہ حدیبیہ (کی قضا) کی تھی
اور ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۱۶۵۷۔ ہم سے مدببہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان
کی اور انہوں نے بیان کیا کہ جو عمرہ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج
کے ساتھ کیا تھا، اس کے سوا اتمام عمرے ذی قعدہ میں کئے تھے۔ حدیبیہ
کا عمرہ اور دوسرے سال اور جعزانہ کا جب آپ نے حنین کی غنیمت تقسیم
کی تھی، پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

۱۶۵۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے شریح
بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث
بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ
میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو ان
سب حضرات نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج
سے پہلے ذی قعدہ ہی میں عمرے کئے تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ
میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو
عمرے کئے تھے۔

سہ یہ راوی کا سہو ہے کیونکہ دوسرے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ قضا کا تھا، حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کی مزاحمت کی
وجہ سے آپ نے عمرہ نہیں کیا اور جو مکہ نیت کر کے نکلے تھے، اسی لئے اس کی قضا آئندہ سال کی، معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی ترتیب
غلط ہونے کی وجہ سے مفہوم بدل گیا ہے ورنہ اسی کی دوسری روایتوں میں ترتیب واقعہ کے مطابق ہے۔

باب ۱۱۴۔ عُمَرَةُ فِي رَمَضَانَ

۱۱۴۔ عمرہ، رمضان میں۔

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَتَبٍ مِنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُونَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ تَسْتَأْذِنُ ابْنَ عَتَبٍ فَقَسِيئْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِيَنِي مَعَنَا ثَلَاثَ كَوْنٍ لَنَا نَافِعٌ فَكَرِهَتْهُ أَبُو فُلَايٍ وَابْنُهُ لِيَزْوَجَهَا وَابْنَتُهَا وَتَرَتْ نَاصِحًا تَنْصَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ رَمَضَانَ انْتَبَهَتْ فِيهِ فَأَنَّ عُمَرَةَ فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوَهَا

۱۴۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے ابن حریج نے ان سے عطاء نے بیان کیا کہ میں نے بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نام بتایا تھا لیکن مجھے یاد نہ رہا، پوچھا کہ ہمارے ساتھ حج کرنے سے نہارے لئے کیا مانع ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلان اور اس کا بیٹا.... سوار ہوئے حج کے لئے امرؤ قوس اپنے شوہر اور بیٹے سے تشری اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آنے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپؐ نے فرمائی۔

باب ۱۱۵۔ الْعُمَرَةُ لِلنَّكَاحِ وَالْعَقْدَةِ وَتَقْدِيرِهَا

۱۱۵۔ محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی دن کا عمرہ

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَخْرُجُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِقِينَ لِهَذَا ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْجَلَ بِالْحِجَةِ فَلْيَهْجَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْجَلَ بِعُمَرَةٍ فَلْيَهْجَلْ بِعُمَرَةٍ فَلَمَّا أَتَى أَهْدَيْتُ لَأَهْلَتِي بِعُمَرَةٍ قَالَتْ قِيمًا مِنْ أَهْلِ بِعُمَرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحِجَةٍ وَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ بِعُمَرَةٍ فَأَطْلَعَنِي يَوْمَ مَرَقَةِ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكُوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۶۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے تو وہ حج کا باندھ لے اور اگر کوئی عمرہ کا باندھنا چاہتا ہے تو وہ عمرہ کا باندھ لے۔ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں بعض نے تو عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن عرفہ کا دن آیا تو میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مل گئی اس کی میں نے آں حضورؐ سے شکایت کی آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ پھر عمرہ چھوڑ دو

۱۔ اصل یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمروں کی نیت کی تھی، لیکن راوی اس کے شمار کرنے میں مختلف ہو گئے بعض نے عمرہ حدیبیہ کو شمار کیا کہ اگرچہ آپؐ عمرہ کی نیت کر کے چلے تھے لیکن مشرکین کی مزاحمت کی وجہ سے پوری نہ ہو سکا پھر آئندہ سال اس کی قضا کی، بعض نے عمرہ جعرانہ کو شمار نہیں کیا، کیونکہ یہ عمرہ آپؐ نے رات میں کیا تھا اور بعض نے حج کے عمرہ کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ حج کے افعال سے اس عمرہ کو جو آپؐ نے قارن کی حیثیت سے کیا تھا، جدا کر کے انہیں اعتباری اور اضافی وجوہ سے راویوں کی روایتیں مختلف ہو گئیں۔ ۲۔ حنفیہ کے یہاں عمرہ، سال کے تمام دنوں میں جائز ہے البتہ ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں نہ کرنا چاہیئے، یہ پانچ دن یوم عرفہ سے یوم نحر تک ہیں۔

مہر کسوں کو اس میں کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھ لینا واجب محض کے قیام کی رات آئی تو میرے ساتھ ان حضور نے عبدالرحمن کو تنعیم بھیجا، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام اپنے اس عمرہ کے بدلے میں باندھ

۱۱۸۱ تنعیم سے عمرہ

۱۶۶۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں تبرہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں، اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں، سفیان نے ایک مرتبہ تو کہا "سمعت عمرو" اور بعض مرتبہ کہا "سمعت من عمرو"؛

۱۶۶۲۔ ہم سے محمد بن ثعلبی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے ان سے حبیب معلّم نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور ان حضور صلی اللہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے تو ان کے ساتھ بھی ہدی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس کی اجازت دیدی تھی کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کر دیں اور بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوالیں اور حلال ہو جائیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ ہدی ہو، صحابہ نے کہا، کیا ہم منیٰ اس طرح جائیں گے کہ اس سے پہلے اپنی بیویوں سے ہبستر ہو چکے ہوں گے، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ جو بات اب ہوئی ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا اور افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا (اس حج میں) حاضر ہو گئیں جن میں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک کئے

وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْقُضِي عُمَرَتَكَ وَارْقُضِي رَاسَكَ وَامْبِشْطِي وَاهْلِي بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَسْتَلِمُ الْحَضْبَةَ ارْتَدَّتْ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَى النَّعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةٍ مَكَانَ عُمَرَتِي۔

باب ۱۱۸۔ عُمَرَةُ النَّعِيمِ

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَسِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُزِدَ عَائِشَةَ وَيُقْرِهَا مِنَ النَّعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرَوًا كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو ۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَقَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْجَبِيْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَاصْعَابَهُ بِالْحَجَّةِ وَلَيْسَتْ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَتِيقٌ قَدِيمٌ مِنَ الْيَمَنِ وَصَحَّاهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِاصْعَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمَرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنْى وَكُنَّا أَحَدًا نَأْتِيهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَفْبَلْتُ مِنْ أَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَهْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُمَا كَمْ قُطِفَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهَّرْتُ وَ

لے ابھی اوپر کے نوٹ میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ذی الحجۃ کے پانچ دنوں میں عمرہ درست نہیں ہے لیکن اگر کسی کا عمرہ چھوٹ گیا ہو تو اس کی قضاء ان ایام میں درست ہے۔

لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہو گئیں اور وضو کر لیا تو عرض کی یا رسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہیں لے کر تنغیم جائیں اور عمرہ کر لائیں یہ حج کے بعد ذی الحجہ کے مہینے میں ہوا تھا اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حجرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جعشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ (عمرہ حج کے درمیان حلال ہونا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے؛ ۱۱۱۹۔ حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا؛

۱۱۲۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو حج کے لئے جا رہے تھے اس حضور نے فرمایا کہ عمرہ کا احرام باندھنا چاہیے وہ عمرہ کا باندھ لے اور جو حج کا باندھنا چاہیے وہ حج کا باندھ لے اگر میں ساتھ ہدی نہ لاتا تو میں بھی عمرہ کا ہی احرام باندھنا اچھا نہ سمجھتا لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بہتوں نے حج کا، میں بھی ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عائشہ جو گنئی عرفہ کا دن لگیا اور ابھی میں عائشہ ہی تھی اس کا رونا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روئی۔ آپ نے فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو، سر کھول لو اور کنگھا کر لو پھر حج کا احرام باندھا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد جب محصب کے قیام کی رات آئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبد الرحمن کو تنغیم بھیجا، وہ مجھے اپنی سواری پر بیٹھ بٹھا کر لے گئے وہاں سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے (چھوڑے ہوئے) عمرہ کے بجائے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا

حادثہ قائم کیا یا رسول اللہ! آمَنَّا بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنُطَلِّقُ بِإِلْحَاحِ قَامَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ ابْنَ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقْبَةِ وَهُوَ يَزِيْرُ مَعَهَا فَقَالَ أَلَا تَكُمُ هَذِهِ حَاقَّةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلَّ لِلْأَبَدِ؛

باب ۱۱۱۹۔ الإِيتِيَادُ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ؛
۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَافِقَ مِوَالٍ فِي ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلِيَ بِحَجَّةٍ فَلْيَهْلِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلِيَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلِ وَتَوَلَّأْتُ أَهْدَيْتُ لَأَهْلَيْتُ بِعُمْرَةٍ فَيَنْتَهَبُ مِنْ أَهْلِ بَعْضَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ وَمِنْ أَهْلِ بَعْضَةٍ فَحَضَبْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَذْكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا خَائِضٌ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي عُمُرَاتِكَ وَأَنْفُسِي رَأْسَكَ وَأَمْسِكِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْخُصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَرَدَقَهَا فَأَهْلَيْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمُرَتَيْهَا فَقَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمُرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا وَلَا مَدَقَّةً وَلَا صَوْعًا

بھی حج اور عمرہ دونوں ہی پورے کر دیئے، نہ تو اس کے لئے انہیں ہدی لانی پڑی نہ صدقہ دینا پڑا اور نہ روزہ رکھنا پڑا۔

سے ہدی اس جافور کو بکھٹے ہیں جو حاجی اپنے گھر سے قربانی کے لئے مکہ معظمہ لے جاتا ہے اگر راستے سے یا مکہ معظمہ پہنچ کر کوئی قربانی کا جانور خرید لے تو اسے ہدی نہیں کہیں گے وہ صرف قربانی کا جانور یا ہدیہ ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے ساتھ مدینہ سے کوئی قربانی کا جانور، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے ساتھ نہیں لائی تھی، حدیث میں اسی کی نفی ہے ورنہ اصل قربانی تو انہیں بہر حال کرنی پڑی تھی۔

باب ۱۲۰۔ اخبر العُمَرَةَ عَلَى قَدَرِ النَّصَبِ:

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُوفٍ عَنِ الْقَسِيمِ بْنِ مُعْتَدٍ وَعَنِ ابْنِ عُوفٍ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَصُكُ النَّاسِ يَنْسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ يَنْسُكٍ فَيَقْبِلُ لَهَا أَنْتَظِرُهَا فَإِذَا أَطَهَرَتْ فَأَخْرَجَنِي إِلَى الثَّغَنِيمِ فَأَهْلِي ثُمَّ أَجْتَنَّا يَمَكَانَ كَذَا وَلَيْكُمَا عَلَى قَدَرِ نَفْعِكَ وَأَوْفَيْكَ

ہم سے فلاں جگہ آئیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔

باب ۱۲۱۔ الْقَسِيمُ إِذَا طَافَ طَوَافَ

الْعُمَرَةَ ثُمَّ خَرَجَ هَذَا يُحْزِنُهُ مِنْ

طَوَافِ الْوُدَّاعِ:

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَسِيمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مِهْلَيْنَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْعَجَمِ وَحَرُمِ الْحَجِّ فَتَوَلَّيْنَا مَرِيفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَأَهَبْتَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمَرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِهِ دَوَى فَوَلَّيَا الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمَا عُمَرَةً فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ سَيِّغَتْكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتُ فَمَنْعَتْ الْعُمَرَةَ قَالَ دِمَاسَاتُكَ قُلْتُ لَا أَصَلِي قَالَ فَلَا يَصُورُ أَنْتَ مِنْ يَمَانٍ أَدَمَ كُنَيْتَ عَلَيْكَ مَا كُنَيْتَ عَلَيْهِنَ تَكُونِي فِي حَبَّتِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَبْزُدَ قِيَمَهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى لَفَزْتَانِي يَسَّى

۱۲۰۔ عمرہ کا ثواب، بقدر مشقت:

۱۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے اور (دوسری روایت میں) ابن عون، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسو سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ، یا رسول اللہ! لوگ تو دونسک (رجوع اور عمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں نے صرف ایک نسک (رجوع) کیا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو نیعم جاکر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں پھر

ہم سے فلاں جگہ آئیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے مطابق ملے گا۔

۱۲۱۔ عمرہ کرنے والے نے جب عمرہ کا طواف کر لیا اور

پھر چلا گیا تو کیا اس سے طواف وداغ ہو جاتا ہے۔

۱۲۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے افلح بن حمید نے

حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور اس کی حرمتموں میں حج کا احرام باندھ کر چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، لیکن جس کے ساتھ ہدی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب استطاعت اصحاب کے ساتھ ہدی تھی اس لئے ان کا (احرام صرف) عمرہ کا نہیں رہا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے جو کچھ فرمایا میں سن رہی تھی، اب تو میرا عمرہ گیا، آپ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھ سکتی (جیھن کی وجہ سے) ان حضوروں نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی مقدر تمہارا بھی ہے اب احرام کا باندھ لو، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق دے دے

سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمرہ اور تمام اصحاب کے عمرہ سے افضل تھا کیونکہ انہوں نے اس کے لئے انتظار کی تکلیف برداشت کی اور ایک قدرتی مجبوری کی وجہ سے مشقت بھی زیادہ اٹھائی۔

فَكَرِهْنَا الْمُحَسَّبَ قَدَّمَ اعْبَدَ الرَّحْمَنَ فَقَالَ
اَخْرُجْ بِأَهْلِكَ الْعَمْرَةَ فَلْيُشْهِدْ بِعَمْرَةٍ ثُمَّ اَفْرُغَا
مِنْ طَوَائِفِكُمَا اَنْتَظِرْتُمَا هَهُنَا قَاتِلَتَا فِي جَوْفِ
الْقَيْلِ فَقَالَ قَرْنَتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادَى بِالرَّحِيلِ
فِي اصْعَابِهِ قَارَتْ تَحْلُ الثَّاقِسُ وَمَنْ حَافَ بِالْيَمِينِ
قَبْلَ صَلَوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى السَّيِّدِيَّةِ
کے بعد اپنے اصحاب سے کوچ کا اعلان کر دیا، بیت اللہ کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

بَاب ۱۲۲۔ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ

فِي الْحَجِّ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا آفَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَعْثَةِ أَتَتْهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ
وَعَلَيْهِ أَقْرَبُ الْخُلُوفِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ
تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَامَتَزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْتُ بِتُوبٍ تَوَدُّدْتُ
إِلَى قَدَرِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرُّوحُ فَقَالَ عُمَرُو فَقَالَ آيَسُرُّكَ
أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
أُنْزِلَ اللَّهُ الرُّوحَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَرَمَ ظَرْفَ الْكُوبِ
فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ أَلْغَطِيطُ وَأَخْشَبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ
الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ آيُنَ السَّائِلُ عَنِ
الْعُمْرَةِ أَخْلَعُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَآغْسِلُ أَثَرِ
الْعَلُوقِ عَلَيْكَ وَأَلْقِ النُّصْفَةَ وَأَصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ
كَمَا قَضَيْتُمْ فِي حَجِّكَ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَوَّجَ

نَالَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانُ كَيْفَ كُنْ فِي حَجِّ كَا احرام باندھ دینا، پھر جب ہم منیٰ سے نکل کر محصب میں ٹھہرے تو اُن حضور صل اللہ علیہ وسلم نے بعد الرحمن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر سے جاؤ، زنجیم تاکہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھیں۔ پھر عتوف وسیع کرو ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے، جمع آدھی رات کو آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا کیا فارغ ہو گئے؟ میں نے کہا کہ ہاں اُن حضور نے اس کے بعد اپنے اصحاب سے کوچ کا طواف کرنے والے اصحاب میں صبح کی نماز سے پہلے روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چلے۔

۱۱۲۲۔ جَوَّجَ مِّنْ يَّهَا جَاءَ بِهِ رَهِي مِّنْ يَّهَا جَاءَ بِهِ

۱۶۶۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہا کہ محمد سے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے تو آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جبہ پہنے ہوئے اور اس پر خلوق یا زردی کا اثر تھا اس نے پوچھا مجھے اپنے عمرہ میں آپ کس طرح کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی اور آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا، میری بڑی آرزو تھی کہ جب اُن حضور پر وحی نازل ہو رہی ہو تو میں آپ کو دیکھوں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو رہی ہو اس وقت تم اُن حضور کو دیکھنے کے آرزو مند ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا اور میں نے اس میں سے آپ کو دیکھا، زور زور سے سانس کی آواز آرہی تھی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیان کیا "جیسے اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے" پھر جب وحی اترنی بند ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اپنا جبہ اتار دو خلوق کے اثر کو دھو دو زردی کو صاف کر لو، جس طرح حج میں کرتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اسی طرح عمرہ میں بھی کرو۔

۱۶۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی انہیں مالک

نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا

ابھی میں نو عمر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شفا ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اگر حقیقت وہی ہوتی جیسا تم بتا رہے ہو پھر ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج واقعی نہیں ہوتا تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے لئے نازل ہوئی تھی جو منات بت کا احرام باندھتے تھے یہ منات، قدید کے مقابل میں تھا، انصار، صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ کے شفا ہیں اس کے لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی نہیں ”سفیان اور ابو سعید نے ہشام کے واسطے سے یہ زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ایسے شخص کے حج یا عمرہ کو پورا نہیں کیا جس نے نسّا اور مروہ کی سعی نہ کی ہو۔

۱۱۲۳۔ عمر کرنے والا کب حلال ہوگا؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دیں اور طواف بیت اللہ اور صفا۔ مروہ ا کریں پھر بال ترشوا کر حلال ہو جائیں۔

۱۶۶۸۔ ہم سے اسحاق بن براء ہم نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے ان سے محمد بن ابی اوفی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرہ کیا، وہ ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا چنانچہ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی طواف کیا پھر صفا اور مروہ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ آئے ہم آپ کی مکہ والوں سے حفاظت کر رہے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ چلاوے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آں حضور کعبہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے پھر پوچھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مِثْلُ حَدِيثِ النَّبِيِّ آتَانِي قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْكَعْبَةَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا أَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهْلِكُونَ لِمَنَاقَا وَكَانَتْ مَنَاقَا حَذًى وَتَدْوِيدٌ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْأَسَدُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْكَعْبَةَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ مَا أَنَا فِيهِ اللَّهُ حَجَّ وَأَمْرِي وَلَا عَمْرُوتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ :

باب ۱۱۲۳۔ مَنِي يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعَابَهُ أَنْ يَحْتَمِلُوا عَمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقُصِّرُوا وَيَحِلُّوا :

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي حَنَنٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَآتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَآمِنَتَا هَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتَوِيهِ مِنَ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرُومَهُ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ صَاحِبُ بَيْتِ أَكَاكَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ يَحْدُثُ حَبَّةً قَالَ بَشِّرُوا أَحَدِي حَبَّةً يَبْنِيَتْ مِنَ الْبَعْتَةِ مِنْ قَعْبٍ

۱۶۷۱۔ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرہ نے خبر دی انہیں ابوالاسود نے کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ نے ان سے حدیث بیان کی انہوں نے اسما رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ جب بھی جون پہاڑ سے ہو کر گزرتیں تو یہ کہتیں ”رحمتیں نازل ہوں اللہ کی حمد پر، ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلکے تھے سواریاں بھی کم تھیں اور زاد راہ کی بھی کمی تھی میں نے، میری بہن عائشہ نے زبیر اور فلان رضی اللہ عنہم نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

۱۱۲۴۔ حج، عمرہ، یا غزوہ سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟

۱۶۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اسی کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم واپس ہو رہے ہیں تو ہر کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اسی کی حمد کرتے ہوئے، اللہ کے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سامنے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔“

۱۲۲۵۔ آنے والے حاجیوں کا استقبال اور میں آدمی ایک سواری پر

۱۶۷۳۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبدالمطلب کے چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا، آپ نے ایک بچے کو (اپنی سواری کے) آگے بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّكَ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِأَبِيعَبْرُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ لَقَدْ تَوَلَّانا مَعَهُ هَهُنَا وَتَهُنُ يَوْمَئِذٍ خِفَاتٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَائُنَا قَاعَتُنَا أَنَا وَاخْتِى عَائِشَةُ وَالتَّوْبِيُّ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَعْنَا الْبَيْتَ أَهْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْعَجِ كَرَّحَكُ تَو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے، حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

بَابُ ۱۱۲۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوْ الْقَذْوِ

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّبُونَ تَأْيُيُونَ عَائِدُونَ سَائِدُونَ لَوَبْنَا حَامِدُونَ مَدَقَ اللَّهُ وَغَدَا وَتَصَوَّعْتُمْ وَهَرَمَ الْأَحْوَابُ وَخَدَا

بَابُ ۱۲۲۵۔ اسْتِقْبَالُ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَاللَّاحِقَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَبِيرٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُقْبِلِيْنَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمَلَتْ وَاحِدَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ

باب ۱۲۶۶۔ اَلْفَدْوُومُ بِالْعَدَاةِ

۱۲۶۶۔ صبح کے وقت آنا

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمَلِیِّ حَدَّثَنَا
أَبُو عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُعْتَمِلُ
فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْعُلَيْفَةِ
يَبْتَغِي الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُفْصِحَ

باب ۱۲۶۷۔ الدَّخُولُ بِالْعَتَمَةِ

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَسَقٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ
كَانَ لَا يَدْخُلُ رَدْغًا وَلَا أَوْعِشَةً

باب ۱۲۶۸۔ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ السَّيِّئَةَ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ تَمَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَمَّا

باب ۱۲۶۹۔ مَنِ اشْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا

بَلَغَ السَّيِّئَةَ

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبٌ
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ
مِنَ سَفَرٍ قَابِضًا دَرَجَاتِ السَّيِّئَةِ أَوْ ضَمَعَ
نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَاجَةً حَوَكَهَا قَالَ أَلُو
عَبْدُ اللَّهِ زَادَ الْحَوْثُ بْنُ عُيَيْرٍ عَنْ حَبِيبٍ
حَوَكَهَا مِنْ حَبِيبَتِهَا

۱۶۷۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جہام
نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حدیث
بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سفر سے رات میں گھر نہیں پہنچتے تھے، یا صبح کے وقت پہنچ جاتے
تھے یا دیر بعد

۱۲۶۸۔ جب شہر پہنچے تو گھروں کے دروازے نہ جاتے:

۱۶۷۶۔ ہم سے مسلم بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے معاذ بن جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے دروازے سے منع کیا تھا مطلب یہ
ہے کہ سفر سے گھروں میں آنے کا معمول نہ بنانا چاہیے۔ اتفاق اور ضرورت
کی بات الگ ہے:

۱۲۶۹۔ جس نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنی سواری

تیز کر دی۔

۱۶۷۷۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی انہیں محمد بن جعفر
نے خبر دی کہ مجھے حمید نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا
آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس جاتے
اور مدینہ کے باغی علاقوں پر نظر پڑتی تو اپنا اونٹ تیز کر دیتے، کوئی
دوسرا جانور بھی ہوتا تو اسے بھی تیز کر دیتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ حدیث
بن عمر نے حمید سے واسطہ سے یہ زیادتی کی ہے کہ "مدینہ سے محبت الہ
گداؤ کی وجہ سے سواری تیز کر دیتے تھے۔"

١٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْ قَاتِلَةُ
الْحَرِثِ بْنِ عَمْرِو

بَابُ الْقَوْلِ اَمْنِي تَعَالَى وَالتَّوَابُّوتِ

مِنْ أَعْوَابِهَا:

١٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمِينِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ البراءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ تَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِينَا كَأَنِّي الْإِنصَارُ إِذَا حَجَرُوا فُجَاءًا وَلَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قَبْلِ آبَوَابِ يَوْمِهِمْ وَلَكِنْ مِنْ ظَهْرِهِمَا فُجَاءًا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ دَخَلَ مِنْ قَبْلِ بَابِهِ مَكَانَهُ غَيْرُ يَذِيكَ فَتَوَلَّى وَلَيْسَ الْيَتْرَبَانِ تَأْكُلُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظَهْرِهِمَا وَلَكِنْ أَيْتَرِ مِنْ أَتَقَى وَاتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا

باب ۱۳۱۔ الشَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ:

٤٨٠. حَدَّثَنَا عَنْ سَيِّدِ عَن أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي
هُوَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّقَرُ قُطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَنْتَعِمُ
أَحَدُكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَكُؤُومَهُ فَإِذَا أَقْضَى نَهْتَهُ
فَلْيُعْمَلْ إِلَى أَهْلِهِ ۖ

باب ۳۲ - السَّافِرُ إِذَا جَدَّ بِهِ

السَّيْرُودُ وَتَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ:

١٤٨١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ

۱۶۷۸۔ جم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درجات کئے بجائے، درجات کہا، اس کی متابعت حارث بن عمر نے کی۔

۱۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ گھروں میں دروازوں

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براءؓ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی انصار جب حج کے لئے آتے تھے تو (احرام کے بعد) گھروں میں دروازوں سے نہیں جاتے تھے بلکہ دیواروں سے کود کر (گھر کے اندر) داخل ہونے تھے پھر (اسلام کے بعد) ایک انصاری شخص آیا اور دروازے سے گھر میں داخل ہوا اس پر جیسے بے لوگوں نے عار دلائی تو وحی نازل ہوئی کہ ”یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ گھروں میں پشت سے دیواروں پر چڑھ کر آؤ بلکہ نیک شخص وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے ہو کر آئے۔“ ۱۱۳۱۔ سفر مذاب کا ایک ”نکڑا“ ہے ۔

۱۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سہمی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر تو ایک عذاب ہے، آدمی کو کھانے پینے اور سونے (برایک چیز) سے روک دیتا ہے اس لئے جب اپنی ضرورت پوری نہ ہو تو فوراً گھر واپس آجایا کرو۔

۱۱۴۲۔ جب مسافر گھر جلدی پہنچا چاہے :

۱۶۸۱۔ ہم سے سعد بن ابی مریم نے حدیث بیان کی اہنیس محمد بن جعفر نے خبر دی کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے بیان سے مشروعبیت، سفر میں وطن کا اشتیاق اور اس کی طرف لگن کا ثبوت مبرا ہے۔

۳۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سوا عام عرب جب احرام باندھ لینے تو گھروں میں دروازوں سے آنے کو برا سمجھتے تھے ان کے خیال میں دروازے کا سایہ امر کسی چیز سے چھپا لینے کے مراد تھا۔ اس لئے وہ اس سے بچتے تھے قرآن نے اسی کی تردید کی۔

کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تاک کر انہیں صبیئہ بنت ابی عبیدہ کی سخت علالت کی اطلاع ملی اور وہ نہایت تیزی سے چلنے لگے، پھر جب شفق غروب ہو گئی تو ان سے اور مغرب اور مشاء ایک ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں (مشاء اور مغرب) ایک ساتھ پڑھتے تھے؛

أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَطْلُقُنِي مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَبِيئَةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَاةٌ وَجَعٌ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ تَدَلَّى تَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ الشَّيْءُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۳۳۔ محصر اور شکار کی کی جزا؛ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس تم اگر روک دیے جاؤ تو قربانی میسر ہو، اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈاؤ، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے (یعنی قربانی نہ ہو جائے) عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احصار ہر چیز کی وجہ سے متحقق ہو جاتا ہے جو روکنے کا سبب بن جائے؛

بَابُ ۱۱۳۳۔ الْمُحْصَرُ وَجَزَاءُ الْقَيْدِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَقَدْ أَهْضَمْتُمْ مَا كَانُوا يَنْتَظِرُونَ الْقَيْدَ وَلَا تَغْلِقُوا أَدْوُسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْفَدْيُ مَحَلَّهُ قَالَ عَطَاءٌ أَرَأَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ يَخِيسُهُ؟

۱۱۳۴۔ اگر عمرہ کرنے والے کو روک دیا گیا؛

بَابُ ۱۱۳۴۔ إِذَا أُهْضِمَ الْمُعْتَمِرُ

۱۱۳۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فتنہ کے زمانہ میں مکہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ الحرام پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا چنانچہ آپ نے بھی صرف عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَجَّ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ إِنَّ صِدْقًا مِمَّنِ ابْنَيْتَ صَلَاحَهُ كَمَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاهَلَ يَعْنِي مَنْ أَجَلَ أَنْ دَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ يَعْنِي عَامَهُ الْعُدْبِيَّةَ ۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بَوَّابًا حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ

۱۱۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویر بن نافع کے واسطے سے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ

نے محصر، احصار سے اسم مفہول ہے احصار لغت میں بھی مرض یا دشمن دونوں کی وجہ سے رکاوٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور حج کی شرعی اصطلاح میں احصار کے یہاں بھی اس سے یہی مراد ہے اور بعض اصناف نے بھی اس کے یہی معنی شرعی اصطلاح میں مراد لئے ہیں، عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اس عنوان کے تحت ذیل میں جو مصنف نے بیان کیا وہ اس سے بھی عام ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس سے صرف دشمن کی رکاوٹ مراد لیتے ہیں اگرچہ آیت جس میں احصار کا ذکر ہوا ہے وہ دشمنوں ہی سے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن بہر حال لفظ عام ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اسے صرف دشمن کی رکاوٹ سے خاص کر دیا جائے اور پھر بیماری تو بعض اوقات جان لیوا دشمن ثابت ہوتی ہے۔

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَا
أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
لَيَالِي نَزَلَ الْجَيْشُ بَابِ بْنِ الرَّبِيرِ فَقَالَا لَا تَقُولُ
أَنْ لَا تَعُجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَعَاثُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَادُ قُرَيْشٍ
دُونَ الْبَيْتِ وَفَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَخَلَقَ رَأْسَهُ وَأَشْهَدَكُمْ أَنِّي
قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ الْعُمْرَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
أَنْطَلِقُ فَإِنْ خَلَّتْ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طَفَعْتُ
وَأِنْ هِنْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَ قَاهِلٍ
بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذُو الْحَلِيقَيْنِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ وَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي
قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ
مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمُ النَّحْرِ وَاهْدَى وَكَانَ
يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَلُوفُ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَيَّوْمَ
يَدْخُلُ مَكَّةَ.

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
لَهُ تَوَاقَمْتَ بِهَذَا؟

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُصَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَلُّوبَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَكْرُمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أُخِصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَ
لَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَسَرَ عَامًا قَابِلًا.

بَابُ ۱۳۵۔ الْإِخْصَارُ فِي الْعَجَّةِ:

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

اور سالم بن عبد اللہ نے ضروری کہ جن دونوں ابن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر
کشی ہوئی تھی، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں نے کہا کہ کیونکہ
آپ مکہ جانا چاہتے تھے کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں
کیونکہ ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کو بیت اللہ پہنچنے سے روک نہ دیا جائے
اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی
گئے تھے اور کفار قریش بیت اللہ پہنچنے میں حائل ہو گئے تھے، پھر نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور مرمضہ الیاء
میں نہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے بھی، انشاء اللہ عمرہ اپنے پر ضروری
قرار دے لیا ہے میں جاؤں گا اور اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے کا راستہ
مل گیا تو طواف کروں گا لیکن اگر مجھے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں
گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ
تھا، چنانچہ ذوالحلیفہ سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر قحوری دور
چل کر فرمایا حج اور عمرہ تو ایک ہی ہیں اب میں تمہیں گواہ بنانا ہوں،
کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے پر ضروری قرار دے لیا ہے آپ حج
اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ قربانی کے دن حلال ہوئے اور قربانی کی
آپ فرماتے تھے کہ جب تک کہ پہنچ کر ایک طواف نہ کر لے حلال نہ ہونا
چاہیے۔

۶۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے
حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے ان سے
کہا تھا کاش اس سال رک جلتے۔

۶۸۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث
بیان کی ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن کثیر
نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
ان سے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روک دیئے گئے تو آپ
نے اپنا مرمضہ الیاء، از وارج مطہرات کے پاس گئے اور قربانی کی پھر ائیدہ
سال ایک عمرہ کیا۔

۱۱۳۵۔ حج سے روکن۔

۶۸۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے ضروری

آگیا اس کے علاوہ کوئی بات ہوئی تو وہ حلال ہو جائے، نفی اس پر ضروری نہیں اور ساتھ قربانی کا جانور تھا اور محصر ہو تو قربانی ذبح کر دے (جہاں پر بھی اس کا قیام ہو) یہ اس صورت میں جب قربانی کا جانور (قربانی کی جگہ) بھیجنے کی اسے استطاعت نہ ہو لیکن اگر اس کی استطاعت ہے تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے، حلال نہ ہو، مالک وغیرہ رحمہم اللہ نے کہا کہ (محصر) خواہ کہیں بھی ہو اپنی قربانی ذبح کر دے اور سر منڈائے اس پر قضا ضروری نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے حدیبیہ میں بغیر طواف اور بغیر قربانی کے بیت اللہ تک پہنچے ہوئے، قربانی کی، سر منڈایا، اور ہر چیز سے حلال ہو گئے تھے پھر کوئی نہیں کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی قضا کا یا کسی بھی چیز کے اعادہ کا حکم دیا اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔ سہ۔

حَبَسَهُ عَذْرًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَانَّهُ يَحِلُّ
وَلَا يَزِيغُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَذِيٌّ وَهُوَ
مُحَقَّقٌ نَحْرًا لَنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ
أَنْ يَبْعَثَ وَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ
بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَذِيَّ مَعْلَهُ
وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ لَا يَنْحَرُ هَذِيَّهُ وَ
يَحِلُّ فِي آتِي مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قِطْعَاءَ
عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابَهُ بِالْعَدَا بِيَّتِهِ نَحَرُوا وَخَلَقُوا
وَحَلَّتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَ
قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ
ثُمَّ لَمْ يُذَكَّرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَفْضُو
شَيْئًا وَلَا يَعُوذُوا بِالْعَدَا بِيَّتِهِ
خَارِجًا مِنَ الْعَرَمَةِ

۱۱۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اگر تم میں سے کوئی مریض ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اسے روزے، یا صدقے، یا قربانی کا فدیہ دینا چاہیے، یعنی اسے اس کا اختیار ہے اور اگر روزہ رکھنا ہے تو تین دن رکھے۔“

بَاب ۱۱۳۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِنْ لَاسِهِ فَعِدْيَةٌ مِنْ صِيَامِهِ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ صَدَقَةٌ وَهُوَ مُخْتَارٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ علیہ اس مسئلہ کے خلاف ہیں ان کے نزدیک محصر پر قضا بہر صورت واجب ہے، عمرہ ہو یا حج اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حج سے اگر کسی کو روک دیا گیا تو اس کی قضا واجب ہے اختلاف صرف عمرہ کی صورت میں ہے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں قضا اور عدم قضا کی دوسری صورتیں ہیں یعنی اگر کسی کو غیر اختیاری اور قدرتی عذر پیش آیا تو قضا نہیں ہے لیکن اختیاری عذر کی صورت میں قضا ہے۔ ۲۔ امام طحاوی نے محمد اسحاق کی روایت نقل کی ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں داخل ہے صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حدود حرم میں داخل ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ تمام حدیبیہ حدود حرم سے باہر ہے حقیقہ کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ حاجی حدود حرم میں ہی قربانی ذبح کر سکتا ہے اور اگر محصر ہے تو اسے حرم میں قربانی پیش کرنا چاہیے اور جب قربانی اپنی جگہ پہنچ کر ذبح ہو جائے پھر حلال ہونا چاہیے۔

۳۔ یہ فدیہ بیماری یا عمرہ کی تکلیف کی وجہ سے نہیں دینا پڑے گا بلکہ جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے یا سر منڈانے پر فدیہ ہے، یا جوؤں کے مارنے پر جو سر منڈانے کا لازمی نتیجہ ہے، جب کہ سر میں جو ٹھیں ہوں۔

۱۴۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی کہ قنہ کے زمانہ میں حبیب اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ عمرہ کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا چنانچہ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ سوچا اور فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہیں اس کے بعد اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے ضروری قرار دے لیا ہے پھر مکہ پہنچ کر آپ نے دونوں کے لئے ایک طواف کیا آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے آپ کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا۔

۱۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں حمید بن قیس نے انہیں مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ نے اور انہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا غالباً جوؤں سے تم کو تکلیف محسوس کر رہے ہو، انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنا سر منڈالو اور تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ، مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔

۱۴۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا صدقہ" (دیا جائے) یہ

صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانے (کی صورت میں ہوگا)

۱۴۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سیف نے حدیث بیان کی کہہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ سے سنا، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس آکر کھڑے ہوئے تو جو میں میرے سر سے برابر گری جا رہی تھی آپ نے فرمایا یہ جو میں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، پھر سر منڈالو یا آپ نے صرف

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَارْفَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُخْتَصِرًا فِي الْفَيْتَةِ إِنَّ صِدْرَتِي عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِحُضْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا بِحُضْرَةٍ عَامَ الْحَدِّ يَبْتَغِي لَكُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَنْظُرُ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ ۖ قَالَتْنِي إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ ۖ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِيَا عَنْهُ وَاهْدَى ۖ

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُسَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّتْ أَذَاكَ هُوَ أَمَّاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً مَسْكِينٍ أَوْ أَشْكُ بِشَاةٍ ۖ

يَا ۙ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ

وَهِيَ أَطْعَامُ سِتَّةٍ مَسْكِينٍ ۖ

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ

قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ ابْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ ... بِالْحَدِّ يَبْتَغِي وَرَأَى سِيَّيْهَا قَتُ قَسْلًا فَقَالَ يُؤْذِنُكَ هُوَ أَمَّاكَ كُنْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقَ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ

أَخْلَقَ قَالَ فِي تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَمَنَ كَاتٍ
مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ يَهُ آذَى مِّن رَّاسِهِ إِلَا
أَخْوَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمُّ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِقُرْبَى بَنِي سَيْتِهِ
أَوْ أَنْسُكُ بِمَا قَتَيْتَ سَرًّا

باب ۱۱۳۰ -

۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْمَقِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ تَزَلَّتْ فِي
خَاصَّةٍ وَهِيَ كُمْ عَامَةً حُدِثَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْقَضَ يَتَنَاسَرُ عَلَى وَجْهِ
فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجْعَ بَلَغَ إِلَيْكَ مَا أَرَى أَوْ مَا
كُنْتُ أَرَى الْجَعْدَ بَلَغَ إِلَيْكَ مَا أَرَى قِيْدُ شَاةٍ
فَقُلْتُ لَا فَقَالَ قَصُّ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمُ سِتَّةَ
مَسَاكِينَ يَكُلُّ مِسْكِينٌ نِصْفَ صَاعٍ

باب ۱۱۳۱ -

۴۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا دُوْمٌ حَدَّثَنَا
شُبُلُ عَنْ ابْنِ أَبِي تَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى أَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَؤُلَاءِ
قَالَ لَعَنَهُ قَامَرٌ أَن يَخْلُقَ وَهُوَ بِإِبْخَدَ نَبِيَّةٍ
وَلَمْ يَتَّيْنِ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَجْلُونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى
وَجْهِهِ طَعِمَ أَن يَدْخُلُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَتَمَّ مُحْتَدٍ
بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي تَجِيحٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى
عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

یہ فرمایا کہ منہ لو! انہوں نے یہ کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل
ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو،
آخر آیت تک پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتمین دن کے روزے
رکھو، یا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو کھانا دے دو یا جو میسر ہو اس کی
قربانی کر دو،

۱۱۳۰ - فدیہ کے طور پر نصف صاع کی ناکھانا۔

۴۹۲ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی ان سے عبد الرحمن بن الصہبانی نے ان سے عبد اللہ بنی مقل نے بیان کیا
کہ میں کعب بن ابی عجرہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے فدیہ کے
متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت) اگرچہ خالص میرے
بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن حکم اس کا سب کے لئے ہے مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جو میں میرے چہرہ پر (دوسرے)
گر رہی تھیں اس حضور نے فرمایا دیہ دیکھ کر میں نہیں سمجھتا تھا کہ تمہیں اتنی
زیادہ تکلیف ہوگی یا (آپ نے فرمایا کہ) میں نہیں سمجھتا تھا کہ جسد مشقت
تمہیں اس حد تک ہوگی، کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا کہ
نہیں آپ نے فرمایا کہ پھر تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا
کھلا دو، ہر مسکین کو آدھا صاع؛

۱۱۳۱ - نسک سے مراد بکری ہے۔

۴۹۳ - ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان
کی ان سے شبل نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے حدیث بیان کی،
ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے حدیث بیان
کی اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں دیکھا تو جو میں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے پوچھا، کیا ان
جوؤں سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اس
لئے آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنا سر منڈالیں وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے
دھلج حدیبیہ کے سال اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں انہیں حلال ہونا
پڑے گا بلکہ سب کی خواہش یہ تھی کہ مکہ میں داخل ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے
فدیہ کا حکم نازل فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چھ مسکینوں
کو ایک فرق تقسیم کر دیا جائے یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن کے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَاكَ وَقُلْتُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَمِثْلُهُ
روزے رکھیں۔ محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ ہم سے درنا نے حدیث بیان کی ان سے ابن نجیح نے ان سے مجاہد نے انہیں عبد الرحمن بن ابی یسلی نے خبر دی اور انہیں کعب بن بجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو بولیں ان کے چہرہ پر سے گری ہی نہیں۔ سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فَلَا رَفَثَ"

بَاب ۱۱۴۲۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا رَفَثَ

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا سُيُيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَزِفْهُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَدَّ أَنْهُ أُمَّهُ

۱۱۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور اس میں نہ رَفَث اور اس میں نہ رَفَث اور نہ اس سے بڑھا تو اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا یعنی تمام گنہوں سے پاک و طاہر۔

۱۱۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حَجَّ فِيهِ حَدَّ مِنْهُ بَرَّحًا"

بَاب ۱۱۴۳۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حَجَّ فِيهِ حَدَّ مِنْهُ بَرَّحًا

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُيُيْمَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَزِفْهُ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَدَّ أَنْهُ أُمَّهُ

۱۱۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور نہ محرمات جماعت کئے نہ حد سے بڑھا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

۱۱۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نہ مارو و شکار جس وقت

بَاب ۱۱۴۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَقْتُلُوا

الْقَيْدَ وَأَنْتُمْ حُرٌّ، وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مُتَعِدًّا فَعَجَازٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَلِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامٌ لِيَوْمٍ وَقَالَ أَمِيرُ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ سَلَفٌ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ احْلَ كُفَّارَةً مِثْلُ الْبَحْرِ، وَطَعَامُهُ مِثْلُ مَا تَكُونُ وَلَيْسَ تَارَةً وَتَكُونُ عَلَيْكُمْ مِثْلُ الْبَيْزِ مَا دُمْتُمْ حُرًّا

تم احرار ہو، اور جو کوئی تم میں اس کو جان کر مارے تو اس پر اس مارے ہوئے کے برابر بدلہ ہے، موشیوں میں سے جو تجویز کریں تم میں سے دو مغیر آدمی، اس طرح سے کہ وہ جانور بدلہ کا بطور نیاز پہنچایا جائے کعبہ تک، یا اس پر کفارہ ہے چند محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھے سزا اپنے کام کی، اللہ تعالیٰ نے معاف کیا، جو کچھ ہو چکا اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بدلہ لے گا، اللہ، اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے، حلال ہو انہما سے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا، تمہارے فائدہ کے واسطے اور سب مسافروں کے۔ اور حرام ہو اتم پر جنگل کا شکار جب

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس تم جمع ہو گے،

باب ۱۱۷۵۔ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَاهِ

۱۱۷۵۔ شکار اس نے کیا جو حرام نہیں تھا پھر اسے حرام کو ہدیہ کیا تو حرام اسے کھا سکتا ہے انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (حرام کے لئے) شکار کے سوا دوسرے جانور اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ عدل: بفتح عین مثل کے معنی میں بولا جاتا ہے اور عدل دین کو واجب زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو وزن کے معنی میں بولا جاتا ہے، تیاما، تواما

لِلْمُحْرِمِ أَكَلَهُ وَلَمْ يَدَعِ ابْنُ عَبَّاسٍ
وَأَكْسَى بِاللَّحْجِ بَاسًا وَهُوَ غَيْرُ الْقَيْدِ
تَحْوِ الْأَيْدِ وَالْعَتَمِ وَالْبَقَرِ وَالْإِبْرَاجِ
وَالْقَيْلِ يُقَالُ عَدَلُ يَمْتَلُ قِيَا ذَاكُمِ سَوْتٌ
عِدْلٌ فَهُوَ رَيْتُهُ ذَلِكَ قِيَا مَا قِيَا مَا
يَعْدِلُونَ يَعْدِلُونَ عَدْلًا ۝

کے معنی میں ہے، تم ایسے دنوں کے معنی میں مثل بنانے کے لئے۔

۱۶۹۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد صالح حدیبیہ کے موقع پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن خود انہوں نے ابھی انہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن ان کی تاک میں ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا، میرے والد (ابو قتادہ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر مبنے لگے (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر سامنے تھا، میں اس پر چھپا اور نیزے سے اسے قتل کر دیا، میں نے

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

هَيْشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَخْرَمَ أَصْحَابَهُ
وَلَمْ يُحْرَمُوا وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ عَدُوٌّ يَغْزُوهُ بَعِيقُهُ فَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّنَّا أَبِي مَعَ أَصْحَابِهِ فَفَضَحَكَ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَطَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ
وَحُشٍّ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتْنَاهُ وَاسْتَفْتَيْتُ
بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَاكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا
أَنْ نَقْتَطِعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ وجوب جزاء میں قصد و نیاں کو کوئی دخل نہیں، کیونکہ جزاء فعل کی وجہ سے نہیں محل کی خصوصیت کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس لئے قصد یا نیاں سے اس میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ آیت میں جان کر معنی قصد مارنے کی جو قید ہے وہ صرف اس کی قباحت و شاعت کے بیان کرنے کے لئے لگا ئی گئی ہے آیت میں جزاء کا جو حکم ہوا ہے اس میں احناف کا باہم ایک مشہور اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تو یہ کہتے ہیں کہ آیت میں حکم اصلاقیہ کے ادا کرنے کا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اصحاب یہ کہتے ہیں کہ آیت میں اصلا حکم اس شکار جیسے ہی کسی جانور کی جزاء کا ہے، البتہ اگر یہ نہ مل سکے تو اس وقت مثل معنوی یعنی قیمت سے جزاء دی جائے گی، اختلاف اگرچہ مشہور ہے لیکن معمولی ہے اور اسی آیت سے دونوں استدلال کرتے ہیں۔

۲۔ حج اور اس کی جزاء کے سلسلے میں قرآنی آیات کے چند الفاظ کی مصنف رحمۃ اللہ علیہ تشریح کر رہے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہے کہ جب کسی مسئلہ میں قرآن کی آیات بھی ہوتی ہیں تو اس کے قریب اور مشکل الفاظ کی تشریح اس مسئلہ سے متعلق باب میں کر دیتے ہیں۔

اپنے ساتھیوں کی مدد چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اب ہمیں یہ ڈر ہو کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور نہ رہ جائیں۔ چنانچہ میں نے اسے حضور کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ کبھی اپنے گھوڑے کو نیز کر دیتا اور کبھی آہستہ آخروں گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ مقام قنبر میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام مرقیہ میں پہنچ کر آرام کریں گے وہاں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر امیں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب سلام اور اللہ کی رحمت پہنچتے ہیں، انہیں ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ان کا انتظار کریں، پھر میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے ایک گور خر مارا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس ہے آپ نے لوگوں سے کھانے لئے فرمایا، حالانکہ سب محرم تھے۔

۱۱۴۶۔ محرم شکار دیکھ کر ہنسنے لگے اور جو محرم نہیں تھا، وہ

سمجھ گیا؟

۱۱۴۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا تھا (لیکن ان کا بیان تھا کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا ہمیں غیقہ میں دشمنوں کے موجود ہونے کی اطلاع ملی اس لئے ہم ان کی تلاش میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اٹکے۔ پھر میرے ساتھیوں نے گور خر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، امیں نے جو نظر اٹھائی تو اسے دیکھ لیا، گھوڑے پر (سوار ہو کر) میں اس پر چھپا اور اس کے بعد اسے زخمی کر کے قتل کر دیا، امیں نے اپنے ساتھیوں سے کچھ امداد چاہی لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم نے اسے کھایا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (پہلے) ہمیں ڈر ہوا کہ بعض اسلاف کا یہ مسلک ہے کہ جس طرح محرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں اسی طرح اس کا گوشت بھی کھانا جائز نہیں ہے، خواہ اس نے خود شکار کیا ہو یا اس کے لئے شکار کسی نے کیا ہو اور اگر اس کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو پھر بھی جائز نہیں، اہناف کا اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ اگر محرم نے خود شکار کیا نہ کسی قسم کی اعانت کی تو وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے حدیث میں بھی یہی صورت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے ابو قتادہ کی کوئی مدد نہیں کی لیکن خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ جو کہ محرم نہیں تھے اس لئے انہوں نے شکار کیا تو سب نے اس کا گوشت کھایا ان کے ساتھیوں نے بھی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں نے بھی۔

وَسَلَّمَ اَرْقَمَ قَدَسِي شَاوَا اَتَيْسِرُ شَاوَا اَقْلَيْتُ
وَجَلَا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ الْاَيْلِ ثَلَاثُ اَيَّامٍ
تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَكَّلْتُ
بِتَعِيْنِهِ وَهُوَ قَائِلٌ السُّفْيَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ
اِنَّ اَهْلَكَ يَفْرُوْنَ عَلَيَّ السَّلَامَ وَرَحْمَةً
اَللّٰهِ اِيَّكُمْ قَدْ خَشَرُوْا اَنْ يُّقْتَلُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَهْبَنْتُ حِمَارًا وَخَيْلًا وَغَنْدِي
مِنْهُ قَاضِلَةٌ فَقَالَ يَلْقَوْنَ كَلْبًا وَهُمْ مُّخْرِمُوْنَ

سلام اور اللہ کی رحمت پہنچتے ہیں، انہیں ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ان کا انتظار کریں، پھر میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے ایک گور خر مارا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس ہے آپ نے لوگوں سے کھانے لئے فرمایا، حالانکہ سب محرم تھے۔

باب ۱۱۴۶۔ اِذَا رَأَى الْمُخْرِمُوْنَ صَيْدًا

فَصَحَبُوا قَطِطَ الْعَدَلِ؟

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاكَ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ
فَاخْرَجْنَا قَائِلُنَا بَعْدَ وَبَعِثَهُ فَنَوَجَّهْنَا نَعُوهُمْ
فَبَصُرُوا صَحَابِيَّ يَحْمَرُّ وَخَيْلٌ فَبَعَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
إِلَى بَعْضٍ فَتَطَرْتُ قَرَأْتُهَا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ
فَقَطَعْتُهُ قَائِلُنَا فَاَسْتَعْنَتْهُمْ قَائِلُوا اَنْ يُعِينُوْنِي
فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِظْتُ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَيْلُنَا اَنْ يُّقْتَلُوْا اَرْقَمَ قَدَسِي
شَاوَا اَوَّاسِيُوْ عَلَيْهِ شَاوَا اَقْلَيْتُ وَجَلَا مِّنْ بَنِي
غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ الْاَيْلِ ثَلَاثُ اَيَّامٍ تَوَكَّلْتُ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم شکار کا گوشت کھا سکتا ہے۔ بعض اسلاف کا یہ مسلک ہے کہ جس طرح محرم کے لئے شکار کرنا جائز نہیں اسی طرح اس کا گوشت بھی کھانا جائز نہیں ہے، خواہ اس نے خود شکار کیا ہو یا اس کے لئے شکار کسی نے کیا ہو اور اگر اس کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو پھر بھی جائز نہیں، اہناف کا اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ اگر محرم نے خود شکار کیا نہ کسی قسم کی اعانت کی تو وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے حدیث میں بھی یہی صورت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے ابو قتادہ کی کوئی مدد نہیں کی لیکن خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ جو کہ محرم نہیں تھے اس لئے انہوں نے شکار کیا تو سب نے اس کا گوشت کھایا ان کے ساتھیوں نے بھی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں نے بھی۔

کہ کہیں ہم آنحضرتؐ سے دور رہنا چاہیں اس لئے میں بھی اپنا گھوڑا تیر کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر میری ملاقات ایک بنی غفار کے آدمی سے آدمی رات میں ہوئی، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں آپؐ سے نہیں میں جدا ہوا تھا اور آپؐ کا ارادہ یہ تھا کہ مقام سقیہ میں آرام کریں گے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ کے اصحاب نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپؐ کے اور ان کے درمیان دشمنی حاصل نہ ہو جائے اس لئے آپؐ ان کا انتظار کیجئے، پھر پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا میں نے یہ بھی عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا ہے اور ہمارے پاس کچھ بچا ہوا ہے اب بھی موجود ہے اس پر آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ، حالانکہ وہ لوگ حرم تھے بلکہ

۱۱۷۷۔ شکار کرنے میں حرم غیر حرم کی اعانت نہ کرے

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَلَّيْتُهِ بِمَفْقَدٍ وَهُوَ قَائِلٌ بِالشُّكْرِ فَذَجَعْتُ يَسْأَلُ اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْنَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اِنِّ اصْحَابَكَ اَرْسَلُوا يَفْتَرُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ وَانَّهُمْ قَدْ خَشَوْا اَنْ يَفْتَطِبَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَاَنْظَرَهُمْ فَعَمَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا اَصَدُّ نَاصِحَاتٍ وَخَشِي اِنْ عِنْدَنَا قَاضِيَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اصْحَابِهِمْ كُلُّوْا وَهُم مُّعْرِضُونَ

باب ۱۱۷۷۔ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْعَدَلَ

فِي قَتْلِ الْقَبِيذِ

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَالِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُعْتَدٍ عَنْ تَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثِ حِجَابٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَالِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُعْتَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَظَنَرْتُ فَإِذَا حِجَابٌ وَخَشِي يُعْنَى وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا يُعْنَى عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُعْرِضُونَ فَقَتَلْنَا وَلْتَهُ قَاتِلُهُ ثُمَّ آتَيْنَا الْحِجَابَ مِنْ وَرَاءِ الْكَمَةِ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوْا وَقَالَ

۱۱۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے ان سے ابو قتادہ کے موالی تافیع نے، انہوں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے تین منزل دور مقام قاصہ میں تھے۔ ۷ اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قاصہ میں تھے۔ بعض اصحاب تو حرم تھے اور بعض غیر حرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں، میں نے بوجھ نظر اٹھائی تو ایک گورخر سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا گورخر لگ گیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا، لیکن ساتھیوں نے کہا ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ حرم تھے) اس لئے میں نے خود اٹھا لیا اس کے بعد اس گورخر کے پاس ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے مار لیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ لے آیا۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ شکار سامنے ہو اور حرم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ہر ایک شخص جو حرم نہیں ہے ان کا مطلب سمجھ جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ کسی اعانت یا اشارہ کے ضمن میں نہیں آتا۔

حَمَادٌ أَوْ حُشَيْبًا حَتَّى لَا يَقْبَلَ؛

۷۰۰۔ ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَحْمَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَادًا وَحُشَيْبًا وَهُوَ بِالْأَنْبَاءِ أَدْيُوذَانَ فَدَوَّاهُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَرُوهُ دَوَّاهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ؛

بَابُ مَا يَنْتَقِلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؛

۷۰۱۔ ا۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْسَبُ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي تَقْلِيدِهَا جُنَاحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ؛

۷۰۲۔ ا۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَنَا إِحْدَى ابْنَتَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ؛

۷۰۳۔ ا۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حِفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسَبُ مِنَ الدَّوَابِّ لَأَخْرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلْتَهُنَّ

سے عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات «میرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں اخاف کے مسک کے موافق ہیں۔

قبول نہ کرنا چاہیے؛

۷۰۰۔ ا۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن غنم بن مسعود نے انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب بن جشمہ لیشی رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ ابواریا ووان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورنر کا بیہ ویا تو ان حضور نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چہرے کا رنگ دیکھا کہ واپس کرنے کی وجہ سے وہ ملول ہو گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۷۰۱۔ ا۔ کون سے جانور محرم مار سکتے ہیں؟

۷۰۱۔ ا۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں، جنہیں مارنے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ ح اور عبد اللہ بن دینار نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۷۰۲۔ ا۔ ہم سے سعد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حاتم نے حدیث بیان کی ان سے زید بن جبر نے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محرم مار سکتا ہے

۷۰۳۔ ا۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی حرج نہیں آتا، چیل، پھوپھا، پھوپھا، اور کاٹ

سے عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات «میرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں اخاف کے مسک کے موافق ہیں۔

سے عنوان کے ذریعہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس شکار کو واپس کرنے کی وجہ یہ تھی کہ شکار زندہ تھا، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات «میرے قرائن کی روشنی میں کہی ہے ورنہ خود اس حدیث میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، مصنف اس مسئلہ میں اخاف کے مسک کے موافق ہیں۔

أَفْعَرَابُ وَالْجِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ۝

۷۰۴۔ ا۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُمُسُ مِنَ الدَّوَابِّ كُفْتُهُنَّ فَاسِيٌّ يَفْتَتِهْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَرَابُ وَالْجِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ۝

۷۰۴۔ ا۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِثْرٍ إِذْ تَنَزَّلَ عَلَيْهِ الْمُرْسَلَاتُ وَارْتَدَّ لَيْسُوهُنَّ وَارِثِي لَا تَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ وَارِثٌ فَأَلَا لَرَطْبٍ بِهَا إِذْ وَجِئَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثُوا قَابِئَةً رَنَمًا قَدْ هَبَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَيْتُ لَكُمْ كَمَا وَوَيْتُكُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ أَمَا أَرَوْنَا بِمَعْدَا أَنْ وَصِي مِنَ الْعَوَمِ وَإِنَّهُمْ لَمَّا يَسْكُرُوا يَقْتُلُ الْحَيَّةَ بَاسًا ۝

۷۰۵۔ ا۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلزُّبَيْرِ فَمَا يَسِيْقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمْرًا يَقُولُهُ ۝

کھانے والا کتا۔

۷۰۴۔ ا۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ طرح کے جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موزی ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کالٹے والا کتا۔

۷۰۴۔ ا۔ ہم سے عمار بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے اسود کے واسطے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے غار میں تھا کہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی شروع ہوئی، پھر آپ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں آپ کی زبان سے اسے سیکھنے لگا، ابھی آپ نے تلاوت ختم بھی نہیں کی تھی کہ ہم پر ایک سانپ گرا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مارو، چنانچہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اس پر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ ہو گئے وہ بھی تمہارے شر سے محفوظ چلا گیا، ابو عبد اللہ مصنف اسے کہا کہ اس حدیث سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل نہ ہو اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا تھا ۷۰۵۔ ا۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے بن زبیر نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھسکی کو موزی کہا تھا لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا بھی حکم دیا تھا پلے

سے پہلے آچکا ہے کہ حرم کے لئے شکار وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن بعض موزی جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، جیسا کہ ان احادیث سے ان کی تفصیل معلوم ہوتی ہے اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام وہ حیوانات جن کا گوشت کھانا شریعت میں منع ہے، حرم انہیں مار سکتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تمام موزی جانوروں کو مارنا جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے

۱۱۵۱۔ حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حرم کے کاٹنے نہ کاٹے جائیں؛

باب ۱۱۵۱۔ لَا يُقَصَّدُ شَجَرُ الْحَرَمِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يُقَصَّدُ شَوْكُهُ؛

۱۷۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے بیٹھ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی سعید مقلبی نے ان سے ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے کہ جب عمر بن سعید مکہ لشکر بھیج رہا تھا تو انہوں نے اس سے کہا امیر اگر اجازت دیں تو میں ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمائی تھی اس حدیث مبارک کو میرے ان کاؤں نے سنا تھا اور میرے دل نے پوری طرح اسے محفوظ کر لیا تھا جب آپ تکلم فرما رہے تھے تو میری یہ آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں آپ نے اللہ کی حمد اور اس کی ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کی حرمت اللہ نے قائم کی ہے لوگوں نے نہیں اس لئے کسی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ یہاں خون بہائے اور کوئی یہاں کا ایک درخت بھی نہ کاٹے، لیکن اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال (فتح مکہ کے موقع پر) اسے اس کی اجازت نکالے تو اس سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی تنگدستی سی دیر کے لئے اجازت ملی تھی، پھر دوبارہ آج اس کی حرمت ایسی ہی ہو گئی جیسے پہلے تھی اور ہاں موجود، غائب کو (اللہ کا پیغام) پہنچا دیں۔ ابو شریح سے کسی نے پوچھا کہ پھر عمر بن سعید نے دیہ حدیث سن کر آپ کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ عمر نے کہا ابو شریح! میں یہ حدیث تم سے بھی زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے اور پوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ دیتا ہے، آخر ہر سے مراد خربہ بلیمہ ہے۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَالْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى مَكَّةَ اخْذَنَّ لِي آيَتَهَا الْأَمِينُ أَحَقُّ ثَلَاثَ قَوْلَةٍ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ قَسِيمَتَهُ إِذْ قَامَ وَوَعَالَ قُلَيْبُ وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمَدَ اللَّهَ وَآثَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ مِمَّا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يَوْمَ مِنْ بَائِلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَقْصُدُ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَوَخَّصَ لِقَتَالِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ تَكْذُوبًا إِنَّمَا أُذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ لَهَارٍ وَقَدْ هَدَانِ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ الْفَأْتِ قَيْلٍ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ وَقَالَ أَنَا أَغْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْعَدَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا قَامِدًا يَكْذِبُ وَلَا قَادًا يَخْرُبُ خُرْبَةً بَلِيَّتَةً؛

کہا ہے کہ جن کے مارنے کی خود احادیث ہیں اجازت دی گئی ہے، صرف انہیں جانوروں کو محرم مار سکتے ہیں اب مثلاً، کچھ مارنے کی اجازت حدیث میں ہے تو کچھ جیسے تمام مشرت الارض اسی ضمن میں آجائیں گے، بعض حالات میں درندوں کا مارنا بھی جائز ہے بہر حال احادیث میں چند مخصوص جانوروں کے مارنے کی اجازت ہے، کوئی حکم عام اس سلسلے میں نہیں۔ اب آئمہ کا یہ اجتہاد ہے کہ انہوں نے اس باب کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر اس کا اصل مقصد کیا سمجھا ہے۔

۷۔ اس سلسلے کی احادیث بخاری میں بکثرت گزری چکی ہیں، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اموی خلافت کی لشکر کشی کا یہ واقعہ ہے ابن زبیرؓ

باب ۱۵۲۔ لَا تَنْتَفَرُوا مِنْهُ الْخَرَمِ :

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ لَا يُغْتَلَى خَلَاؤها وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ مِنْهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُفْتَتُهَا إِلَّا لِمُعَرَّفٍ وَقَالَ الْغُبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذْ خَرَّ لِيَصَاتِعَتَا وَقُبُورَنَا فَقَالَ إِلَّا إِذْ خَرَّ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ هَلْ تَذِيرِي مَا لَا يُنْفَرُ مِنْهُ هَاهُوَ أَنْ يُنْجَحَهُ وَتَنْزِيلُ مَسَاكِنِهِ :

یہ کیا مراد ہے ؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی جانور سایہ میں بیٹھا ہو (جو تو) اسے سایہ سے بھگا کر خود وہاں قیام نہ کر لینا چاہیے

بہا د مّا :

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَفَيْتُهُ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَإِنَّ هَذَا الْبَيْتَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

باب ۱۵۲۔ حرم کے شکار بھڑکائے نہ جائیں :

۱۷۰۱۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت عطا فرمائی ہے اس لئے میرے بعد بھی وہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا میرے لئے صرف ایک دن حضور ہی دیر کے لئے حلال ہوا تھا اس لئے اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور نہ وہاں گری ہوئی کوئی چیز اٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے دتا کہ اصل ملک تک پہنچ جائے (عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ ! اذخر کی اجازت ہمارے کاریگروں اور ہماری قبروں کے لئے دے دیجئے تو آپ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے خالد نے روایت کی کہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، معلوم ہے، شکار کو نہ بھڑکانے

۱۷۰۳۔ مکہ میں جنگ جائز نہیں۔

ابو شریح رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ وہاں خون نہ بہانا :

۱۷۰۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاووس نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا فرمائی تھی

مکہ میں قیام رکھتے تھے اور عمرو بن سید خلافت اموی کا امیر، ان کے خلاف فوج بھیج رہا تھا ابن شریح رضی اللہ عنہ صحابی ہیں انہوں نے اس حکم کی دہر سے کہ جو موجود ہیں وہ غیر موجود کو خدا کا پیغام پہنچا دیں، یہ ضروری سمجھا کہ اگر کوئی خلاف شریعت فعل پر متنبہ کر دیں، اگر وہ نے حدیث سن کر جو یہ کہا کہ میں آپ سے زیادہ اس سلسلے میں جانتا ہوں، امیر اس کی جسارت تھی، اگر وہ نے جواب میں جو کچھ کہا وہ اس کا اپنی ذاتی خیال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں تھی،

مکہ یعنی جب مکہ دارالاسلام ہو گیا تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا، اس لئے آپؐ نے اعلان فرمایا کہ ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو گیا لیکن جہاد کا ثواب اچھی اور نیک نیت کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔

وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَأَنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ
يَحِلَّ لِي إِلَّا سَنَةً مِنْ تَهَارَتُمْ هُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ
اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْتَصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْقَرُ
قِنْدَلُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُفْتَلُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا
يُحْتَلَى خَلَاَهَا قَالَ الْقَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِنِخْرَ
قَاتَهُ تَقْنِيهِمْ وَيَبْشُرُهُمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِنِخْرَ

(ایک گھاس) کی اجازت مے دیجیے کیونکہ یہ کاریگروں کو گھروں کے لئے ضروری ہے تو آپ نے فرمایا: انخر کی اجازت ہے۔

باب ۵۱۔ الْحِجَابَةُ لِلْمُحْرِمِ وَكَوْنِ

ابْنِ عُمَرَ ابْنَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى

مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَبِيبٌ :

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو آوَلُ شَيْءٍ سَيِّئٌ عَطَاءُ
يَقُولُ سَيِّئٌ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
اخْتَبَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُحْرِمٌ ثُمَّ سَيِّئُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قُلْتُ لَعَلَّهُ سَيِّئُهُ مِنْهُمَا :

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُلْفَةَ ابْنِ أَبِي عُلْفَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ أَبِي بَحِيلَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَبَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ يَدْخِي جَمَلٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ :

باب ۵۲۔ تَذْوِجُ الْمُحْرِمِ :

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْثَنِ حَدَّثَنَا
ابْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ

جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے اس لئے یہ اللہ کی دمی ہوئی
حرمت کی وجہ سے حرام ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے جنگ جائز نہیں
تھی اور مجھے بھی ایک دن تقویٰ دیر کے لئے اجازت ملی تھی اس لئے یہ شہر
اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ اس
کا کاٹنا کاٹا جائے نہ اس کے شکار بھڑکاٹے جائیں اور اس شخص کے سوا جو
اعلان کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری پر تہی ہیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں
کی گھاس اکھاڑی جائے ابواس رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! انخر

۱۱۵۴۔ محرم کا پھینکا گلوٹا، محرم ہونے کے باوجود ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ٹرکے کے داغ لگایا تھا ایسی دوا

جس میں خوشبو نہ ہو اسے محرم استعمال کر سکتا ہے :

۱۷۰۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، چمپلی بات جو میں نے عطاء سے یہ سنی
تھی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ
فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم تھے اس وقت
آپ نے پھینکا گلوٹا تھا، پھر میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ مجھ سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے طاووس نے حدیث بیان کی تھی اس سے میں
یہ سمجھا کہ شاید انہوں نے ان دونوں حضرات سے حدیث سنی ہوگی :

۱۷۱۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال
نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ بن ابی علقمہ نے ان سے عبد الرحمن بن اعرج
نے اور ان سے ابن بجینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبکہ آپ محرم تھے اپنے سر کے بچ میں، مقام سحی جمل میں پھینکا گلوٹا تھا۔

۱۱۵۵۔ محرم کا نکاح کرنا :

۱۷۱۱۔ ہم سے ابو المغیرہ عبد القدوس بن حجاج نے حدیث بیان کی ان
سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہہ جا رہے تھے، ان کے صاحبزادے واقد بن عبد اللہ سنا کرتے، راستے میں بیمار ہو گئے اور عرب میں اس کا علاج تھا داغ
لگانا اس لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ علاج کرایا، پھینکا گلوٹے کے باسے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کے لئے بال کاٹنے پڑھیں تب تو
صدقہ دینا پڑتا ہے اور اگر بال کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو صرف پھینکا گلوٹے میں کوئی شے نہیں :

بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپؐ حرم تھے۔

آبِ رَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ؛

۱۱۵۶۔ محرم مرد اور عورت کے لئے کس طرح کی خوشبو کے استعمال کی ممانعت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ محرم عورت درس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے؛

بَابُ ۱۱۵۶۔ مَا يُهْنِي مِنَ الطَّيِّبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ تَوْبًا يُوَدِّسُ أَوْ زَعْفَرَانٍ؛

۱۱۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! حالت احرام میں ہمیں کس طرح کے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپؐ حضورؐ نے فرمایا کہ نہ نیسے پہنو، نہ پا جاے، نہ دھڑے نہ بڑھس، اگر کسی کے پاس چیل نہ ہوں تو دھڑے کے، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے اسی طرح کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں عورتیں نقاب نہ ڈالیں، اور دستارے بھی نہ پہنو، اس اس روایت کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقیقہ، یوریرہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستاروں کے ذکر کے سلسلے میں کی ہے بعید اللہ نے "ولا درس" بیان کیا، وہ بیان کرتے تھے کہ احرام کی حالت میں عورت نہ نقاب ڈالے اور نہ دستارے استعمال کرے، مالک نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ احرام کی حالت میں عورت نقاب نہ ڈالے اس کی متابعت لیث بن ابی سلیم نے کی ہے

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْيَاقُوتُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُونَا أَنْ تَلْبَسُوا مِنَ الْيَتَابِ فِي الْأَحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَبِيضَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعَتَايِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمْ كَيْسَتْ كُفْلَانِ تَلْبَسُ الْخُفَيْنِ وَلَيَقْطَعُ اسْقَلٍ مِنَ الْكَبْعَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَدُوسُ وَلَا تَنْتَقِبِ السَّرَاةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْمُفَازِينَ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَرْهَبٍ ابْنُ عُقْبَةَ وَجُوزَيْرَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النَّقَابِ وَالْمُفَازِينَ وَقَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ وَلَا وَدُسٍ وَلَا كَانَ يَقُولُ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْمُفَازِينَ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ؛

۱۱۶۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح کیا جاسکتا ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح میں کوئی حرج نہیں، منصور صرف عورت کے پاس جانا ہے، بخاری کی یہ حدیث صاف ہے کہ آپؐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باوجود میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا، لیکن بعض احادیث سے اس کے خلاف مفہوم ہوتا ہے اور وہ دوسرے ائمہ کی دلیل ہے۔ احرام بالذھن سے پہلے احناف کے یہاں بھی خوشبو کا استعمال جائز ہے اور جو خوشبو احرام سے پہلے استعمال کی گئی تھی، اگر اس کی خوشبو یا سبب وغیرہ احرام کے بعد بھی باقی رہ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح احرام کے بعد دوا کے طور پر خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے۔

کی ان سے منصوص ہے ان سے حکم نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک محرم شخص کے اونٹ نے دھجہ الوداع کے موقع پر اس کی گردن دگرا کر توڑ دی اور اسے جان سے مار دیا۔ اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں غسل اور کفن دیدو، لیکن اس کا سر نہ دھوؤ اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ قیامت میں یہ لبیک کہتے ہوئے اٹھیں گے۔

۱۱۵۷۔ محرم کا غسل کرنا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ محرم و غسل کے لئے حمام میں جاسکتا ہے، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کھانے میں کوئی خرچ نہیں سمجھتے تھے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں زید بن اسلم نے انہیں ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین نے انہیں ان کے والد نے کہ عبد اللہ بن عباس اور سوربن خمر رضی اللہ عنہم کا مقام ابواہ میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا، عبد اللہ بن عباس کو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا ہے کہ محرم کو سر نہ دھونا چاہیئے پھر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے ابوالواب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنویں کے کنارے غسل کر رہے تھے ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں آپ کی خدمت میں مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے، یہ درہانت کرنے کے لئے کہ الام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوئے تھے انہوں نے کپڑے (پر جس پر پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کیا، اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ اٹھائے مجھے اللہ

پھر بھی لائے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (احرام کی حالت میں)

۱۱۵۸۔ جب محرم کو چہل نہ ملیں تو دھڑے کے اموئے

پہن سکتا ہے۔

عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَعْتُ بِرُحْلِ مُخَرِّمٍ نَاقَتَهُ فَقَتَلْتُهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تَغْفُلُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوا حِلْبًا فَإِنَّهُ يُنْقَضُ يَوْمَئِذٍ

باب ۱۱۵۸۔ لَا غَنَسَ لِلْمُحَرِّمِ وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ

الْمُحَرِّمُ الْحَتَمَةَ وَلَمْ يَزِدْ ابْنُ عَسَرَ

وَعَائِشَةُ بِالْعَلَاءِ بِاسْمٍ

۱۱۶۲۔ احَدًا ثَنَاءً سَبَدُ اللَّهِ بَنِي يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوِّرَ
بَنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ
يَغْفِلُ الْمُحَرِّمُ رَأْسَهُ وَقَالَ وَسَوْرٌ لَا يَغْفِلُ الْمُحَرِّمُ
رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدَهُ يُغْتَسِلُ بِنِ الْفَرَتَيْنِ وَهُوَ
يُسْتَرُّ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقُلْتُ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحَرِّمٌ فَوَضَعَ
أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الشَّوْبِ فَطَاكَهُ حَتَّى يَدَّ إِلَى
رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ لِإِثْنَيْنِ يَعْصِبُ عَلَيْهِ أَضْبُعُ فَصَبَّ
عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ هَوَّكَ رَأْسَهُ بِتَدْيِهِ قَاتِلًا
يَوْمًا وَآذَنًا وَقَالَ لَهَكَذَا رَأَيْتُمْ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْكَ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

باب ۱۱۵۹۔ لُبْسُ الْغُلَّيْنِ لِلْمُحَرِّمِ

وَأَنَّكَ يَجِدُ الْغُلَّيْنِ

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَعْرِفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّغْلَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيلَ لِلْمُحْرِمِ ۖ

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الشَّرَاطِيذَ وَلَا الْبُرُنْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ رَعَقَانِ وَلَا وَرْسِي فَإِنْ لَمْ يَجِدِ ثَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّغْلَيْنِ وَلْيَقْطَعْ مَا حَتَّى يَكُونَ اسْتَقْلَ مِنَ الثَّغْلَيْنِ

باب ۱۱۵۹۔ إِذَا لَمْ يَجِدِ إِلَّا زَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيلَ

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ إِلَّا زَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّوَادِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الثَّغْلَيْنِ ۖ

باب ۱۷۱۸۔ لُبْسُ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَأَفْتَدَى وَلَمْ يَتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ ۖ

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي اسْمَاقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي

۱۷۱۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے بن دینار نے خبر دی، انہوں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس چلنہ ہوں وہ موزے (چمڑے کے) ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن سکتا ہے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پا جامہ پہن سکتا ہے (یہ حکم، محرم کے لئے تھا۔

۱۷۱۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے براہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابی شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سالمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، محرم کس طرح کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قمیص، عمامہ، پا جامہ، اور برنس (ایک خاص قسم کی ٹوپی) نہ پہنے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران یا درس لگا ہوا ہو، اور اگر چلنہ ہوں تو چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے البتہ انہیں اسی طرح کاٹ لینا چاہیے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۱۱۵۹۔ تہبند نہ ہو تو پا جامہ پہن سکتا ہے۔

۱۷۱۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیا، اس میں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پا جامہ پہن سکتا ہے اور اگر کسی کو چلنہ نہیں تو وہ چمڑے کے موزے پہن سکتا ہے۔

۱۷۱۸۔ محرم کا ہتھیار بند ہونا، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر دشمن کا خوف ہو اور کوئی ہتھیار ہاندے تو اسے فدیہ دینا چاہیے، فدیہ کے متعلق کوئی حدیث متابع نہیں ہے۔

۱۷۱۸۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی تعدہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے تو مکہ والوں سے

الْقَعْدَةَ قَابِیَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ
مَكَّةَ حَتَّى تَقْضَاهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا

إِلَّا فِي الْغَرَابِ :

باب ۱۶۱۔ دُخُولِ الْحَدَمَةِ مَكَّةَ
بِقَبْلِ احْتِرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَاةً
وَأَمَّا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِإِهْلَالِ يَتْنِ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَلَمْ يَذْكُرْ يَلْبَاسَيْنِ وَغَيْرِهِمْ :

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَحِيدٌ
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْحِلْفَةِ وَلِأَهْلِ تَجْدٍ
قُرُونَ التَّنَازُلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْسِرُهُمْ لَهْمُ
وَلِكُلِّ آتٍ أَقْبَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَسَمَ كَاتَا دُونَ ذَلِكَ قَسَمَ
حِينَئِذٍ أَلَسَا حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ :

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

آپ کو مکہ میں داخل ہونے نہیں دیا، پھر ان سے صلح اس شرط پر ہوئی
کہ آئندہ سال اتلواریام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں۔

۱۱۶۱۔ حرم اور مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا ابن عمر
رضی اللہ عنہ احرام کے بغیر داخل ہونے سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام کا ان لوگوں کو حکم دیا تھا جو حج اور عمرہ
کا ارادہ کریں، اس کے لئے مگرڑی بیچنے والوں وغیرہ کا کوئی
ذکر نہیں کیا ہے

۱۷۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان
کی ان سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحجہ
کو میقات بنایا تھا نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے
یلملم۔ یہ میقات ان شہروں کے باشندوں اور دوسرے ان تمام لوگوں کے
لئے تھے جو ان شہروں سے ہو کر مکہ آئیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ بھی رکھتے
ہوں۔ لیکن جو لوگ ان حدود کے اندر ہوں تو ان کی میقات وہ ہوگی،
جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں گے، مکہ والوں کی میقات مکہ ہوگی،

۱۷۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل
ہوئے تو آپ کے سر پر توڑ تھا جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلیں انہیں احرام
باندھ کر مکہ میں داخل ہونا چاہیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر وہی حدیث ہے کہ اس میں صرف حج اور عمرہ کا نام لیا گیا ہے بہت سے
لوگ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے حرم میں جا سکتے ہیں ان کا حدیث میں کوئی ذکر بھی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام، مکہ میں داخل ہونے کے لئے
صرف انہیں لوگوں کے لئے ضروری ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں اور حدیث میں صرف انہیں لوگوں کو احرام کا حکم ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کا بھی یہی مسلک ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو حدود حرم میں داخل ہو، خواہ حج اور عمرہ کے
ارادہ سے یا کسی بھی دوسری ضرورت سے گویا احرام، حرم کی حرمت کی وجہ سے واجب ہوا ہے اس میں حج یا عمرہ کی خصوصیت نہیں ہے ابن عباس
کی حدیث میں حج اور عمرہ کا خاص طور سے اس لئے ذکر ہے کہ جب آپ نے وہ کلمات فرمائے تھے تو آپ حج ہی کے ارادہ سے جابے تھے اس لئے خاص
طور سے انہیں کا ذکر بھی کیا۔ حدیث میں ہے کہ ”حرم نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہے میرے لئے بھی ایک دن فتور
دیر کے لئے حلال ہوا تھا“ غنیفہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قتال کی علت نہیں، بلکہ احرام کے بغیر داخل ہونے کی اجازت سے آپ کی مراد ہے۔

نے اگر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبہ کے پردے سے اگر چٹ گیا ہے آپ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔

۱۱۶۲۔ اگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی قیصر پہنچے ہوئے

احرام باندھے، عطار نے بیان کیا کہ ناواقفیت میں یا بھول کر اگر کوئی شخص خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ نہیں ہے

۱۱۶۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث

بیان کی ان سے عطار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے صفوان بن یعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا جو جید پہنے ہوئے تھا اور اس پر نہ وہی یا اس طرح کی کسی چیز کا اثر تھا اس نے سوال کیا پھر

آپ پر وحی نازل ہوئی، عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے کہا کرتے تھے، کیا تم جانتے ہو کہ جب اس حضور پر وحی نازل ہونے لگے تو تم آنحضور کو دیکھ سکو؟ اس وقت

آپ پر وحی نازل ہوئی اور پھر سلسلہ ختم ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا کہ جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو اسی طرح عمرہ بھی کرو، ایک شخص نے دوسرے شخص کے

ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا،

۱۱۶۳۔ محرم میدان عرفہ میں مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حج کے بقیہ مناسک اس کی طرف سے ادا کرنے کے لئے نہیں فرمایا تھا۔

الْيَقْدَرُ قَلَمًا تَنْوَعُهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ قَتَلَ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ افْتَسَلُوا

باب ۱۱۶۲۔ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ

قِيَمٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا أَتَيْتَ أَوَّلَيْتَ

جَاهِلًا أَوْ تَابِئِيًّا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ

أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ قَوْمِهِ أَقْدَمُ مَعْرُوفَةٍ

أَوْ تَخَوُّلاً كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي تَحِيَّتِهِ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ

الرُّوحُ أَنْ تَوَأَّ وَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سَوَّى عَنْهُ فَقَالَ

إِصْنَعْ فِي عَمْرِيكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ وَعَصَى

وَجُلٌ يَدَّ رَجُلٍ يَغْنِي قَائِلُهَا تَبَيَّنَتْهُ فَبَاطَلَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ میں دانت سے کاٹا تھا دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دلوایا،

باب ۱۱۶۳۔ الْمَحْرِمُ يَمُوتُ بِعُرْقَةٍ

وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُدَوَّى عَنْهُ بِقَيْتَةِ الْحَجِّ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خُوَيْبٍ حَدَّثَنَا

هَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِعُرْقَةٍ إِذْ دَقَّ عَنْ وَاحِدَتِهِ فَوَقَّصَهُ أَذْوَاقًا

فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ وَسِدِّدِ دَكِّفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ

أَوْ قَالَ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحْتَبِلُوهُ وَلَا تُخَيِّرُوهُ وَأَمْسَهُ

سے یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے حرم ایک دن عقور ہی دیر کے لئے حلال کر دیا گیا تھا اسی وجہ سے آپ صریح فرمایا کہ اگر چٹ گیا ہے آپ نے فرمایا پھر بھی اسے قتل کر دو۔

قَاتِ اللَّهُ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُكَلِّبِي ۝
۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا دَجُلٌ وَأَقِفْتُ
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَوْصَةٍ إِذْ قَعَمَ
 عَنْ رَاحِلَتِهِ قَوْصَتُهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ
 وَسِدْرٍ وَكَفُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ وَلَا
 تُخَمِّرُوهُ رَأْسَهُ وَلَا تُنْظَرُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُبْقِصُهُ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكَلِّبِي ۝

باب ۱۷۳۴۔ سُنَّةُ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ ۝

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
 حَدَّثَنَا هُثَيْلٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
 رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَوْصَةٍ
 نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِسَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفُوهُ
 فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَيِّبٍ وَلَا تُخَمِّرُوهُ رَأْسَهُ
 فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكَلِّبِي ۝

باب ۱۷۳۵۔ الْحَجَّ وَالْتِدَادَ عَنِ

النَّبِيِّ وَالرَّجُلُ يَعْبُجُ عَنِ السَّرَاةِ ۝

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ
 أَنْ تَعْبُجَ نَلَمَ تَعْبُجَ حَتَّى مَاتَتْ أَفَعْبُجُ عَنْهَا
 قَالَ نَعَمْ هَجَى عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى امْرَأَتِكَ

۱۷۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
 حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا، اور جانور
 نے اس کی گردن توڑ دی (جس سے اس کی موت واقع ہو گئی) تو انھوں نے
 نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر کپڑوں میں کفادہ لیکن
 خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا اور نہ خطوط لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں
 اسے تبلیہہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے ۝

۱۷۳۴۔ اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کا کفن و دفن
 کس طرح کیا جائے؟

۱۷۳۴۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم
 نے حدیث بیان کی انہیں ابو بشر نے خبر دی انہیں سعید بن جبیر نے اور
 انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ (میدان عرفہ میں) تھا کہ اس کے اونٹ نے گرا کر اس کی گردن
 توڑ دی، وہ شخص محرم تھا اور مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بدین
 دی کہ اسے پانی اور بیری کا غسل اور دو کپڑوں کا کفن دیا جائے، البتہ
 خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر نہ چھپایا جائے، کیونکہ قیامت کے دن
 وہ تبلیہہ کہتا ہوا اٹھے گا۔ (نوٹ پہلے گزر چکا ہے)

۱۷۳۵۔ میت کی طرف سے حج اور تداراد کرنا، مرد کسی
 عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے۔

۱۷۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کی ان سے ابو عوانہ نے
 حدیث بیان کی ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون، نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے بتایا کہ میری والدہ
 نے حج کی نذر مانی تھی، لیکن حج نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا تو کیا
 میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ حضور نے فرمایا کہ ہاں، ان کی
 طرف سے تم حج کرو، کیا اگر تہمدی ماں پر قرض ہونا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟

اللہ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے نہیں
 اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا چاہیے!

۱۱۶۶۔ اس کی طرف سے حج، جس میں سواری پر بیٹھنے کی سکت نہ ہو۔

۶۲۹- ہم سے ابو عاصم نے ابن جریر کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے ابن عباس نے اور ان سے فضل رضی اللہ عنہم نے کہ ایک خاتون - ج ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا جو فریضہ اسی کے بندوں پر پہلے میرے پورے باپ نے بھی پایا ہے لیکن ان میں اتنی سکت بھی نہیں کہ سواری پر بیٹھ بھی سکیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کروں تو ان کا حج ہو جائے گا؟ آپ حضور نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۷۔ عورت کا حج، مرد کے بدلہ میں،

۷۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوار کا پہرہ ہمچے بیٹے ہوئے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک

سے عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں، یا ان کا تعلق انسان کے صرف جسم و جان سے ہوتا ہے، جیسے نماز، روزہ یا انسان کے بدن اور جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بلکہ صرف روپیہ، مال و دولت خرچ کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، اس کی مثال ہے زکوٰۃ تیسری قسم عبادت کی وہ ہے جس میں جسم اور جان کے ساتھ مال و دولت بھی لگائی پڑتی ہے اور اسی کی مثال ہے حج، پہلی قسم جس میں نماز اور روزہ کئے ہیں وہی شخص اسے ادا کر سکتا ہے جس پر یہ فرض یا واجب وغیرہ ہوئے تھے اس میں نیابت اور وکالت کا کوئی سوال ہی نہیں اس لئے ان کا مقصد انعام نفس ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب خود وہ شخص ان کی ادائیگی کرے جس پر یہ فرض یا واجب تھے، دوسری قسم یعنی زکوٰۃ میں نیابت و وکالت بہر صورت چل سکتی ہے کیونکہ اس کا مقصد ایک حق کو مستحق تک پہنچانا ہوتا ہے اور وہ حق ہستی تک نیابت و وکالت کے ذریعہ بھی پہنچ سکتا ہے تیسری قسم یعنی حج میں نیابت عذر کے وقت چل سکتی ہے، کیونکہ یہ عبادت مالی ہونے کے ساتھ فی الجملہ بدنی بھی ہے اور اس لئے عذر کے وقت شریعت نے اس میں نیابت کی اجازت دی ہے مصنف نے اس حدیث کے عنوان میں لکھا ہے کہ مرد کسی عورت کے بدلہ میں حج کر سکتا ہے حدیث میں اگرچہ اس کا کوئی ذکر نہیں لیکن مسئلہ صاف ہے اگرچہ دونوں کے اہرام میں معمولی سا فرق ہوتا ہے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

خاتون میں فضل رضی اللہ عنہ ان کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگیں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ دوسری طرف پھرنے لگے، خاتون نے کہا کہ اللہ کا فریضہ (حج) میرے بوڑھے والد نے پالیا ہے، لیکن وہ سواری پر بیٹھ ہی نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ ان حضوٰر نے فرمایا کہ ہاں، یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے۔
(اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۱۶۸۔ بچوں کا حج۔

۱۷۲۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ کی رات، سامان کے ساتھ لگے بیچ دیا تھا۔

۱۷۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یعقوب بن البرہم نے خبر دی ان سے ان کے بقیع، ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے چچائے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسوٰر نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوا (مٹی میں) اس وقت قریب البلوغ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں پہلی صف کے ایک حصہ کے سامنے سے ہو کر گزرا، پھر سواری سے نیچے اتر آیا، اور اسے پرنے کے لئے چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا، یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے بیان فرمایا کہ یہ حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ کا واقعہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَنِمِ قَبْعَدَ الْفَضْلِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ قَبْعَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْأَخْرَ فَقَالَتْ إِنَّ قَوِيْقَةَ اللَّهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَثِيرًا لَا يَنْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَا حُجَّ عَنْهُ قَالَ تَعَدَّ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

باب ۱۱۶۸۔ حَجَّ الصِّبْيَانِ ۝

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَنَحِ بَكْلِيلَةَ ۝ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَابٍ عَنْ قَتَبَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ تَاهَرْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى اثْنَيْنِ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُقَمِّي يَمِينِي حَتَّى مَيَّرْتُ بَلِيَّتَ يَدِي بِبَعْضِ الصَّفِّ الْأَدْلِ ثُمَّ تَرَلْتُ عَنْهَا قَوَعْتُ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُرْسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَابٍ يَمِينِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سے بچوں کی تمام عبادات کا شریعت نے اعتبار کیا ہے، البتہ چونکہ شریعت نے خود انہیں عبادت کا، بالغ ہونے سے پہلے، مکلف نہیں قرار دیا ہے اس لئے تمام فرائض، بچوں کی طرف سے نفل رہیں گے، حج میں بھی یہی صورت ہے چھین میں اگر کوئی حج کرے تو شریعت کی نظر میں اس کا اعتبار ضرور ہے، لیکن بڑے اور بالغ ہونے کے بعد اگر حج کی شرائط پائی گئیں تو پھر دوبارہ حج فرض ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلا حج نفلی ہوا تھا۔

يُؤَسِّفُ عَيْنَ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
ابْنُ سَبْعٍ سِنِينَ ۝

۱۷۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ دَرَّادَةَ أَخْبَرَنَا
الْقَيْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْبُقَعِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ سَمِعْتُ عُسْرَةَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِيَسَّابِ
ابْنِ يَزِيدٍ وَكَانَ قَدْ حَدَّثَهُ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۱۷۴- حَجَّ ابْنُ سَبْعٍ ۝ قَالَ فِي تَعْدِ
بْنِ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ إِذَنْ عُسْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
اخْتِزَاجِهِمَا بَعَثَ مَعَهُ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ۝

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا- مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ
بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَعْبُرُونَ أَتَعْبَاهُ
مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنُ الْيَهَادِ وَأَجْمَلُهُ
الْحَجُّ حَجَّ مُبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قُلْنَا أَدَامَ الْعَجَّ
بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا- أَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَسَدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى بَنِي
عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا النِّسَاءَ
إِلَّا مَعَ ذِي مَعْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا

سائب بن یزید نے کہ مجھے ساتھ لے کر (میرے والد نے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تھا میں اس وقت سات سال کا
تھا۔

۱۷۳۱- ابراہیم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں قاسم بن مالک
نے خبر دی انہیں جعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمرو
بن عبد العزیز سے سنا، انہوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا
تھا، سائب کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کرایا گیا
تھا۔

۱۷۴- ۱۱۶۹- عورتوں کا حج، مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا
کہ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے
والد نے، ان سے ان کے دادا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے
آخری حج کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج
کو حج کی اجازت دی تھی، اور ان کے ساتھ عثمان بن
عثمان اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔

۱۷۳۲- ابراہیم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمر نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے
عائشہ بنت طلحہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم بھی کیوں نہ آپ
کے ساتھ جہاد اور غزوں میں شریک ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تم لوگوں کے
لئے سب سے عمدہ اور سب سے مناسب جہاد حج ہے، حج مقبول عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد سن لیا ہے، حج میں کبھی نہیں چھوڑتی۔

۱۷۳۳- ابراہیم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس کے
مولیٰ مبعد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے
اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک

سے یعنی وہ حجۃ الوداع کے موقع پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ تھے، دوسری روایتوں میں ہے کہ اس وقت وہ نابالغ
تھے روایت تفصیل کے ساتھ عمر بن عبد العزیز کے سوال اور سائب کے جواب کے ساتھ آئندہ آئے گی۔

وہاں ذی رحم محرم موجود نہ ہو، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میں تو فلاں شکر میں شریک ہونا چاہتا ہوں، لیکن میری بیوی کا ارادہ عجم کا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

۱۶۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں حبیب معلم نے خبر دی، انہیں عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجہ واداعی سے واپس ہوئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے درپانت فرمایا کہ تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع رہی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ ابو نضلاں! ان کے اپنے شوہر سے نفی، ان کے پاس دو اونٹ تھے، ایک پر تودہ خود عجم کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کی قضا بن جائے گا یا آپ نے یہ فرمایا کہ امیرے ساتھ حج کی قضا بن جائے گا، اس کی روایت ابن جریر نے عطاء کے واسطے سے کی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبید اللہ نے عبد اکرم کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عطاء نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۶۳۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک بن مہر نے، ان سے زیادہ کے مولیٰ قرظہ نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوے کئے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں، یا یہ کہ چار باتیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے (آپ نے فرمایا کہ) یہ باتیں مجھے انتہائی پسند تھیں یہں ابہ کہ کوئی عورت، دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذورحم محرم نہ ہو، نہ عید الفطر اور عید الفضحیٰ کے روزے رکھے جائیں، نہ عصر کی نماز کے بعد غروب ہونے سے پہلے اور نہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے

۱۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی بہت بڑی فضیلت تھی، جس سے ام سنان محروم رہ گئی تھیں، حج ان پر فرض نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلداری کے لئے فرمایا کہ رمضان میں اگر وہ عمرہ کر لیں تو اسی محرومی کا کفارہ بن جائے گا اس سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت بھی سمجھ میں آتی ہے۔

وَمَعَهَا مَخْرَجٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي حَجَّتِي كَذَا وَكَذَا وَالْمَوَاقِفُ تَكُونُ الْحَجَّ فَقَالَ أَخْرُجْ مَعَهَا

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ مُعَلِّمٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لَا إِلَهَ سِوَايَ إِلَّا نَصَائِرِيَّةٌ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْعَجْرِ قَالَتْ أَبُو نَضْلَانٍ تَعْنِي أَوْجَعًا كَانَتْ لَهُ نَاضِحَتَانِ حَجَّجَ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَوْضًا لَنَا قَالَ فَإِنْ عُمَرَا فِي رَمَضَانَ تَغْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِهْرٍ عَنْ قُرْظَةَ مَوْلَى زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَغَرَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتِي عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعًا سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنِي وَأَفْقَنْتِي أَنْ لَا تَسَافِرَ امْرَأَةٌ مُسَيَّرَةً يَوْمَئِذٍ لَيْسَ مَعَهَا ذَوْجُهَا أَوْ ذَوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَرٌ يَوْمَئِذٍ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَوَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

سے پہلے کوئی نماز پڑھی جائے اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے
شدر حال (سفر) کیا جائے، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۱۷۰۔ جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی؟

۱۷۳۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں خزری نے خبر
دی، انہیں حمید طویل نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ثابت نے حدیث
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا، آپ
نے پوچھا، ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے پیدل
چلنے کی نذر مانی تھی، اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز
ہے کہ یہ اپنے کو اذیت میں ڈالیں، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی، انہوں نے بیان کیا
کہ مجھے سعید بن ابی ایوب نے خبر دی، انہیں یزید بن ابی حبیب نے
خبر دی، انہیں ابو الخیر نے خبر دی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ وہ پیدل جائیں گی، پھر انہوں
نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے متعلق رسول اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لوں
چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پیدل چلیں اور سوار
بھی ہو جائیں، ابو الخیر ہمیشہ عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے،

۱۷۳۸۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے
ان سے یحییٰ بن ایوب نے، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور
ان سے عقبہ نے، پھر حدیث بیان کیا۔

۱۱۷۱۔ مدینہ کا حرم:

۱۷۳۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن
یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عبد الرحمن حول عاصم نے حدیث
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، مدینہ حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، اس حدیث نہ
کوئی دغمت کاٹا جائے نہ کوئی جنابت کی جائے اور جس نے بھی کوئی

حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدُ الصُّبْحِ حَتَّى تَقْطَعَ
الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

باب ۱۱۔ مَنِ نَذَرَ النِّسْيَةَ إِلَى الْكُفَّةِ
۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقُرَظِيُّ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ
هَذَا قَالُوا تَذَرْتُ أَنْ يَنْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ
تَغْذِيبٍ هَذَا أَنْفُسُهُ لَعَنِي أَمَرَهُ أَنْ يَكْرَبَ
بِأَنَّهُ يَرْكَبُ فِي الْوَيْلِ مِنْ دَابَّةٍ، پھر آپ نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ رَاحِبٍ بَنِي مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ
أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَذَرْتُ أُخِيَّ أَنْ تَنْشِيَ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لَمْ يَنْشِ وَلَتَوَكَّبْتُ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ
لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

باب ۱۱۔ حَرَمُ الْمَدِينَةِ
۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَخْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ
مَنْ كَذَّأَ إِلَى كَذَا لَا يَقْطَعُ شَجَرَهَا وَلَا يَحْدَثُ

فِيهَا حَدَّثَ عَنْ أَهْلِ حَدَّثَنَا وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
الْمَلِكِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

١٤٢٠. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
وَأَمْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَابِتُوا فِي
قَعَالُوا لَا تَنْطَلُبُ نِسْمَةً إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَامَرَ
يَقْبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَنُيَسِّتُ ثُمَّ بِالْغُرُبِ نُسِيتُ
وَبِالْبَحْلِ قَنْطَلَعُ فَصَقُّوا النَّحْلَ قَبْلَةَ الْمَسْجِدِ
وَيَا أُرُوهُ بِلَا بَرَكَةٍ دِيَاغِيَا كُجُورِ كَيْ دَرِخْتُوں كَيْ مَتَلَقِ عَمِ دِيَا
گئے۔ ۛ

۱۴۱- حَدَّثَنَا - إسماعيل بن عبد الله

قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَبَتِي الْمَدِينَةِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
قَالَ وَأَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ
فَقَالَ أَرَأَيْكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ
الْحَرَمِ ثُمَّ اتَّفَقْتُمْ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ ۝

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ مَا يَنْدُ مَا شِئْتُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ
الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُتَدَيِّنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَاثِرٍ إِلَى كَذَا مِنْ أَخَذَتْ
فِيهَا أَوْ أَوَى مُخِذًا فَعَلَيْهِ نَعْتُهُ اللَّهُ وَالْمَلَكُوتُ
وَالنَّاسُ أَجْمَعُونَ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا مَرْئٍ وَلَا عَدَلٌ
قَالَ وَرَمَتْهُ الْمُسْلِمِينَ وَآخِذٌ فَمَنْ أَفْقَرُ
مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ نَعْتُهُ اللَّهُ وَالْمَلَكُوتُ وَالنَّاسُ

جنابت کی، اسی پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے :

۱۷۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے بعد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا آپ نے فرمایا، اے بنو نجار تم (اپنی) اس زمین کی (مجھ سے) قیمت لے لو، لیکن انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، پھر آنحضرت نے مشرکوں کی قبروں کے متعلق فرمایا اور وہ اکھاڑ دی گئیں، ویرانہ کے متعلق حکم وہ کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے درخت مسجد کے قبلہ کی طرف بچھا دیئے

۱۷۴۱- ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے عبد اللہ نے ان سے سعید مقری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری زبان سے مدینہ کے دونوں پتھر طے علاقہ کے درمیان کے حصے کی حرمت قائم کر دی گئی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو حارثہ کے یہاں آئے اور فرمایا، بنو حارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو، پھر آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو :

۱۷۴۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے بعد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے صفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز دشرعی احکام کے متعلق لکھی ہوئی صورت میں نہیں ہے، مدینہ، عار سے فلاں مقام تک حرم ہے جس نے اس حد میں جنابت کی یا کسی جنابت کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل، فرمایا کہ تمام مسلمان کی امان ایک ہے اس لئے اگر کسی مسلمان کی (دی ہوئی امان میں دوسرے

أَجْعَلِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ
كُوِّنَ قَوْمًا يَغْلِبُوا ذِينَ هَوَىٰ إِلَيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ
وَلَا عَدْلٌ

مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت
ہے نہ اس کی کوئی فرض عبارت مقبول ہے نہ نفل سے

باب ۱۷۳ - تَضَلُّ الْمَدِينَةِ وَآلِهَا تَنْفِي

۱۷۳ - مدینہ کی فیسلیت، مدینہ دیرے آدمیوں
کو نکال دیتا ہے۔

۱۷۳ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُسُفَ

۱۷۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مانگنے
خبر دی انہیں یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو الجاہل
سعید بن یسار سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک
ایسے شہر دیں ہجرت کا، حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو مغلوب کرے گا
(کفار و منافقین) اسے یشرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے (برے لوگوں)

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْجَاهِلِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمُوتُ نَقْرِيَةً تَكُلُّ
الْمُكْرَمَى يَقُولُونَ يَتْرُوبُ وَيَمُوتُ الْمَدِينَةُ تَنْفِي

۱ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث نقلیں کر لی تھیں، اسی صحیح بخاری کی کتاب الاطعمام بالکتاب
السنہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کا لکھا ہوا مجموعہ حدیث ابو سعید خدری سے مشہور ہے، اس کا فیض ہم
اس میں کوفہ، حرمت مدینہ، خطبہ حجۃ اوداع اور اسلامی دستور کے نکات، ابو انہوں نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے لکھ لئے تھے اس
حدیث میں کتاب اللہ کے ساتھ جس صحیفہ کا ذکر ہے یہ وہی صحیفہ علی ہے حضرت علیؑ اس صحیفہ کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔

۲ - یعنی کفار کے ساتھ حالت جنگ میں اگر کسی بھی مسلمان نے کسی دشمن کا قتل و امان دے دی تو تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے
مسلمان کی دمی ہوئی امان کا پاس و لحاظ رکھیں اور اس کافر کو کسی قسم کا نقصان یا اذیت نہ پہنچے دیں اگر اس ہمد و امان کا کسی مسلمان نے لحاظ نہ کیا
اور بدعہدی کی تو اس پر لعنت ہے۔

۳ - مصنف رحمۃ اللہ علیہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مکہ حرم ہے اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے کیونکہ ان احادیث میں بصرحت مدینہ کو حرم کہا گیا
ہے ضعیف فقہ کی بعض کتابوں میں یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ مدینہ کے لئے کوئی حرم نہیں علامہ اور شاہ صاحب کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب
احادیث سے بصرحت اس کا ثبوت ملتا ہے تو اس طرح کی تعبیر کی گنجائش نہیں رہ جاتی جیسے بعض ضعیف فقہ کی کتابوں میں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ان
فقہانے جس نقطہ نظر کی بنیاد پر لکھا ہے وہ بنیاد تو صحیح ہے البتہ تصور تعبیر کا ہے اگر اس تعبیر کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ حرم اگرچہ مدینہ کا ہی ہے
لیکن مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے کیونکہ مکہ کے حرم کے تو احکام ہیں وہ مدینہ کے حرم کے نہیں اس لئے حرمت مدینہ کی بھی ثابت ہے لیکن مکہ کی حرمت
سے مختلف اقوال بن صاف ظنی کیونکہ تمام امت کا اسی کے مطابق عمل ہے مکہ کے حرم سے اگر درخت کاٹ لئے جائیں تو اس پر جزاء واجب ہو جاتی
ہے لیکن مدینہ کے حرم سے درخت کاٹنے پر کسی نے جزاء واجب نہیں فرمایا، اسی عنوان کی ایک حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا اور اس حکم کے مطابق کھجور کے جو درخت تھے وہ کاٹ
دئے گئے تھے اس طرح کے واقعات کثرت و دردت میں ملتے ہیں، اور حقیقت مدینہ کو حرم قرار دے کر اس حرم کے درخت کاٹنے کی جو آپؐ نے ممانعت فرمائی
تھی اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ سے ایسے درخت نہ کاٹے جائیں جن سے حرم کی رونق اور اس کی ہرالی کو نقصان نہ پہنچے۔

کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح جہنمی وہے کے زنگ کو۔

۱۱۷۳۔ مدینہ کا نام طابہ :

۱۷۴۴۔ ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ تبوک سے ابنی کریم سنی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوتے ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہے طابہ۔

۱۱۷۴۔ مدینہ کے دو پتھر پلے علاقے :

۱۷۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں مدینہ میں جرن پرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کہیں نہ بھر کاؤں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ کے دو پتھر پلے علاقے کے درمیان حرم ہے۔

۱۱۷۵۔ جس نے مدینہ سے اعراض کیا :

۱۷۴۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ مدینہ کو ہنر حالت میں چھوڑیں گے پھر وہاں ایسے حیوانات کی ریل پل ہو جائے گی جو چارے کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں، آپ کی مراد دندے جانوروں اور پرندوں سے تھی، پھر آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو مالک لے جائیں، لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے، آخر شہیتہ اوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے و پھر قرب قیامت کا واقعہ ہے۔

۱۷۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے انہیں عبد اللہ بن زبیر نے اور ان سے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

النَّاسُ كَمَا يَنْفِي أَلَيْكُو فَبَشَّ الْحَدِيدُ :

باب ۱۷۴۸۔ الْمَدِينَةُ طَابَةُ :

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ :

باب ۱۷۴۵۔ لَا بَتَيْنِ الْمَدِينَةِ :

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَتْ يَقُولُ كَوْرَأَيْتُ الْطَبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَزْرَعُ مَا ذَعَرْتَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْنِمَا حَرَامٌ :

باب ۱۷۴۶۔ مَنْ رَفِيتَ مِنَ الْمَدِينَةِ :

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَرُوفُ يُرِيدُ عَوَالِي السَّبَاطِ وَالْغَيْرُ وَالْخَيْرُ مَنْ يُعْشَرُ رَاغِبًا مِنْ مَدِينَةِ يُمْرِيْدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْوَقَانِ بِغَتِيهِمَا لَبِجَةً أَيْهَا وَخُشَا حَتَّى إِذَا بَلَغَا مَدِينَةَ الْوُدَاعَ تَحْتَوَا عَلَى وَجْهِهِمَا :

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمِينُ قِيَا قِيَوْمٌ يُبَسِّتُونَ فَيْتَحْتَلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ تَوَكَّلُوا يَفْلُتُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ قِيَا قِيَوْمٌ يُبَسِّتُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ تَوَكَّلُوا يَفْلُتُونَ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضور نے فرمایا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے، سوار ہو کر لے جائیں گے (یمن میں قیام کے لئے) کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں اور تمام ان لوگوں کو جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے، اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مان لیں گے اپنے ساتھ لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

باب ۱۷۱۔ الْإِيمَانُ يَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَيَّةُ إِلَى حُجْرَتِهَا.

۱۷۱۔ ایمان مدینہ کی طرف سمت آئے گا۔
۱۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمت آئے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں آجایا کرتا ہے۔

باب ۱۷۲۔ إِيْمَانٌ مِّنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُمَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أُنْصَاءَ كَمَا يُنْصَاءُ الْبَلَدُ فِي النَّارِ.

۱۷۲۔ اہل مدینہ سے فریب کرنے کا گناہ۔
۱۷۳۔ ہم سے حسین بن حریث نے حدیث بیان کی انہیں فضل نے خبر دی انہیں جہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آں حضور نے فرمایا تھا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا، جیسے نمک پانی میں گھل جایا کرتا ہے۔

باب ۱۷۳۔ أَطَاعَ الْمَدِينَةَ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عِيْنِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۷۳۔ مدینہ کے محلات۔
۱۷۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان

کہ ان احادیث میں جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حرف بحرف صحیح نکلی اور یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر شاہد عدل ہے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات میں ملتا ہے کہ جب ممالک فتح ہوئے تو وہ لوگ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے، لیکن اپنے آخری وقت مدینہ پہنچ گئے اور وفات اسی مقدس شہر میں ہوئی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ
أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطْرُجٍ مِنْ أَهْلِ
السَّيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أُرِي رَأَيْ لَا رَأْيَ
مَوَاقِعَ الْيَمِينِ حِلَالٍ يَوْمَ تَكُونُ كَمَوَاقِعِ الْفُطُحِ
تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمٌ أُمْنُ كَيْشِيرٍ عَنِ الرَّهْطِيِّ

کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی وہ
انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک بلند مقام سے مدینہ کے محلات میں سے ایک محل دیکھا اور فرمایا کہ جو
کچھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آ رہا ہے؟ میں بوندوں کے گرنے کی جگہ
کی طرح تمہارے گھروں میں فتنوں کے نازل ہونے کی جگہوں کو دیکھ
رہا ہوں اس روایت کی متابعت سمر اور سلیمان بن کثیر کے واسطے سے کی ہے

۱۱۷۹۔ دجال مدینہ میں نہیں آسکے گا؛

۱۱۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ان
کے دادہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، مدینہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا اس دور میں مدینہ
کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۱۷۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی ان سے نعیم بن عبد اللہ مخرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے
ہیں نہ ان میں سے طاعون آسکتا ہے نہ دجال۔

۱۱۷۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ولید نے
حدیث بیان کی ان سے عمرہ نے حدیث بیان کی ان سے اسحق نے حدیث
بیان کی انس سے انس بن مالک نے رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال نے
پامال نہ کر دیا ہو، سوا مکہ اور مدینہ کے کہ ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے
کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانچے گی جس
سے ایک رک کا فرد مٹا فی کو اللہ تعالیٰ وحی میں شریفین سے ابھر کر دے گا

۱۱۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی ان سے یقصل نے ان سے ابن شہاب نے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے
عبید اللہ بن عبد اللہ بن غنیم نے خبر دی کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل
حدیث بیان کی آپ نے اپنی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دجال
مدینہ کی ایک دیوان زمین تک پہنچے گا، حالانکہ مدینہ میں داخلہ اس کے لئے

بَابُ ۱۱۷۹۔ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ
۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعبُ الْمَسِيحِ
الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ
۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَخْرَجُهُ عَنْ
أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْأَنْبَاءِ الْمَدِينَةَ فَلْيَكُنْ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ
۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَظْذَرٍ
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ
بَكْدٍ إِلَّا سَيَطُوكُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ
لَيْسَ لَهُ مِنْ تَعَابِهَا نَعْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِيَةٌ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ
تُوجَّعُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَيُوجَّعُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُشْرِكٍ
۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ الْغَدَّارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا
عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّ قَالَ

ممکن نہیں ہو گا اس دن ایک شخص اس کی طرف، نکل کر بڑھیں گے یہ لوگوں میں ایک بہترین فرد ہوں گے یا یہ فرمایا کہ بہترین لوگوں میں ہوں گے، وہ شخص کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال کبھی لگا کیا اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو تم لوگوں کو میرے معاملہ میں کوئی شبہ رہ جائے گا اس کے حواری کہیں گے کہ نہیں چنانچہ دجال انہیں قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا جب دجال انہیں زندہ کر دے گا تو وہ کہیں گے، بخدا جس درجہ مجھے آج تمہارے متعلق بصیرت حاصل ہوئی اتنی کبھی نہ تھی دجال کہے گا، لاؤ تو اسے قتل کروں لیکن اس مرتبہ وہ قابو نہ پاسکے گا۔

۱۱۸۰۔ مدینہ برائی کو دور کرتا ہے۔

۵۵۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک ایرانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کی، دوسرے دن آیا تو اسے بخاریہ زنا ہوا تھا کپنے ٹکا کو میری بیعت فسخ کر دیجئے آپؐ نے تین مرتبہ تو انکار کیا، پھر فرمایا مینہ کی مثال مٹی کی ہے کہ میل کپیل کہ دو در کہے خالص جوہر کو نکال دیتی ہے

۱۵۶۔ ہم سے سینما بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ثابت نے ان سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد تشریف لے گئے، جنگ احد کے موقع پر، تو جو لوگ آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے کچھ لوگ واپس آ گئے (یہ منافقین تھے) ان میں سے ایک جماعت نے قویہ کہا کہ ہم انہیں قتل کر دیں گے اور ایک جماعت نے کہا کہ قتل نہ کرنا چاہیئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فما لکم فی المناقین فتنین“ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ (رے) لوگوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کا میں کچل دور کر دیتی ہے۔

۱۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جرییر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس بن شہاب سے سنا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

يَا قِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُعْتَرِفٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ
نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضُ السَّبَاحِ بِالْمَدِينَةِ يُغْفَرُ
إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ زَجْدٌ وَهَرَجِلُ النَّاسِ أَوْ مِنْ حِينِ
النَّاسِ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي
حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثُهُ يَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ
هَذَا الْمَرْءَ أَهَمَّتْهُ هَذَا تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ
فَيَقُولُونَ لَا يَفْتَنُهُ ثُمَّ يَحْبِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْبِيهِ اللَّهُ مَا كُنْتُ قَطُّ
أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنْ يَوْمٍ يَقُولُ الدَّجَالُ أَقْتُلْهُ فَرَأَيْتُمْ عَلَيْهِ

باب ۱۸۰۔ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْقَبْرَ؛

١٤٥٥. حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْيُوفٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ
الَّذِي مَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ
فَجَاءَ مِنَ الْعَدِيدِ مَخْشُوعًا فَقَالَ أَيْلَنِي فَإِنِّي ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ قَالَ الْمَدِينَةُ كَأَنِّي رَأَيْتُ نَارَ جَهَنَّمَ وَنُصُوحَ طَيْفِهَا ۖ

١٤٥٤ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ
فِرْقَةٌ "تَقْتُلُهُمْ" وَقَالَ فِرْقَةٌ "لَا تَقْتُلُهُمْ يَكُونُ
فَسَاكِمٌ فِي الْمُنَافِقِينَ" فَمَتَّعْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا
تَنْفِي النَّارُ حَبَّتِ الْحَدِيدَ.

باب ۱۱۸

١٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ آلِ كَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ مَغْنًى تَجْعَلَتْ
بَيْتَهُ الْبَرْكَةَ تَابِعَ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ ۝

۵۸۰ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَمِيعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَبِيبٍ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى
جُدْرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رِجْلَهُ وَأَنَّ كَاتِبًا عَلَى دَابَّةٍ حَوْكَهَا مِنْ حَتَّى
يَأْتِيَ الْكَرَاهِيَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَعْوَى الْمَدِينَةِ

۵۹۰ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

الْقَنَادِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الظَّرْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا بَنُو سَلَمَةَ أَنَّ يَتَحَوَّلُوا إِلَى
قُورِ السَّجْدِ فَكَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ نَعْوَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ
أَلَا تَتَغَتَّسُونَ أَثَارَكُمْ قَائِمًا مَوَدًّا

باب النجاشی

۱۶۰۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَامِصٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي دَرَجَتَانِ
وَيَا ضِلَالَةَ وَمَنْبَرِي عَلَى حَرَضِي ۝

۱۶۱۰ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ سَمِيعٍ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَوُعِدَتْ أَبُوبَكْرٌ وَيَزَالُ
تَكُنَّ أَبُوبَكْرٌ إِذَا أَخَذَتْهُ الْعُتَى يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ
مُفْتَعَةٍ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَزْفَى مِنْ شِرَاكِ تَغْلِيهِ
وَكَانَ يَلَالُ إِذَا أُفْلِحَ عَنْهُ الْعُتَى يَرْفَعُ تَغْيِرَتَهُ

يَقُولُ أَلَا كُنْتُ شِعْرِي حَتَّى آيِسْتَنَ بَيْتَكَ رِيَادِ
وَحَوْلِي إِذْ حُرِّ وَجَلِيلِي ۝ وَهَلْ أَرَدْتُ يَوْمًا مِثْلَ
مِجْنَةٍ ۝ وَهَلْ يَبْدُونُ لِي شَاخَةً وَطَقِيلًا ۝ قَالَ
أَتَلَهُمُ الْعَنْ شَيْبَةَ بَنَ رَيْبَةَ وَعُثْمَةَ بَنَ رَيْبَةَ
وَأُمَيَّةَ بَنَ خَلِيفَ كَمَا أَخْرَجُوا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جتنی آپ نے کمر میں برکت عطا فرمائی ہے یہ میری اس
سے دوگنی برکت نازل فرمائیے اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر نے یونس کے واسطے سے کی۔

۵۸۰ (۱۶۰۰) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، اسماعیل بن جعفر، حمید اور انس سے انس نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے اور اپنی سواری تیز
کر دیتے اور اگر کسی جانور کی پشت پر جوتے تو مدینہ کی محبت میں اسے ایڑا لگاتے۔

۵۸۲ (۱۶۱۰) اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ناپسندیدگی کہ مدینہ سے لوگ قاتل کی جانچ

۵۹۰ (۱۶۱۰) ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں خزرجی نے خبر دی

انہیں حمید طویل نے خبر دی اور انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو

سلمہ نے چاہا کہ مسجد نبوی سے قریب اقامت اختیار کر لیں لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینہ کے کسی حصہ سے بھی ترک

اقامت کی جائے آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے آثار قدم کو کیوں

نہیں شمار کرتے! چنانچہ بنو سلمہ نے اپنی اصلی اقامت گاہ میں ہی

۱۱۸۳

۱۶۱۰ (۱۶۱۰) ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

کی ان سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ مجھ سے حبیب بن عبد الرحمن نے

حدیث بیان کی ان سے حفص بن غامص نے اور انس سے ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے گھر اور میرے منبر کے

درمیان، جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر، میرے عقی د کوثر پر ہے۔

۱۶۱۰ (۱۶۱۰) ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ

نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور انس سے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخاریں مبتلا ہو گئے ابوبکر

رضی اللہ عنہ جب بخاریں مبتلا ہوئے تو یہ شعر پڑھتے، ہر آدمی اپنے گھر

والوں میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے چپ کے تسمہ سے بھی زیادہ

قریب ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کا بخار اترا تو آپ بلند آواز سے یہ شعر

پڑھتے، کاش! ایک رات ایسے کہ وہی میں گزرتا اور میرے چاروں

طرف ازخرورجیل (گھاس) ہوتیں کاش! ایک دن میں مجھ کے پانی

پر سینما اور کاش میں شامہ اور طفیل (پھاڑوں) کو دیکھ سکتا۔ کہا کہ اے

اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کو اپنی رحمتوں

سے دور کر دے جس طرح انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس بیماری کی

الْوَبَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحَبِّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ
اَمَسَّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِنَتَا، وَ
صَتِيحُمَا لِهَآ وَنَقْلُ حَتَا اِلَى الْعُجُقَةِ قَالَتْ
وَقَدْ مَتَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ اَوْ بَا اَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ
فَكَانَ بَطْحَانٌ يَجْعُرُنِي تَجَلًّا تَعْنِي مَاءٌ اِيْحَاءُ

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْقَيْسُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً لَّا
فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَكْدِ رَسُولِكَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ دُرَيْجٍ عَنْ دُرَيْجِ بْنِ
الْقَيْسِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ
بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ
كَفَرًا وَقَالَ هِشَامُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ
سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

زمین میں نکلا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ
ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت
ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ! اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مدین برکت
عطا فرما اور اسے ہمارے مناسب کر دے، یہاں کے ہمارے کو جو منتقل کر دے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو یہ خدا کی سب سے
زیادہ و بادلی مزمین تھی، انہوں نے (اس کی وجہ) بتائی کہ وادی بطحان
(مدینہ کی ایک وادی) سے متعفن اور بدبو دار پانی بہا کرتا تھا۔

۱۷۴۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید
نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے
اپنے راستے میں شہادت عطا کیجئے اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے شہر میں مقدر کیجئے، ابن زریع نے، روح بن قاسم کے واسطے سے
انہوں نے زید بن اسلم کے واسطے سے، انہوں نے اپنی والدہ کے واسطے
سے انہوں نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے
عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا تھا، ہشام نے بیان کیا، ان سے زید نے
ان سے ان کے والد نے، ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

کِتَابُ الصَّوْمِ ۱۱۱۱ روزہ کے مسائل ۱۱۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۱۸۴۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض
کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم
سے پہلے گزر چکے تاکہ تم میں تفویض پیدا ہو" ۱۱

۱۷۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل
بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریر نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اطرابی رسول اللہ صلی

بَابُ ۱۱۸۴۔ دُجُوبِ صَوْمٍ وَمَطَايِنُ
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ اطْرَابِيًّا جَاءَهُ إِلَى

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عباد کی برکت سے یہاں کی بیماریاں بکسر ختم ہو گئی تھیں ۱۱

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بالی بکھر رہے تھے اس نے پوچھا یا رسول اللہ بتائیے مجھ سے پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ایہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے نفل پڑھو کہ یہ مزید قربت خداوندی کا باعث ہے پھر اس نے کہا بتائیے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر روزے کتنے فرض کئے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے یہ دوسری بات ہے کہ تم خود اپنے طور پر کچھ نفل روزے رکھو پھر اس نے پوچھا اور بتائیے زکوٰۃ کس طرح مجھ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کا نصاب (جو زکوٰۃ سے متعلق ہے) بتا دیا اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کی تکریم کی ہے، انہ میں اس میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے اپنی طرف سے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہوگا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اگر سچ کہا ہے تو جنت میں جلے گا۔

۱۷۶۴- ہم سے مسدو نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا تھا اور آپ نے اس کے رکھنے کا (صحابہ کو) ابنداء اسلام میں حکم دیا تھا عبد اللہ رضی اللہ عنہ صرف اس لئے عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے تاکہ آنحضور کے روزے کی اتباع ہو جائے۔

۱۷۶۵- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی جیب نے اور ان سے عراق بن مالک نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تا آنکہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یوم عاشوراء کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۱۸۵- روزہ کی فضیلت :

۱۷۶۶- ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتُ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ تَشَهَّرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ شَيْئًا أَخْبِرْنِي بِمَا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَاتَّخِذْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرًّا أَوْ إِلَى سَلَامٍ قَالَ وَالَّذِي آتَى أَكْرَمَكَ لَا تَقْطَعُ شَيْئًا وَلَا تَفْقُصُ مِمَّا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ أَنَّ صَدَقَاتِي أَدْخَلَتِ الْجَنَّةَ إِنَّ صَدَقَاتِي

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ دُحْدَشًا أَسْعِدُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِيعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ نَزَلَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْضِيهِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِظَلٍ أَنَّ عَرَّاقَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرْهُ

باب ۱۱۸۵- فَضْلُ الصَّوْمِ :

۱۷۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّوَادِرِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جَنَّةٌ فَلَا تَزْنُتُمْ
وَلَا يَجْهَلُونَ وَإِنْ أَمُرُوا فَأَمَاتْلَهُ أَوْ شَاتَمَتْهُ فَلْيَقُلْ
إِنِّي صَائِمٌ مَقَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَخْلُوفُ
لِمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِندَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ زِيحِ
الْيَسَابِ يَتَرَكُ طَعَامَهُ وَمَشْوَابَهُ وَتَنَهَوْتَهُ
مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا :

ان سے ابو الزناد نے ، ان سے المرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، روزہ ایک ڈھال ہے
اس لئے (روزہ دار) نہ بے جودہ گولی کرے ، اور نہ جابلانہ انعام (اور
اگر کوئی شخص اس سے بڑے مرنے کے لئے کھڑا ہو جائے یا اسے گالی دے
تو جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دومزہ
دیکھ دے) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔
روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ
اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت
میرے لئے چھوڑتا ہے ، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں
اور دوسری نیکیوں (کا ثواب بھی) اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

باب ۸۶۱ - الْقِيَوْمُ مُقَادَرَةٌ :

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا عَائِدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ يَحْقِظْ حَدِيثَنَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقِينَةِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَنْتَهِي الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ
وَمَالِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ
قَالَ أَلَيْسَ أَشْأَلُ عَنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَشْأَلُ عَنِ النَّبِيِّ
تَمْجُزَ كَمَا يَمْجُزُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا
مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يَكْسَرُ قَالَ يَكْسَرُ قَالَ ذَاكَ

۱۷۷۷ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے جامع نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے
اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ، انتہی کے
متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے ؟ حفصہ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ انسان کے لئے
اس کے گھر والے ، اس کا مال اور اس کے پروردگار (آزمائش و امتحان) ہیں
جس کا کفارہ نماز ، روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے ، اگر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا ، میرا مراد تو اس نکتہ سے نفی جو سمندر کی
طرح ٹھاقیں مارے گا ، اس پر حفصہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے اور

لے دنیا میں شہوات نفسانی وغیرہ سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب ، عذاب اور دوزخ سے۔

۷ یعنی دوسری تمام عبادات آدمی دکھاوے کے لئے کر سکتا ہے ، صرف روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ اور
بندے کے درمیان ہوتا ہے کوئی شخص اگر چاہے تو چپ کر کھا پی سکتا ہے لیکن اگر وہ روزہ پورے آداب کے ساتھ رکھتا ہے تو گویا اس کا باعث
صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ، اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور قلب کا تقویٰ ہی ہو سکتا ہے پس جب روزے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کا
کا خوف و خشیت ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ ہی براہ راست اس کا بدلہ دیں گے اب ایک آدمی غور کرے کہ جب انعام دینے والے اللہ تعالیٰ ہوں اور
انعام بھی دیں خاص اس وجہ سے کہ ایک عمل صرف انہیں کے لئے کیا گیا ہے تو وہ انعام کس قدر بے پایاں ہو گا اگرچہ دوسرے اعمال کا بدلہ
بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا جائے گا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں کوئی بہت بڑی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو جس خاص
اپنے لئے قرار دے رہے ہیں اور اس کا بدلہ بھی خود ہی دیں گے۔ غنیوں کے غنی انعام دینے پر نہیں ، بے حساب اور لامحدود رحمت ، مغفرت اور بخود
جو اپنے انعام اور اکرام کا اندازہ کون لگا سکتا ہے تحدید و تعیین کس کی قدرت میں ہے ورنہ عام قاعدہ یہی ہے کہ نیکی کا بدلہ اصل سے دس گنا مل جائے ،

أَجْدَرُ أَنْ لَا يَخْلُقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَتْلًا لِمَسْرُوقٍ
سَلَّمَ أَكَانَ عُمَرُو يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
تَعْلَمُ كَمَا تَعْلَمُ أَتَى دُونَ عِدِّ الثَّلَاثَةِ ۝

اس کے قتل کے درمیان ایک بندہ دروازہ ہے (یعنی آپ کے دور میں وہ
قتلہ شروع نہیں ہوگا) عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا
یا توڑ دیا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ پھر قیامت تک کہیں نہ بندہ ہو پائے گا، ہم نے مسروق سے کہا آپ حذیفہ سے پوچھیے کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون
ہے چنانچہ مسروق نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! بالکل اس طرح (انہیں اس کا علم تھا) جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے۔

باب ۱۸۷ - الثَّيَابُ لِلْقَائِمِينَ ۝

۱۷۸ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُبَيْحَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ مِّنْ سَهْلِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الثَّيَابُ يَدْخُلُ مِنْهُ
الْقَائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ
غَيْرُهُمْ يُقَالُ إِنَّ الثَّيَابِيُونَ يَتَقَوَّمُونَ لَا يَدْخُلُ
مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُخْلِقَ قَلَمٌ يَدْخُلُ
مِنْهُ أَحَدٌ ۝

۱۷۸ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ
ہے "ثیاب" قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف وہی روزہ دار ہی داخل
ہو سکتے ہیں ان کے سوا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکتا، پکارا جائے گا
کہ روزہ دار کہاں ہیں اور روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے (جنت میں اس دروازہ
سے جانے کے لئے) ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جائے گا اور جب
یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ
جائے گا۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ إِسْرَائِيلَ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ شُعَابٍ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَقَى
دُجَيْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا
عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَقْلُوعِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الْمَقْلُوعِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْجَهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقِيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ
الْثَّيَابِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ
بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بِي
أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى وَمَنْ

۱۷۹ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک
نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، جس نے اللہ کے راستے میں دوزخ پر خرچ کیا، اسے جنت کے دروازوں
سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے جو شخص نمازی
ہوگا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے
دروازہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہوگا، اسے "باب الثیاب" سے بلایا
جائے گا اور جو صدقہ کرنے والا ہوگا، اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے
گا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا
رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے
جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا

سے "ثیاب" رتی سے مشتق ہے، جس کے معنی میراثی کے ہیں، گو یا اس دروازہ کا نام روزہ داروں کی خصوصیت کے پیش نظر رکھا گیا ہے، اور
قیامت میں صرف روزہ داروں کو اس دروازہ سے جنت کے اندر جانے کا امتیاز حاصل ہو سکے گا، حدیث میں ہے کہ جو شخص اس دروازہ سے
دخل ہوگا، وہ کہیں پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں ہوں گے۔

۱۱۸۸۔ رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور جن کے خیال میں دونوں کی گنجائش ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور آپ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخ کا) روزہ نہ رکھو۔

۱۱۸۹۔ ہم سے قتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سہل نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۱۱۹۰۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے بنو قتیہم کے نوالی ابن ابی انس نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۱۱۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی کہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب چاند رمضان کے مہینہ کا دکھ تو روزہ شروع کرو اور جب چاند (شوال کا) دکھو تو افطار شروع کرو اور اگر بدلی ہو تو اندازہ سے کام کرو، اور بعض نے لیث کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل اور یونس نے حدیث بیان کی "رمضان کا چاند"

۱۱۹۲۔ جس نے رمضان کے روزے، ایمان کے ساتھ، حصول ثواب کے ارادہ سے اور نیت کر کے رکھے، عائشہ

تِلْكَ الْأَبْوَابُ مِنْ قَعُورِهَا قَهْلٌ يُذْ عَلَى أَحَدٍ
مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ تَعْمَدُ وَأَجُوزُ أَفْ
تَكُونُ مِنْهُمْ

بَابُ ۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا دَمَاضُ أَدَشْمُو
رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ، وَاسْتَعَا وَقَالَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَامٍ
رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقْدِمُوا رَمَضَانَ

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا تُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا
الَّتِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
بْنُ أَبِي آتَمٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ
رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ
جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتُ الشَّيَاطِينُ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الَّتِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا
رَأَيْتُمُوهُ فَمُؤْمَرُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنَّ
عَمَّهُ عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا وَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ الْكَلْبِيِّ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ يَهْلَايَ رَمَضَانَ

بَابُ ۱۱۹۲۔ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا
وَأَحْسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَ تَعَالَى رَضِيَ

رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے فرمایا کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائیگا۔
(قیامت میں)

۱۷۷۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے مادہ سے جہاد کرتا رہے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے مادہ سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۱۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب سے زیادہ جواد ہو جاتے تھے۔

۱۷۷۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبسہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ جواد تھے، اور آپ کا جود اور زیادہ بڑھ جاتا تھا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملتے تھے، جبرائیل علیہ السلام آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہرات میں ملتے تھے تا آنکہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے، جب جبرائیل آپ سے ملنے لگتے تو آپ نہایت تیز ہوئے رحمت سے بھی زیادہ سخی اور جواد ہو جاتے تھے،

۱۱۹۱۔ جس نے رمضان میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑا،

۱۷۷۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا (روزے رکھ کر) نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اللَّهُ عَمَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفَعُونَ عَمَلِي نِيَّاتِهِمْ؛

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

بَاب ۹۰۔ أَبْجُودَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ؛

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْسَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرَائِيلُ وَكَانَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَتَسَلَّمَ بَعْضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا تَقَبَّلَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَحْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ؛

بَاب ۹۱۔ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ؛

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ عَنْ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ؛

باب ۱۱۹۲۔ حَذِّ يَفْوُكُ رِئِي مَسَامُ

اِذَا شَيْتَمَ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا
 هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي
 عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ النَّزَّاتِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ اَدَمَ لَهُ
 اِلَّا الْعِيَامَ فَإِنَّهُ يَوْمًا اَجْزَى بِهِ وَالْعِيَامُ جُنَّةٌ
 وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ تَلَا يَزْفُتٌ وَلَا
 يَصُحُّ قَرْنٌ سَابِقَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ قَلِيلٌ رِئِي
 أَمْوًا مَسَامُ وَالَّذِي تَغْنُفُ مُحْتَدٍ بِيَدِهِ تَعْلُو
 قَمَرُ الْقَصَائِمِ أَفْلَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَيْحِ الْيَسْتِ
 لِلْقَصَائِمِ قَرَحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرَحٌ
 وَإِذَا لَيْقَى رَبَّهُ فَرَحٌ بِصَوْمِهِ

باب ۱۱۹۳۔ الصَّوْمُ يَمْنَحُ حَافَ عَنِ

نَفْسِهِ الْيَعْرُوبَةَ

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْزَةَ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
 بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ
 كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ
 الصَّوْمَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَخْصَنُ
 لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ
 لَهُ وَجَاءٌ

باب ۱۱۹۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ الْيَهْلَالَ فَصُومُوا
 وَإِذَا رَأَيْتُمُوكُمْ فَافْطَرُوا وَقَالَ صَلَّهِ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ صَامٍ يَوْمَ اشْكُ فَقَدْ

۱۱۹۲۔ کیا اگر کسی کو گالی دی جائے تو اسے یہ کہنا

چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

۱۷۷۶۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام
 بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جریر نے، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی
 انہیں ابوصالح نے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے
 سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل
 خود اس کا اپنا ہے، سوا روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس
 کا بدلہ دوں گا اور روزہ ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے
 یہودہ گوئی نہ کرنی چاہیئے اور نہ شور مچانا چاہیئے، اگر کوئی شخص اس سے
 گالم طوچ کرنا یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیئے کہ میں
 روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی (صلی
 اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ دار کو دو خوشبیاں
 حاصل ہوں گی (ایک تو جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور
 دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملیگا تو اپنے روزے کا (بدلہ پا کر) خوش ہوگا
 ۱۱۹۳۔ روزہ، اس شخص کے لئے جو مجرد ہونے کی وجہ سے (زنا وغیرہ)

میں مبتلا ہو جانے کا) خوف رکھتا ہو :

۱۷۷۷۔ ہم سے عبد اللہ بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان
 سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ
 بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا، اسی دوران میں آپ نے
 فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا اگر
 کوئی صاحب استطاعت ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ نظر
 کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا یہ باعث ہے اور اگر کسی میں
 اتنی استطاعت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہیئے کیونکہ اس سے شہوت
 ختم ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب

چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھو اور جب (عیذ کا)
 چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو، صلہ سے عام رضی اللہ
 عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ جس نے شک کے دن کا

عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نافرمانی کی۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَقَدْ رَوَّاهُ :

۱۷۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے مالک نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا، پھر فرمایا جب تک نہ دیکھ لو (انتیس کا یا تیس تا ریمخ پوری ہو جائے) روزہ نہ کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو (فطار بھی نہ شروع کرو) اور چاند چھپ جائے تو اندازہ کر لو۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ نِيسَمٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَخْبِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ :

۱۷۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے مالک نے اور ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مہینہ کی (کم از کم) انتیس راتیں ہوتی ہیں اس لئے انتیس پوری ہو جانے پر جب تک چاند نہ دیکھ لو، روزہ نہ شروع کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو پوری تیس کر لو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَحَتَّى آتَايَاهُمَا فِي الثَّلَاثَةِ :

۱۷۸۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے جبہ بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ یوں اور یوں ہے تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ نے انگوٹھی کو دبایا۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۷۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی کہ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند ہی دیکھ کر

سے یعنی شعبان کی انتیس تا ریمخ ہے کسی وجہ سے اس میں شبہ ہو گیا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اخاف کہ دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خواص اور فقہاء اس دن روزہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں۔

سے یعنی انگلیوں کے اشارے سے آپ نے ایک مہینہ کے دنوں کی تعیین کی ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں اور دوسری دس دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے آپ نے ہاتھوں کو تین مرتبہ اٹھا کر بتایا کہ مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں روایت کے مطابق آں حضور نے تیسری مرتبہ انگوٹھے کو دبایا تھا، جس سے انتیس دن کی تعیین مقصود تھی، ایک مہینہ میں تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتے، قمری حساب سے، اور انتیس دن پر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

روزے بھی شروع کرو اور چاند بھی دیکھ کر افطار بھی! اور اگر چاند چھپ جائے تو تیس دن پورے کر لو:

۱۷۸۲- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ نے ان سے عکرمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک جدا رہے پھر جب انیس دن پورے ہو گئے تو صبح کے وقت یا شام کے وقت آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اس پر کسی نے کہا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ آپ ایک مہینہ تک ان کے یہاں تشریف نہیں لے جائیں گے۔ حالانکہ ابھی انیس دن ہوئے تھے کہ آپ تشریف لے گئے تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے (ایلا کا واقعہ اور اس پر نوٹ گزر چکا ہے اور آئندہ باعث آئے گی)

وَسَلَّمَ صَوْمُوا مَدَامُ وَيَتَبَّهَ وَأَفْطِرُوا لِيَوْمَيْهِ
وَابْنُ عُثَيْبٍ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْ ثَلَاثِينَ
۱۷۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ
عِكْرَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى
مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ
يَوْمًا خَدَا أَوْرَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ خَلَفْتَ أَنَّ
لَا تَدْخُلُ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ
تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ هُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَاتِبٍ أَفْكَتُ رَجُلُهُ
فَأَقَامَ فِي مَشْرِبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ
تَوَلَّى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَمْتُ شَهْرًا فَقَالَ
إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب ۱۵- شَهْرَ اِئْتِهَا لَا يَنْقُصَانِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اسْحَقُ وَارِثُ
كَانَ نَاقِصَ قَهْوَتِهِمْ وَكَانَ مُحَمَّدٌ
لَا يَخْتَصِمَانِ وَلَا هُمَا نَاقِصٌ

۱۱۹۵- عید کے دنوں جیسے ناقص نہیں رہتے، ابو
عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ اسحاق نے (اس کی تشریح میں)
یہ فرمایا کہ اگر یہ ناقص ہوں پھر بھی (ابہر کے اعتبار سے)
پورے ہونے ہیں۔ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (مطلب یہ)
کہ دونوں ایک سال میں ناقص (انیس دن کے) نہیں
ہو سکتے۔

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُغْتَبِرٌ
قَالَ سَمِعْتُ اسْحَقَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

۱۷۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث
بیان کی کہا کہ میں نے اسحق سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ
سے اس حدیث کے مفہوم کو متعین کرنے میں علماء امت کا اختلاف
ہے ایک مفہوم، اور زیادہ قرین قیاس وہی ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں یہ بشارت دی گئی
ہے کہ دو مہینے پہلے اگر ناقص، یعنی، انیس کے ہوں پھر بھی ان کے ابہر میں کوئی کمی نہیں ہوتی یعنی انیس دنوں ہی کا ملے گا۔

سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۷۔ اور مجھے صدقہ بنی ہاشم سے ان سے معتبر حدیث بیان کی ان سے خالد خذافہ نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو مہینے ناقص نہیں رہتے، مراد عید رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں،

بَيِّنَةٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۷ وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْتِيزُ عَنْ خَالِدِ
 بْنِ الْخَدَّاجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ
 عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدًا
 وَرَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ :

باب ۱۹۴۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ :

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
 الْأَسْوَدُ بْنُ قَبِيصٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ
 سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ
 لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا
 يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ :

باب ۱۹۷۔ لَا يَتَقَدَّرُ رَمَضَانُ

بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا بِفَيْمَيْنِ :

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّرُ مِنْ
 أَحَدِكُمْ رَمَضَانُ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ بِفَيْمَيْنِ إِلَّا أَنْ
 يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَعُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ
 الْيَوْمَ :

۱۱۹۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ

حساب کتاب نہیں جانتے :

۱۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عمرو نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں، نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا، مہینہ ایوں ہے اور یوں ہے، آپ کی مراد ایک مرتبہ تیس (دونوں سے) نفی اور مرتبہ تیس سے۔

۱۱۹۷۔ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ

رکھے جائیں :

۱۷۸۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص رمضان سے پہلے شعبان کی آخری تاریخوں میں ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے گا

اس طرح کی احادیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہیں کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جائے۔ یعنی اتیس تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دیا، بادل یا غبار کی وجہ سے اور یہ متعین نہ ہو سکا کہ چاند ہوا یا نہیں تو اس دن روزہ نہ رکھا جائیے اس حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے جائیں۔ مقصد ان احادیث سے آپ کا یہ تھا کہ اس طرح روزہ رکھنے سے رمضان کا غیر رمضان سے التباس پیدا ہو سکتا تھا اور شریعت اس طریقہ کو پسند نہیں کرتی اس وجہ سے آپ نے بار بار یہ فرمایا کہ چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کئے جائیں اور چاند دیکھ کر ہی روزوں کا سلسلہ ختم کر دیا جائے لیکن اس سلسلے میں ایک اور حدیث بھی ہے جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو پھر روزے نہ رکھو، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں روزے رکھنے سے ممانعت، امت

باب ۱۱۹۸۔ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرِهَ
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْقِيَامِ الْفَجْرُ
إِلَى نَسَائِكُمْ هُنَّ لَكُمْ وَآفَتُكُمْ
لَيْلًا لَمْ تَكُنْ عَلَيْكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَفَا عَنْكُمْ قَالَتِ بَشِيرُ بْنُ هَارُونَ

مَا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَافِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ
أَبُو مُضَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ إِذَا كَانَ
الْوَجَلُ مَاتَيْتُمْ تَحَقَّرَ الْإِفْطَارُ قَامَ قِيلَ أَنَّهُ
يُفْطَرُ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيتَ وَرَأَى
تَيْمُسُ بْنُ هَيْوَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ مَاتِيًّا قَلْبًا
حَقَرَهُ الْإِفْطَارُ آتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَمَّا عِنْدَكَ
طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ
وَكَانَ يَوْمَهُ يَفْعَلُ فَعَلْبَتُهُ عَيْنًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ
قَالَتْ خَبِيئَةٌ قُلْتُ قَلْبًا أَنْتَصِفِ الشَّهْرَ مُنْشِئِي
عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْقِيَامِ
الْفَجْرُ إِلَى نَسَائِكُمْ فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا
وَقُلْتُ وَكَلُّوا وَشَرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْغَيْطُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ

۱۱۹۸۔ اللہ عزوجل کا ارشاد حلال کر دیا گیا ہے تمہارے
لئے رمضان کی راتوں اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا وہ تمہارا
لباس ہیں تم ان کا لباس جو اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری
چوری کرتے تھے، سو معاف کر دیا تم کو، اور درگزر کی تم سے
پھر اب لو ان سے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارا
لئے۔

۷۸۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن
نے ان سے ابو اسحاق نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
(ابتداء میں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب روزہ سے ہوتے (رمضان
میں) اور افطار کا وقت آتا تو روزہ دار اگر افطار سے بھی پہلے سو جاتے
تو پھر اس رات میں بھی اور آنے والے دن میں بھی انہیں کھانے پینے کی
اجازت نہیں تھی تا آنکہ پھر شام ہو جاتی (تو روزہ افطار کر سکتے تھے)۔
تیمس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی روزے سے تھے، جب افطار کا
وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے
پاس کھانے کے لئے کچھ کھا با ہے؟ انہوں نے کہا کہ (اس وقت تو کچھ انہیں
ہے، لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لاؤں گی، دن بھر انہوں نے کام کیا
نہا، اس لئے آنکہ لگ گئی، جب بیوی واپس ہوئی اور انہیں (سوئے
ہوئے) دیکھا تو فرمایا، انسوس تم محروم ہی رہے۔ لیکن آدھے دن تک
انہیں غشی آگئی، جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو
یہ آیت نازل ہوئی ”حلال کر دیا گیا، تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں
اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا، اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے۔ اور یہ
آیت نازل ہوئی ”کھاؤ پیو، یہاں تک کہ نماز ہو جائے تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری (صبح کاذب) سے

پر شفقت کی وجہ سے ہے یعنی جب رمضان مبارک سامنے آ رہا ہے تو اب اس کی تیاریوں میں لگ جانا چاہیے اور روزے نہ رکھنے چاہئیں تاکہ
رمضان سے پہلے ہی کہیں کمزور نہ ہو جائیں کہ یہ مہینہ عبادت اور محنت کا مہینہ ہے، لیکن جس حدیث میں ایک دن یا دو دن کے روزوں کی صفت
ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود وہیں کسی قسم کی دخل اندازی نہ ہونے پائے اور امت کہیں احتیاط اور نقشب میں نفل اور
فرض کی تمیز نہ کھو بیٹھے اس لئے بعض فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ خاص خاص اہل علم کے لئے یوم شک کے روزے میں کوئی کراہت نہیں،
کیونکہ ان سے حدود شریعت کے قائم رکھنے کی توقع ہے۔ حدیث کے آخری ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بعض خاص دنوں میں
روزہ رکھنے کا عادی تھا اور اتفاق سے وہ دن انیس یا اٹھائیس شعبان کو پڑ گئے تو ایسا شخص اس دن روزہ رکھے۔

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ
إِلَى الْإِيلِ فِيهِ الْبَوَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ممتاز ہو جائے
تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری (صبح صادق) سیاہ دھاری
سے (صبح کا ذب) پھر پورے کرو اپنے روزے غروب
شمس تک، اس سلسلے میں براہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی
ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے ہے۔

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَنْهَالٍ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ حَارِثٍ قَالَ لَمَّا
تَرَكْتُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدَتٌ إِلَى عَقَالِ اسْوَدَ وَإِلَى
عَقَالِ أَبِيصَ فَعَمَلْتُهَا تَحْتَ وَسَادَةٍ فَبَعَثْتُ
أُنْظُرَ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَيْقِنُ لِي فَقَدَرْتُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ مَسَاوُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ
فَرَمَاكَ اسْمُ مَرَادِ تَوَارَاتِ كَيْ تَأْكُلِي (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۸- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے بشیم نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبدالرحمن نے بطریقی اور ان سے شعبی
نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی ”تاکہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے
تو میں نے ایک سیاہ دھاری اور ایک سفید دھاری دونوں کو نیکہ کے نیچے رکھ لیا
پھر انہیں میں رات دیکھتا رہا (کہ جب دونوں ایک دوسرے سے ممتاز
ہوں تو کھانے پینے کا وقت ختم سمجھوں) لیکن (رات میں) ان کا رنگ
ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوا، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے
فرمایا کہ اس سے مراد تورات کی تاکی (صبح کا ذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) سے تھی۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَاةٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
حَارِثٍ مَرَّةً عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا
اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَتْ
رِجَالٌ إِذَا ارَادَ الْفَجْرُ رَدَّوْهُ أَخَذَهُمْ فِي رِجْلِهِ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَلَمْ يَنْزِلْ يَأْكُلُ حَتَّى
يَتَبَيَّنَ لَهُ دَوِيَّتُهُمَا فَانْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْفَجْرِ
تَعْلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۱۷۸۹- ہم سے سعید بن ابی مریم سے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حارث
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔
اور محمد سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسانہ محمد بن مطرف
نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو حارث نے حدیث بیان کی
اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی ”کھاؤ
پیو، تاکہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے“
لیکن ”من الفجر“ صبح کی اسے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے، اس پر کچھ لوگ
نے یہ کہا کہ جب روزے کا ارادہ ہوتا تو سیاہ اور سفید دھاگے کے پاؤں
میں باندھ لیتے تھے اور جب تک دونوں دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے
لگتے، کھانا پینا بند نہ کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ
نازل فرمائے پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات اور دن
سے تھی۔

۷۔ ان آیات کے شان نزول میں بعض دوسرے واقعات کا ذکر احادیث میں آتا ہے، بہر حال اس میں کوئی استبعاد نہیں کسی آیت
کے نازل ہونے کی منفرد وجہ ہو سکتی ہیں۔

باب ۱۲۰۰۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَعَنَكُمُ مِنْ سَحَرِكُمْ

أَذَانُ يَلَالٍ

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِيفِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَلَالَ كَانَ يُؤَذِّنُ يَلِيلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَرْنَهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِذَا لَمْ يَأْأَلَا أَنْ يَذِّنَ فَإِذَا يَنْزِلُ ذَا

ہوتا تھا کہ ایک پڑھتے (اذان دینے کے لئے) تو دوسرے اترتے ہوئے ہوتے (اذان دے کر)

باب ۱۲۰۱۔ تَاخِيرُ السَّحَرِ

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْقَدِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِ ثَمَّةَ تَكُونُ مُسْرِعَتِي أَوْ رَكَّ السَّحُورَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۰۲۔ قَدْ رَكَّ بَيْنَ السَّحُورِ

وَصَلَاةِ الْفَجْرِ

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكُنْتُ كَمَا كُنْتُ

۱۲۰۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد " بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہیں روکتی "

۷۹۰۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے ان سے عبد اللہ نے ان سے تاریف نے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور (عبید اللہ بن عمر نے یہی روایت اقسام بن محمد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات میں اذان دیا کرتے تھے درمضان کے مہینہ میں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو، کیونکہ وہ صبح صادق کی طلوع سے پہلے اذان نہیں دیتے، اقسام نے بیان کیا کہ دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فاصلہ

۱۲۰۱۔ سحری میں تاخیر

۷۹۱۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد القدر بن ابی حازم نے ابی حازم سے ابی حازم سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سحری اپنے گھر کھانا، پھر جلدی کرتا تاکہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائے۔

۱۲۰۲۔ سحری اور فجر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے ؟

۷۹۲۔ ہم سے مسلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی انس سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ سحری ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے اور پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے میں نے پوچھا

اسے یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی۔ اس حدیث کو کتاب الصوم میں ذکر کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس باب کی احادیث میں ایک اذان کو سحری کا وقت بتانے کے لئے تسلیم کرتے ہیں ضیفہ کی طرح۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری آخر وقت میں کھاتے تھے جب سحری سے فاذر ہوتے تو صبح صادق کا طلوع بالکل قریب ہوتا، اور رمضان میں اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی اندھیرے میں پڑھ دیتے تھے اس لئے انہیں نماز میں حرکت کے لئے فوراً ہی مسجد نبوی میں حاضری دینی پڑتی تھی۔

بَيْنَ الْاَزْدَانِ وَالشُّعُورِ قَالَ قَدْ رَحِمْنِيْنَ اَيَّةٌ ۝

کہ سحری اور ازدان میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ چھاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر۔

۱۲۰۳۔ سحری کی برکت اچب کہ وہ واجب نہیں ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے
نے برابر روزے رکھے اور ان میں سحری کا ذکر نہیں کیا جانا

۱۷۹۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ سے جویریہ نے

ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ
نے ”صوم وصال“ رکھا تو صحابہ نے بھی رکھا لیکن صحابہ کے لئے اس میں

دشواری ہو گئی اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، صحابہ نے اس پر موعظ کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ اس حضورؐ نے فرمایا میں تمہاری

طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے اللہ کی طرف سے)

۱۷۹۴۔ ہم سے آدم بن ابی یاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی ان سے بعد الغزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔

۱۲۰۴۔ اگر روزے کی نیت دن میں کی؟ ام در دا و رضی اللہ

عنہما نے فرمایا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ پوچھتے، کیا کچھ کھانا

تمہارے پاس ہے ؟ اگر ہم جواب نفی میں دیتے تو فرماتے

کے پھر آج میرا روزہ رہے گا، اسی طرح ابو طلحہ، ابو ہریرہ ،

ابن عباس اور عذیفہ رضی اللہ عنہم نے بھی کیا:

۱۷۵۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبد اللہ

حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن اکوع نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے

کھانا کھالیا ہے، وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے

نہ کھائے۔

باب ۱۲۰۔ بَرَکَةِ الشُّعُورِ مِنْ غَيْرِ

اِجَابَ لَآنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْعَابُهُ وَأَصْلُوا وَلَمْ يَذْكُرِ السَّحُورَ

٩٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَافِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ

النَّاسُ فَسَقَ عَلَيْهِمْ فَمَآ هُمْ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ
قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَهْلُ الْأَعْلَى وَأُمَمِي ۖ

۷۹۷-۱۔ حَدَّثَنَا - اَدْرُجُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ عَنْ -

شَجْعَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مِهْبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَكْسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۰۔ اِذَا تَوَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَاتًا

قَالَتْ اَمْ لِيْ سِدْرٌ دَايِمٌ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ

يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ قَرَأْتُ قُلْنَا لَا قَالِ

فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَقَعَلَهُ آيَةً

طَلْحَةَ وَالْبُوْهَـنَـزَةَ وَامِنْ عَنَّاۤسٍ وَعُذَيْفَةَ

٤٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

آبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ

سے متواتر گنتی دن کے روزے جب کہ افطار و سحری و رمیان میں نہ ہو تو اسے روم وصال کہتے ہیں، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تو اس طرح روزے رکھتے تھے لیکن عام امت کو آپ نے منع فرمادیا تھا، تاکہ شاق نہ گزرے۔

۷۷۔ یہ یاد رہے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کی فرہینیت سے پہلے، فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رمضان کے روزے

باب ۱۲۰۵۔ الصَّائِمُ يَصِيحُ جَنَبًا

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْبَغَيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَآبِي حِينَ

وَحَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْوَهْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ أَنَّ أَبَاهُ

عِنْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ ثُمَّ

يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ يَعْبُدُ الرَّحْمَنِ بْنَ

الْحَارِثِ أَقْسَمُ بِاللَّهِ لَشَفَرَةٍ بَيْنَهُمَا أَبَاهُ مَرْوَةَ وَ

مَرْوَانَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَكَرَهُ

ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَدَّرْنَا أَنَّ تَبْلَغَ بَدَنِي

الْحَلِيقَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هَالِكٌ أَرْضٌ فَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي تَكْبِرُ لَكَ أَمْرٌ وَتَو

لَا مَرْوَانَ أَقْسَمُ عَلَى فِيمَ تَعْدُ أَذْكُرُكَ لَكَ فَذَكَرَ

قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذَلِكَ حَدَّثَنِي

الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ هِشَامُ وَآبُو

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلِ أَسْنَدُ

عنها کے صاحبزادے نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت

میں اٹھا ہو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

باب ۱۲۰۶۔ الْمُبَاشَرَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ

عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ قُرْجَاهَا

عاشوراء کے بجائے متعین اور فرض ہونے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشوراء کا روزہ فرض تھا،

تو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو معلوم

ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

۱۲۰۵۔ روزہ دار، صبح کو اٹھا تو جنبی تھا،

۱۷۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے

ان سے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے مولیٰ شعیب نے

انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے

والد کے ساتھ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا،

ح اور ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں

زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام

نے خبر دی، انہیں ان کے والد عبدالرحمن نے خبر دی انہیں مروان نے خبر دی

اور انہیں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر

ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔

پھر آپ غسل کرتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے مروان نے عبدالرحمن

بن حارث سے کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ کو اس واقعہ سے خوف دلاؤ دیکھو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس

اس کے خلاف تھا، ان دنوں مروان (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے)

مدینہ کے حاکم تھے۔ ابو بکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو پسند نہیں کیا اتفاق

سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

وہاں کوئی زمین تھی، عبدالرحمن نے ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات

کہوں گا، اور اگر مروان نے اس کی جیسے تاکید نہ کی ہوتی تو میں کبھی آپ کے

سامنے اسے نہ پھیرتا دیکھو کہ مروان خلیفہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے

واجب اطاعت تھے، پھر انہوں نے عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی

حدیث ذکر کی اور کہا کہ فضل بن عباس جو بہت زیادہ جاننے والے تھے انہوں

نے بھی اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کتنی، ہمام اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما کے صاحبزادے نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو صبح کے وقت جنبی ہونے کی حالت

میں اٹھا ہو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن پہلی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے۔

۱۲۰۶۔ روزہ دار کی اپنی بیوی سے مباشرت، عائشہ رضی

اللہ عنہا نے فرمایا کہ روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے :

عاشوراء کے بجائے متعین اور فرض ہونے تو ان میں بھی یہ ضروری نہیں کہ رات ہی سے روزے کی نیت ہو، کیونکہ جب عاشوراء کا روزہ فرض تھا،

تو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اس حدیث میں ہے دن میں ان لوگوں کے لئے باقی رکھنے کا اعلان فرمایا جنہوں نے کھانا نہ کھایا ہو معلوم

ہوتا ہے کہ اس روزہ کی مشروعیت بھی خاص اسی دن ہوئی تھی۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ رِيًّا وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ بِتَابَةِ حَاجَةٍ قَالَ طَاوُسُ أُولَى الْأَذْيَةِ الْأَحَقُّ بِالْحَاجَةِ كَمَا فِي التَّسَاءُلِ ۝

بَابُ ۱۲۰۷۔ الْفُتْلَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَفَرَ قَامَنِي يَتِمُّ صَوْمَهُ

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقْبِلُ بَغْضٍ أَوْ رَاحٍ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ تَجِئْتُ ۝

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ نِيَابَ حِضَّتِي فَقَالَ مَالِكٌ أَنْفُسْتُ قُلْتُ لَعَنَ قَدْ حَدَّثْتُ مَعَهُ فِي الْعَمِيلَةِ وَكَانَتْ حَتَّى دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ۝

بَابُ ۱۲۰۸۔ اغْتِسَالُ الصَّائِمِ وَبَلَّ

۱۷۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے تھے، لیکن اپنی ازواج کے ساتھ تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے (آئی حضور تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے، بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مآرب، حاجت ضرورت کے معنی میں ہے، طاووس نے فرمایا کہ اولی الاربہ، اس احمق کو کہیں گے جسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

۱۲۰۷۔ روزہ دار کا بوسہ لینا، جابر بن زید نے فرمایا کہ اگر کسی (عورت) کو دیکھنے سے انزال ہو گیا تو (روزہ دار کو) اپنا روزہ پورا کرنا چاہیئے۔

۱۷۹۸۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے - ۷ اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج کا روزے سے ہونے کے باوجود بوسہ لیا کرتے تھے، پھر آپ نہیں۔

۱۷۹۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ام سلمہ کی صاحبزادی زینب نے اور ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی کہ مجھے حیض آگیا، اس لئے میں آہستہ سے نکل آئی اور اپنا حیض کا کپڑا پہن لیا، آئی حضور نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ حیض آگیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ اسی چادر میں چلی گئی ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنبات) کیا کرتے تھے۔ اور آئی حضور روزے سے ہونے کے باوجود ان کا بوسہ لے لیتے تھے۔

۱۲۰۸۔ روزہ دار کا غسل کرنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

ابْنُ عُمَرَ قَوَّبًا قَالَا عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ
وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ اَلْعَتَمَةَ وَهُوَ صَائِمٌ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ اَنْ يَتَقَطَّعَ
اَلْقِدْرُ اَوْ الشَّيْءُ وَقَالَ اَلْحَسَنُ لَا بَأْسَ
بِاَلْتَقْطِيعَةِ اَلْقَبْرِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ
ابْنُ مَسْعُودٍ اِذَا كَانَ صَوْمُ اَحَدِكُمْ
فَلْيُصْبِحْ دِهْنًا مُتَرَجِّلًا وَقَالَ اَنَسُ
اَنَّ اَبِي اَبِي اَتَقَعَهُ فِيهِ وَاَنَا صَائِمٌ
وَيُذَكِّرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّهُ اسْتَاثَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ يَسْتَاكُ اَوَّلَ السَّهْرِ وَاخِرَهُ وَلَا
يَسْتَلِمُ رِيقَهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ اَزْدَةَ رِيقُهُ
لَا اَقُولُ يُفْطَرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ
بِاَلشَّوَاثِ اَلرَّطْبِ قِيْلَ كَيْ تَطْعَمُ قَالَ
وَالسَّاءُ كَيْ تَطْعَمُ وَاَنْتَ تَمْنِيهِمْ يَه
وَلَمْ يَرَ اَنَسُ وَاَلْحَسَنُ وَاَبُو اِهْنَمُ اَلْكُفْلُ
لِلصَّائِمِ بِاَسَاءٍ

اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کھلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابراہیم روزہ دار کے لئے

سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں خیال کرنے تھے۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي شَيْهَابٍ عَنْ
ابْنِ شَيْهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَآبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَاشَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرُكَ اَللَّجْدُ
فِي رَمَضَانَ مِنْ فَيْزِ حُلِيمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ
۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بْنِ عَقْبٍ اَلرَّحْمَنِ
ابْنِ اَلْعَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَلْمُغِيرَةِ اَنَّهُ سَمِعَ
اَبَا بَكْرٍ بْنَ عَقْبٍ اَلرَّحْمَنِ كُنْتُ اَنَا وَآبِي قَدْ قَبْتُ
مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَاشِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ

نے ایک کپڑا تر کر کے اپنے جسم پر ڈال لیا، حالانکہ آپ روزے
سے تھے۔ شعبی، روزے سے تھے لیکن حمام میں غسل کے
لئے اٹھئے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بانڈی یا کسی
چیز کا مزہ معلوم کرنے میں (زبان پر رکھ کر) تو کوئی حرج
نہیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لئے کھلی
اور ٹھنڈی حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں، ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی کو روزہ رکھنا ہو تو وہ صبح
کو اس طرح اٹھے کہ تیل لگا ہوا ہو اور گنگا کیا ہوا ہو، انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک بزن و حوض کی
طرح، پتھر کا بنا ہوا ہے جس میں روزے سے ہونے کے باوجود
میں داخل ہو جاتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
روایت ہے کہ آپ نے روزہ میں مسواک کی تھی، ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ دن کی ابتداء اور انتہا (ہر وقت)
مسواک کرنی چاہیئے، البتہ اس کا حق نہ نکلے، عطاء رحمۃ
اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حق نکل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ روزہ
ٹوٹ گیا، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تر مسواک کرنے
میں کوئی حرج نہیں ہے کسی نے کہا کہ اس کا تو ایک مزا ہوتا ہے
اس پر آپ نے فرمایا، کیا پانی کا مزا نہیں ہوتا؟ حالانکہ تم اس سے کھلی کرتے ہو، انس، اور حسن اور ابراہیم روزہ دار کے لئے

۸۰۰۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی اسی سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے
عروہ اور ابوبکر نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رمضان میں فجر کے
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احکام سے نہیں (بلکہ اپنی ازواج کے ساتھ
ہم بستری کی وجہ سے) غسل کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

۸۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن عمار بن ہشام بن مغیرہ کے مولى
سمی نے، انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ
میرے والد مجھے ساتھ لے کر عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر
ہوئے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَتْ
تَصْبِيغٌ جُذْبًا مِّنْ جِهَائِهِ غَيْرِ اخْتِلَامٍ لَّكَ يَتَّصِلُ
لَكَ أَحَلَّ عَلَى أَمْرٍ سَلَّمَ فَكَانَتْ مِثْلَ ذَلِكَ

باب ۱۲۰۹۔ النَّسَائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ
نَاسِيًا وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ اسْتَنْمَرْتَ دَخَلَ
النَّاسُ فِي حُلُقِهِ لَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ دَخَلَ حُلُقُهُ الدَّهَابُ
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ
إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ سِينِينَ
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا نَسِيَ قَاكَلًا وَشَرِبَ قَلْبِيَّتِم مَمْنُومَةً
فَوَاسَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

باب ۱۲۱۰۔ سَوَاكِ التَّوَضُّعِ وَالْيَاسِ
بِلِقَائِهِ وَيَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُخَصِّي أَوْ أُعَدُّ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ إِنْ اسْتَقْرَأَ عَلَى أَمْتِي
لَا مَرْتَلُهُم بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ
وَيَزُودُ يَتَوَضَّعُ عَن جَابِرٍ وَزَيْدِ ابْنِ
خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَخْصُ النَّسَائِمَ مِنْ غَيْرِهِمْ
وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَظْهَرَةٌ لِّلْقَمْرِ مَرَّصَاةٌ
لِّلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يُبْتَلِغُ رِيقُهُ

صبح جنبی ہونے کی حالت میں کرتے، اختلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع
کی وجہ سے! پھر آپ روزہ سے رہتے (یعنی غسل فجر کی نماز سے پہلے،
سحری کے وقت کے نکل جانے کے بعد کرتے تھے) اس کے بعد ہم ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بھی اس طرح حدیث بیان کی،

۱۲۰۹۔ روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے، عطاء نے فرمایا

کہ اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا، اور (دو پانی) بغیر اختیار
طور پر حلق کے اندر چلا گیا، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،
بشرطیکہ اسے روکنے کی اقدت اس میں نہ رہی ہو جس
نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے لئے حلق میں کھسی چلی گئی تو اس پر
قضا ضروری نہیں، حسن اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر بھول کر
جماع کر لی ہو تو اس پر نفا واجب نہیں ہوتی۔

۱۸۰۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہیں یزید بن زریع نے
خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث
بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اگر کسی نے بھول کر کھا پی لیا ہو تو پنا روزہ جاری رکھنا
چاہیئے کہ یہ اسے اللہ نے کھلایا اور سیراب کیا ہے۔

۱۲۱۰۔ روزہ دار کے لئے تریا خشک مسواک، عامر بن
ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ انہوں
نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی
حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا، جسے میں شمار
میں نہیں لا سکتا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ اگر میری امت پر یہ شاق
نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔
اسی طرح کی حدیث جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی
بھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اس میں
آں حضور نے روزہ دار وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی
عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان
نقل کیا کہ (مسواک) منہ کو پاک رکھنے والی اور رب کی
رضا کا سبب ہے۔ عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ اس کا

تھوک بھی نکل سکتا ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَأَثَرَهُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْيَرْبُوقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْيَرْبُوقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْىٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْىٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَنَحَرَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ هَذَا ثُمَّ يَصُحُّ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ لَفْسَهُ فِيهِمَا شَيْئًا إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۖ

باب ۱۲۱۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِئْ بِسُجُودِ

الْمَاءِ وَلَمْ يُبَيِّزْ بَيْنَ الْقَائِمِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ الْهَسَنُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى خَلْفِهِ وَبَكَتْ لِحْيَتُهُ

عَطَاءٌ إِنْ تَمَضَّضَ ثُمَّ أَقْرَبَهُ مَا فِي فِيهِ

مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهُ إِنْ لَمْ يَزِدْ دِرْبَقَهُ

وَمَا ذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمَضُّهُ أَلْعَلَّكَ

فَإِنْ أَرَدْتَ دِرْبَقَ الْغَلَّكَ لَا أَقُولُ إِنَّهُ

يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُكْمَلُ عَنْهُ فَإِنْ اسْتَنْشَرَهُ

قَدْ حَلَّ الْمَاءُ حَلْفَهُ لَا بَأْسَ بِأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ

باب ۱۲۲۔ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَ

يُنْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ

يَوْمًا مِمَّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ وَلَا مَرَضٍ

۱۸۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن زید نے ان سے حمران نے، انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر مضضہ کیا اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھو ڈالیاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر ہاتھ بایاں کہنی تک دھویا، تین تین مرتبہ، اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ دھنسا پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں پاؤں دھویا، آخر میں فرمایا کہ جس طرح میں نے وضو کی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا اور پھر فرمایا تھا جس نے میری طرح وضو کی، پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وسوس گزرنے نہیں دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۱۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جب کوئی

وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے مگر حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں

کی حسن نے فرمایا کہ ناک میں دوا وغیرہ بچڑھانے میں اگر

وہ حلق تک نہ پہنچے، کوئی مخرج نہیں ہے اور روزہ دار سرمرہ

جمعی لگا سکتا ہے، عطاء نے فرمایا کہ اگر مضضہ کیا اور پھر

اپنے منہ کے پانی کی کلی کر دی تو کوئی مخرج نہیں لیکن اس کا

تھوک نہ نگلنا چاہیئے اور اب اس کے منہ میں باقی ہی کیا رہ

گیا؟ اور مصطکی نے چہانی چاہیئے، اگر کوئی مصطکی کا تھوک

نگل گیا، تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس

سے روکنا چاہیئے، اگر کسی نے ناک میں پانی ڈالا اور پانی بغیر

اختیاری طور پر حلق کے اندر چلا گیا تو اس میں کوئی مخرج نہیں، کیونکہ یہ چیز اس کے اختیار سے باہر تھی۔

۱۲۲۔ اگر رمضان میں کسی نے جماع کیا؟ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روایت نقل کی جاتی ہے کہ اگر

کسی شخص نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر روزہ

سے شیخ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی تھوک منہ میں جمع کر کے اور پھر ایک ساتھ نکلے تو محروم ہے روزہ معمول کے مطابق تھوک نگلنے میں کوئی کراہت نہیں،

نہیں رکھا، تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ نہیں بن سکتے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا سعید بن مسیب، شعبی، ابن عبید، ابراہیم، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں ایک دن روزہ رکھنا چاہیئے۔

۱۸۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن میسر نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا، ان سے یحییٰ نے ابو سعید کے صاحبزادے پی حدیث بیان کی، انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی، انہیں محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن غویلد نے اور انہیں عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں تو برباد ہو گیا، آں حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ رمضان میں میں نے (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی، عقوڑی دیر بعد اسی حضور کی خدمت میں (کھجور کا) ایک ٹوکرا جس کا نام عروق تھا، پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ برباد ہونے والا شخص کہاں ہے اس نے کہا کہ حاضر ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اسے صدقہ کر دو،

۱۲۱۳۔ اگر کسی نے رمضان میں جماع کیا؟ اور اس کے پاس

کوئی چیز نہیں تھی، پھر اسے صدقہ دیا گیا تو اس کا کفارہ دیدینا چاہیئے

۱۸۰۵۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جید بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا، کیا یہ بے پردے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، آخر آپ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر عقوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت

تَمُتُ فَيُضِيهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَلَّاهُ
وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَ
ابْرَاهِيمُ وَقتادہ وَحَتَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَ
يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ غُوَيْلِدٍ عَنْ
عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ
عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ اخْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ
اصْبِرْ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُتِلُ يُذْعِي الْعَرَقَ فَقَالَ آيَمَ
الْخَتَرِ قَالَ آتَا قَالَ تَعَمَّدَ قِيَامَهُ

باب ۱۲۱۳۔ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ شَيْءٌ فَتُعْطَى عَلَيْهِ فُلُكَيْفَرُهُ :

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَكَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ
عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصَدِّقَ تِسْعَ مِائَتَيْنِ
مِثْقَالَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقُ فِيهَا تَمْرًا وَالْعَرَقُ الْيَبَلُ

قَالَ آيِنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْلَى اَلْفَقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَوْلَاهُ مَا بَيْنَ كَذَبَتَيْهَا يُؤِيدُ الْخَرَّتَيْنِ اَهْلُ
بَيْتِ اَفْقَرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَصَحِيحُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ اَنْبَاؤُهُ ثُمَّ قَالَ
اَطْعِمْنَاهُ اَهْلَكَ ۝

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا گورا عرق نامی پیش کیا
گیا، جس میں کھجوریں تھیں عرق کو کرے کو کہتے ہیں، آں حضورؐ نے دریافت
فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا کہ
اسے وا اور صدقہ کرو دو، اس شخص نے کہا کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے
سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں گا؟ بخدا ان دونوں پتھر بیلے میدانوں کے
ورمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے وانت دیکھے جاسکے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دو۔ ۱۷۱۴
۱۷۱۴۔ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت ہو نیاوال شخص
کیا اس کے گھروالے محتاج ہوں تو وہ انہیں کفارہ کا کھانا کھلا سکتا ہے

بَابُ ۱۷۱۴۔ الْجَابِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ
اَهْلَهُ مِنَ الْكُفَّارَةِ اِذَا كَانَ مُتَحَارِجًا ۝

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَنْ ثَمَّانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ التَّوْحِيدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَهُ دَجْلٌ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا الْاَوْبَرُ وَقَعَ
عَلَى اَمْرَانِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تَحْتَرِرُ
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَكُنْتَ طَيْعُ اَنْ تَعْمُرَ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ يَتَتَبِعُ
مُسْكِنُنَا قَالَ لَا قَالَ فَأَرْقِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْزِقُ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ النَّبِيُّ قَالَ اَطْعِمُ

۱۸۰۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زہری نے ان سے حمید بن
عبدالرحمن اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بدنصیب رمضان
میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا
تمہارے پاس اتنی استطاعت ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو؟ اس نے
کہا کہ نہیں، آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تم پر پے دو مہینے کے روزے رکھ
سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی
استطاعت ہے کہ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب اس کا جواب

سے روزے کے کفارے کا اصول جہورامت کے یہاں یہ ہے کہ اگر غلام اس کے پاس ہو تو اسے آزاد کر دے۔ اسلام نے غلامی کی رسم کو پسند نہیں کیا ہے
لیکن اس کی اتنی مختلف اور متنوع شکلیں دینا میں موجود تھیں کہ یک دم ان کا مٹانا بھی ممکن نہیں تھا، اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف
اس سلسلے میں اصلاحات کر دیں اور غلام کے ساتھ جو ایک مظلومیت کا تصور قائم تھا اس کی تمام صورتوں کو آپؐ نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا پھر
غلام آزاد کرنے پر آپؐ نے اتنا زور دیا اور بہت سی صورتوں میں اسے ضروری قرار دیا کہ آہستہ آہستہ دنیا سے غلامی کا رواج باآخر ختم ہی
ہو گیا۔ تو کفارہ میں ترتیب کے اعتبار سے پہلے تو غلام آزاد کرنا ضروری ہے لیکن اب غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے اس لئے اس کا سوال ہی نہیں
رہتا۔ دوسرے درجہ میں اسلام نے یہ بتایا کہ اگر غلام نہ ملیں یا کسی کے پاس غلام نہ ہوں تو دو مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہیں اگر اتنے روزے رکھنے
کی استطاعت نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا نا ضروری ہے اب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو
اور صدقہ میں کہیں سے کوئی چیز ملے تو اس کو کفارہ میں دے دینا چاہیئے۔ ۱۷۱۵۔ دوسری احادیث میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
یہ تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد ہر کسی کے لئے صدقہ کا یہ طریقہ جائز نہ ہوگا۔

۱۷۱۵۔ یہ کسی بھی امام کا مسلک نہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان صرف اس لئے قائم کیا کہ اس طرح کی ایک حدیث موجود تھی، اسی وجہ
سے جملہ سوالیہ رکھا گیا اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ ناظرین کو دعوت دیتے ہیں۔

ہذا عَنْكَ قَالَ عَتَى أَخُوهُ مِنَّا مَا بَيْنَ لَا تَبَيِّنَا
 أَهْلُ بَيْتِ أَخُوهِ مِنَّا قَالَ قَاطِعُهُ أَهْلَكَ
 حضور نے فرمایا کہ اے جاؤ اور اسے اپنی طرف سے (مخابوں کو) اٹھلا دو، اس شخص نے کہا، اپنے سے بھی زیادہ محتاج کو، حالانکہ ان دو میلوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں، ان حضور نے فرمایا کہ پھر اپنے گھر والوں ہی کو اٹھلا دو،

۱۲۱۵۔ روزہ دار کا پھینا لگوانا اور تے کرنا۔ مجھ سے پہلی بن سالم نے بیان کیا ان سے معاویہ بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حکم بن ثوبان نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب کوئی تے کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے تو چیز باہر آتی ہے اور اندر نہیں جاتی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے ابن عباس اور عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ روزہ (ٹوٹتا ہے) ان چیزوں سے جو اندر جاتی ہیں ان سے نہیں جو باہر آتی ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی روزہ کی حالت میں پھینا لگوانے سے لیکن بعد میں اسے ترک کر دیا تھا اور رات میں پھینا لگوانے سے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی رات میں پھینا لگویا تھا بکیر نے ام علقمہ سے کہا کہ ہم عشاء رضی اللہ عنہما کے یہاں (روزہ کی حالت میں) پھینا لگواتے تھے اور آپ ہمیں روکتی نہیں تھیں، حسن رحمۃ اللہ علیہ سے منع ہوا افراد مروغار روایت کرتے ہیں کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھینا لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا مجھ سے عیاشی نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے سابقہ حدیث کی طرح۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں، پھر فرمایا کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۱۲۱۵۔ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْ لِقَبَائِرِهِ
 وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْنُوِيَّةُ
 عَنْ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ
 عَنْ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَامَ فَلَا
 يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُوِيْمُ وَيَذْكُرُ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَضْمُ
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبِكْرِمَةِ الْقَوْمِ مِنَّا
 دَخَلَ وَكَيْسٌ وَمَا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
 يَخْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَ فَكَانَتْ
 يَخْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَخَتَمَهُ أَبُو مُوسَى لَيْلًا
 وَيَذْكُرُ عَنْ سَعِيدٍ وَرَيْدٍ بِنِ آدَقَمَ وَأُمِّ
 سَلَمَةَ أَخْتَجِمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ
 أُمِّ عُلْقَمَةَ كُنَّا نَخْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا
 تَنْهَى وَيُزَوِّى عَنِ الْهَضَنِ عَنْ غَيْرِ
 وَاحِدٍ مِمَّنْ مَوْعَا فَقَالَ افْطَرْنَا الْعَاجِمُ
 وَالْمَعْمُورُ وَقَالَ لِي عِيَاشٌ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ
 مِثْلَهُ قِيلَ كَيْسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَغْلَمُ

لے مصنف نے اس باب میں دو مسئلے ایک ساتھ رکھ دیئے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک بنیادی اصول روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا یہ ہے کہ اگر کوئی چیز پیٹ میں جائے یا انسان کا جزو بدن بنے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن پیٹ یا جسم انسان سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، قدیم زمانہ میں خراب خون نکلنے کی ایک صورت تھی جس کا نام پھینا لگوانا تھا اس صورت میں نکلنے والے کو بھی اپنے منہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے، حدیث میں ہے کہ پھینا لگوانے والا اور نکلنے والا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس حدیث کو جہور علماء امت حقیقت پر محمول نہیں کرتے بلکہ اس کی تائید کرتے ہیں اسی طرح کے سلسلہ میں بھی مصنف کا مسلک اپنے اسی اصول پر ہے کہ اندر سے باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن جہور امت کے یہاں روزہ ٹوٹنے

۱۸۰۷۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں بھی پھینا لگوایا اور روزہ کی حالت میں بھی پھینا لگوایا۔

۱۸۰۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پھینا لگوایا۔

۱۸۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ثابت بن ابی الہیاء سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ لوگ روزہ کی حالت میں پھینا لگوایا پسند نہیں کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کمزوری کے خیال سے (روزہ میں نہیں لگواتے تھے) شباب نے یہ زبانی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ (ایسا ہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کرتے تھے) ۱۲۱۴ سفر میں روزہ اور افطار ۶

۱۸۱۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق شیبانی نے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے سنا کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) آں حضور نے ایک صاحب سے فرمایا کہ اگر کر میرے ستو گھول لو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابھی تو سوزج باقی ہے، لیکن آپ کا حکم اب بھی یہی تھا کہ اگر کر میرے ستو گھول لو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا، پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے یعنی اس وقت سوزج ڈوب جاتا ہے اس کی متابعت جبریر اور ابو بکر بن عیاض نے شیبانی کے واسطے سے کی ہے اور اس سے ابواسحاق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے،

۱۸۱۱۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی یہ اصول نہیں ہے۔ نئے میں بھی بعض صورتوں میں جہور کے یہاں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۖ

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۖ

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ بْنَ الْبُنَاتِيِّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَرَأَى شَبَابَهُ شُعْبَةَ عَلَى أَهْلِ الْعَدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

بَابُ ۱۲۱۴ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ ۖ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ الرَّحِيلُ بْنُ أَنَزَلٍ فَأَجَدْتُ فِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدْتُ فِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجَدْتُ فِي فَأَنْزَلَ فَأَجَدْتُ كَذَ قَسَرْتُ ثُمَّ رَحِمِي يَدِي هَهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْكَلِيلَ أَقْبَلَ مِنْ عَهْدِنَا فَقَدْ أَفْطَرْنَا أَصَابَكُمْ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَابُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ۖ

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

حَمْرَةَ بَنِي عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ الْأَنْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بَنِي عَمْرِو بْنِ
الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ
فِي الشَّفْرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ
فَصُومِي فَإِنْ شِئْتَ فَأَنْطَرِي ۖ

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر میں بھی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں۔ ح اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں سفر میں بھی روزے رکھتا ہوں، وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے (رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں) آں حضور نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے، بے روزے رہو۔

۱۲۱۷۔ رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد کسی نے اگر سفر کیا؟

۱۸۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفتح مکہ کے موقع پر مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا، ابو عبداللہ نے کہا کہ عسفان اور قدید کے درمیان کدید ایک تالاب ہے۔

۱۸۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے دن انتہائی گرم تھا اگر می کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ پکڑ لیتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے سوا، اور کوئی شخص، شرکار سفر میں روزہ سے نہیں تھا۔

بَابُ ۱۲۱۔ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ،
۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ الْأَنْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بَنِي عَمْرِو بْنِ
الْأَسْلَمِيِّ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ
فِي رَمَضَانَ قَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ
كَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدِيدُ
مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ،
۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عَبِيدَةَ اللَّهِ
حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعُ الرَّجُلُ
يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا
صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَابْنُ رَوَاحَةَ ۖ

بَابُ ۱۲۱۸۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۱۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، اس شخص

سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں، جس دن سفر شروع ہوا اس دن کا روزہ رکھنا بہتر ہے لیکن پھر سفر کے باقی ایام میں روزہ نہ رکھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

بُنِيَ الْأَكْوَاعُ تَسَخَّتْهَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ
عَالِي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ
اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى
مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَقَالَ
ابْنُ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو
بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي تَيْلَانٍ حَدَّثَنَا
أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَمَضَانَ نَشَقُّ عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ
أَطْعَمَهُ كُلَّ يَوْمٍ فَيَسْكِنُنَا تَرَكْتُ الصَّوْمَ
مَتَنٍ يُطَيِّفُهُ وَرُفِصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ
تَسَخَّتْهَا وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ فَايْمُرُوا
بِالصَّوْمِ ۝

والی آیت کو اس آیت نے) منسوخ کر دیا ہے، رمضان
ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا، لوگوں کے لئے
ہدایت بن کر اور راہ یابی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے
روشن دلائل کے ساتھ اپس جو شخص بھی تم میں سے اس
مہینہ کو پلے، وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض
ہو یا سفر، تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیئے اور دونوں کی
اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے، دشواری
ڈالنا نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ
کی اس بات پر بڑائی بیان کر دو کہ اس نے ہمیں ہدایت دی
اور تاکہ تم احسان مانو، ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے العشاء
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن مرہ نے حدیث بیان
کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بیان کی کہ رمضان میں جب
روزے کا حکم نازل ہوا، تو بہت سے لوگوں پر بڑا دشوار گزرا
چنانچہ بہت سے لوگ جو روزانہ ایک سیکین کو کھانا کھلا سکتے
تھے انہوں نے روزے چھوڑ دیئے، حالانکہ ان میں روزے

رکھنے کی طاقت تھی، بات یہ تھی کہ انہیں اس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی (قرآن کی اس آیت میں کہ) ”جن لوگوں کو روزہ
کی طاقت ہے ان پر فدیہ ہے“ پھر اس اجازت کو آیت ”تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم روزے رکھو“ نے منسوخ کر دیا اور
اس طرح لوگوں کو روزے رکھنے کا حکم ہو گیا۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَدْ أَيْدِيَهُ طَعَامٌ مُسْكِنٌ قَالَ هِيَ مَلْسُوخَةٌ
۱۸۱۸۔ ہم سے عیاش نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ علی نے حدیث
بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ بالا) فدیہ طعام مسکین پڑھی اور فرمایا
کہ یہ منسوخ ہے۔

۱۲۲۲۔ رمضان کی قضا کی جائے؟ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے متفرق دنوں میں رکھنے میں
کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صرف یہ ہے
کہ ”پس گنتی پوری کرو اور دونوں کی“ سعید بن مسیب
نے فرمایا کہ (ذی الحجہ کے) دس روزے (اس شخص کے
لئے) جس پر رمضان کے روزے واجب ہوں اور ان

بَاب ۱۲۲۲۔ مَتَى يُفْضَى قِضَاءُ رَمَضَانَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّ بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ
أُخَرَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ
فِي مَوْمِرِ الْعَشْرِ لَا يَضِلُّهُ عَنِّي بَدَأُ
بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا انْقَرَضَ

حَتَّىٰ جَاءَ رَمَضَانُ اَتَرُ يَصُومُ مِمَّا وَاَكُم
يَتَرُ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيَذْكُرُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ يُطْعِمُهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا طَعَامَهُ اَنَّمَا قَالَ
قَعْدَةً مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۝

کی قضا ابھی تک نہ کی ہو، رکھنے مناسب نہیں ہیں، بلکہ
رمضان کی قضا شروع کر دینی چاہیئے، ابراہیم نے فرمایا
کہ اگر کسی نے کوتاہی کی (رمضان کی قضا میں) اور دوسرا
رمضان بھی آگیا تو دونوں روزے رکھنے چاہئیں، ان کے
اس کی کوتاہی کی وجہ سے دمکیوں کو کھانا کھلانا واجب
نہیں ہوتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مرسل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اسے مکینوں کو کھانا
کھلانا چاہیئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ دوسرے دنوں میں گنتی

پوری کی جائے۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ
فَمَا اسْتَطِيعُ اَنْ اُضَيِّقَ اِلَّا فِي شُعْبَانَ قَالَ يَحْيَىٰ
التَّغْلُ مِنْ اَلَّتِي اَوْ بَالَيْتِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَسْمَاءَ ۝ اَلْحَافِضُ تَكُوْلُ الصَّوْمِ
وَالْقُلُوَّةُ وَقَالَ اَبُو اَلرَّيْثَانِ اَنَّ الشُّكْنَ
وَوَجُوَّةَ اَلْعَقِ لَتَا فِي كَثِيرٍ عَلٰى خَلَافِ
الرَّايِ فَلَا يَجِدُ السُّلَمِيُّونَ بُدَاً مِّنْ اَتْبَاعِهَا
مِنْ ذٰلِكَ اِنَّ اَلْحَافِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ
وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ۝

۱۸۱۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا
کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے
چھوٹ گیا نو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی توفیق نہ ہوتی یحییٰ نے کہا کہ
یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔

۳۳۳۳۔ عائلہ روزہ اور نماز چھوڑ دے، ابو الزناد نے فرمایا
کہ سختی اور حق باتیں، اکثر بظاہر امتی کے خلاف بھی معلوم ہوتی
ہیں، لیکن مسلمانوں کو بہر حال اس کی پیروی کرنی ہے کہ عائلہ
روزے تو قضا کرے گی، لیکن نماز کی قضا اس پر نہیں ہے۔

یعنی ہمارا ایمان اس حضور اور آپ کی رسالت پر ہے، آپ صادق و مصدوق اور آپ کی رسالت و نبوت حق اور واضح آپ کے تمام پیغامات اور
آپ کی تمام رسالت اللہ کی طرف سے ہے اس لئے آپ جو کچھ بھی فرمائے ہیں، اس ثبوت کے بعد کہ وہ واقعی آپ کا فرمان یا قرآن مجید کی کوئی آیت ہے، یہیں کسی پس
دپیش کے بغیر تسلیم کر لیا ہے، صحیح اور حق بات ضروری نہیں کہ ہر کسی کی سمجھ میں ہی آجائے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں، اس میں وضع حق اور یہ بھی صدائیت بھی شامل
ہیں، جس پر دنیا والوں کی رائے مختلف نہ رہی ہو، اس لئے انسان کی عقل معیار حق و صداقت نہیں بن سکتی، جب ہم نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا صادق
و مصدوق بنی مان لیا تو پھر آپ کی ہر بات ہی تسلیم کر لینی چاہیئے، انسان نے حق اور صداقت کو بھی اٹھا بی بنا دیا ہے، حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ حق اور صداقت کے معیار
بھی بدلتے رہتے ہیں آج ایک کام اچھا ہے سب اسے مانتے اور پسند کرتے ہیں لیکن آگے والا اسے جھٹا دینا ہے اور انہیں مانتے والوں کے پوتوں اور پڑپوتوں کے نزدیک اس
سے زیادہ مغضوب اور ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں رہتی اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حق وہی ہے جسے خدا نے حق بتا دیا وہ ایک ناقابل تغیر صداقت ہے زمانہ کے حالات اور
مزاج کو اس کے تابع روکے چلنا چاہیئے اسے اپنے تابع کرنے کی کوشش جبکہ اور سخت جھلک ہے ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر تنبیہ فرمائی ہے حیض کی حالت میں
نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور روزے بھی شریعت کے حکم سے ان دنوں میں نہیں رکھنے چاہئیں لیکن بعد میں جب پاکی ہو جائے تو روزوں کی قضا واجب ہے اور نماز
معاف ہو جاتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ نماز اور روزے دونوں فرض ہیں آخر یہ کیا بات ہے کہ نماز کی قضا واجب نہیں ہوتی اور روزے کی قضا واجب ہوتی ہے ابو الزناد

۱۸۱۹۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید نے حدیث بیان کی ان سے عباس نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے نہیں چھوڑ دیتی؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

۱۲۲۴۔ کسی کے ذمے روزے رکھنے ضروری تھے، اس کا انتقال ہو گیا؟ حنن نے فرمایا کہ اگر اسکی طرف درمضان کے تیس روزوں کے بدلہ میں تیس آدمیوں نے ایک دن روزے رکھ دیئے تو جائز ہے۔

۱۸۲۰۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن موسیٰ بن اعلین نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص مرجھا اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے روزے قضا کرنے چاہئیں۔ اس روایت کی متابعت ابن وہب نے عمرو کے واسطے کی ہے۔ اس کی روایت یحییٰ بن ابیوب نے ابو جعفر کے واسطے بھی کی ہے۔

۱۸۲۱۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے المثنیٰ نے ان سے مسلم بن عیینہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک ہینہ کے روزے باقی رہ گئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے قضا

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاضَتْ كَمْ تَقْصِلُ وَكَمْ تَقْصِرُ قَدْ لَيْقَ نَقْصَانِ دِينِهَا۔

۱۲۲۴۔ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَقَالَ الْخَنَنُ إِنَّ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا اجَّازَ۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ابْنِ أَعْيُنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَيَتْبَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو دَوَّادٍ يُعْيِي بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَنِيمٍ حَدَّثَنَا مُغْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَحَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ عَيْنِ أَرْعَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلْطِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا أَفَأَقْضِيْعَ عَنْهَا

فرماتے ہیں کہ عقل کی روشنی میں اس کا حل دھوؤں کے کوشش نہ کرو، یہ دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے اور یہ خدا کا حکم ہے۔ اسی حدیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نذر کے روزے نذر ماننے والے نے اگر انہیں نہ رکھا ہو اور انتقال ہو گیا ہو، اگر کوئی اس کا ولی وغیرہ نذر ماننے والے کی طرف سے رکھا چاہے تو ادا ہو جاتے ہیں البتہ درمضان کے روزوں میں اس طرح کی نیابت نہیں چلے گی کیونکہ اسی حدیث بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے یہ حکم نذر کے روزوں سے متعلق دیا تھا، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں روزے کی نیابت نہیں چل سکتی۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ حنفیہ کے مسلک کے تائید میں بھی ایک حدیث ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے بدلہ میں روزے نہ رکھے۔ دوسری احادیث بھی اثناف کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔

کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ سلیمان نے بیان کیا کہ حکم اور سلمہ نے کہا، جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب وہیں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے مجاہد سے بھی سنا تھا کہ وہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے، ابو خالد سے روایت ہے کہ ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے حکم، مسلم، بطین اور سلمہ بن کہیل نے ان سے سعید بن جبیر نے اور عطاء اور مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے سچلی اور ابو معاویہ نے بیان کیا ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے سلم نے، ان سے سعید اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور سعید نے بیان کیا، ان سے زید بن ابی انیسہ نے ان سے حکم نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان پر نذر کے روزے واجب تھے جنہیں وہ اپنی زندگی میں نہ رکھ سکی تھیں اور ابو حریز نے بیان کیا ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روزے واجب تھے۔

۱۲۲۵۔ روزہ دار افطار کب کرے گا ؟

جب سورج ڈوب گیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے
افطار کیا۔

۱۸۲۲- ہم سے جمہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ییل اس طرف دمشق آئے اور دن ادھر چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے۔

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَذَيْنِ أَحَقُّ أَنْ يُقَضَى قَسَالُ
سُلَيْمَانَ فَقَالَ الْعَلَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ بَيْنَهُمَا
جُلُوسٌ عِنْدَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ
قَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا أَيْدُكُمُ هَذَا عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَيُذَكِّرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنِ الْعَلَمِ وَمُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ وَسَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمَجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلَّتْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَعْنِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلَّتْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
أَيَسَةَ عَنِ الْعَلَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلَّتْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ كَذِبٌ وَ
قَالَ أَبُو حَرِيرَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَتْ امْرَأَةٌ "لَلَّتْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَاتَتْ أُخْتِي وَعَلَيْهَا صَوْمٌ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

باب ۱۲۲۵۔ مَتَّى يَعْنِي فِعْلُ الصَّائِدِ

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الْغَدِيرِ حِينَئِذٍ

غَابَ قَرْنُ الشَّهِيسِ .

٨٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
يَقُولُ سَمِعْتُ عَصِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ ههنا
وَأَوْبَرَ النَّهَارُ مِنْ ههنا وَقَرَّبَتِ الشَّمْسُ
فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۝

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَتَغَيَّضُ الْقَوْمُ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجِدْهُمْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَأَمَسْتُمْ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَلْبُكَ آمَسَتْ قَالَتْ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ إِنْ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَتْ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَتْ قَدْ جَدَدُ لَكُمْ نَسَبٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْكَيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب ۱۲۲۶۔ يُفْطِرُ بِمَا تَيْسَّرُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَأَمَسْتُمْ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَتْ أَنْزِلْ فَاجِدْهُمْ لَنَا قَالَتْ قَدْ جَدَدُ لَكُمْ نَسَبٌ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْكَيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قَبْلَ التَّشْرِيقِ

کر لینا چاہیئے، آپ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۲۳۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے ان سے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو ایک صاحب اور آں حضورؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو ایک صاحب سے فرمایا کہ اے فلاں! میرے لئے اللہ کے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کاش آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، لیکن ان کا اب بھی یہی امر رہا کہ ابھی دن باقی ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، چنانچہ وہ اترے اور ستو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ۔ پھر فرمایا کہ جب تم یہ دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے (مشرق کی طرف سے) تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیئے۔

۱۲۲۶۔ جو چیز بھی آسانی سے مل جائے، پانی وغیرہ۔ اس سے افطار کر لینا چاہیئے۔

۱۸۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے آں حضورؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کاش تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھول دو۔ چنانچہ انہوں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو دن باقی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اتر ستو ہمارے لئے گھول دو، چنانچہ انہوں نے اتر کر ستو گھولا، آں حضورؐ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آگئی تو روزہ دار کو افطار

محمد اللہ تفہیم البخاری کا ساتواں پارہ پورا ہوا ۱۱

سے غالباً غلط معانی ابھی اسی خیال میں تھے کہ سورج غروب نہیں ہوا ہے ورنہ اس اصرار کی کوئی وجہ نہیں تھی سب حضرات سفر کر رہے تھے۔ عرب میں پہاڑیوں کی کثرت ہے اور ایسے علاقوں میں غروب کے فوراً بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سورج ابھی باقی ہے۔

اسکھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۲۲ تَعْمِيلُ الْإِفْطَارِ

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ

بن بزن بن

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى
أَسْبَى قَالَ لِيُجْلَى أَنْزِلْ فَأَجْدَحَ لِي قَالَ لَوْ أَنْتَ لَوَسْتَ
حَتَّى تُنْسَى قَالَ أَنْزِلْ فَأَجْدَحَ لِي إِذَا رَأَيْتَ
اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا قَدْ أَفْطَرَ
الضَّائِمُ +

بن بزن بن

باب ۱۲۳ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ
طَلَعَتِ الشَّمْسُ +

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَنِمَ
ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهَاشِمٍ فَأَمْرُؤُا
بِالْقَضَاءِ قَالَ بَدَأَ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ
مُعَمَّرٌ سَفِيفٌ هَاشِمًا لَا أَدْرِى أَقَضَوْا

۱۲۲۔ افطار میں جلدی کرنا۔

۱۸۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں اس وقت تک غیر باقی رہے گی، جب تک افطار کی جلدی کا اہتمام (یعنی وقت ہوتے ہی باقی رہے گی)۔

۱۸۲۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ آپ روزے سے تھے، جب شام ہوئی (اور دن ڈوب گیا) تو آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اتر کر (سواری سے) میرے لیے ستو گھول دو۔ انھوں نے عرض کی، اے حضور اگر شام ہونے کا انتظار فرماتے تو بہتر تھا۔ لیکن آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ جب یہ دیکھ لو کہ رات ادھر سے آگئی (یعنی دن ڈوبتے ہی) روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔ (یہ حدیث متعدد روایتوں سے پہلے گزر چکی ہے)۔

۱۲۳۔ رمضان میں، اگر افطار کے بعد سورج نکل

آیا؟

۱۸۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں طلحہ ابن ابرہہ آلود تھا، ہم نے جب افطار کر لیا تو سورج نکل آیا۔ اس پر ہشام (روایت حدیث) سے پوچھا گیا کہ کیا پھر انھیں قضا کا حکم ہوا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ قضا کے سوا چارہ کاری کیا تھا؟ اور ہم نے بیان کیا کہ میں نے ہشام سے سنا مجھے معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے قضا

تھی یا نہیں؟

اَمَرَ لَا

بَابُ ۱۲۲۹ صَوْمِ الصَّبِيَّانِ - وَقَالَ عُسْرُ
لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ وَنَيْلِكَ وَ
صَبِيَّانَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ ۝

بند بن بن

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
ابْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ
الزَّبْيِيِّ يَنْتَبِهُ مَعُوذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ آةٍ عَاشُورَاءَ إِلَى
قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلَيْتُمْ
بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَيْتُمْ
قَالَتْ كُنْتُ نَصُومُهُ بَعْدُ وَنَصُومُ
صَبِيَّانَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ
الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ
أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ حَقٌّ يَكُونُ عِنْدَ الْفُطَارِ ۝

بَابُ ۱۲۳۰ الْوَصَالِ وَمَنْ قَالَ
لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ - يَقُولُ
تَعَالَى ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ الْخَلِيلُ
بَوَّهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ

۱۲۲۹ - بچوں کا روزہ - عمر رضی اللہ عنہ نے ایک
لشہ باز سے فرمایا تھا ”تم پر بربادی آئے، رمضان میں شراب
پی رکھی ہے۔ حالانکہ ہمارے بچے تک روزے سے ہیں پھر
آپ نے حد قائم کی ہے۔“

۱۸۲۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن
مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عاشرہ کی صبح کو آن حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے انصار کے محلوں میں منادی کر دئی کہ صبح تک جس نے کھاپی
لیا ہو وہ دن کے بقیہ حصے کو (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس
نے کچھ کھایا یا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر
بعد میں بھی رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ
رکھتے تھے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، انھیں ہم روٹی کی گریبا
دے کر بہلائے رکھتے تھے، جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی
دیتے تھے تاکہ انھار کا وقت آجاتا۔

۱۲۳۰ - صوم وصال ہے۔ اور جنھوں نے یہ کہا کہ رات میں
روزہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”پھر تم روزے
رات تک پورے کرلو“۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم
وصال سے (حکم خداوندی) منع فرمایا ہے، امت پر رحمت
و شفقت کے خیال سے اور تاکہ ان پر دوام و ثبات رہے

۱۔ یہ ایک شخص کا واقعہ ہے جس نے رمضان میں شراب پی لی تھی۔ جب یہ شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے بڑی شرم
دلائی کہ مسلمانوں کے بچے تک ان دنوں میں روزے سے ہیں اور تم نے صرف روزہ توڑنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شراب بھی پی رکھی ہے
اس کے بعد آپ نے اسے اتنی (۸۰) کوڑے گولے اور شام جلا وطن کر دیا۔ اس واقعہ کو نقل کرنے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہاں
مقصد صرف بچوں کے روزے کی مشروعیت کی وضاحت کرنی ہے جس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

۲۔ روزے دن کے رکھے جاتے ہیں۔ رات کی ابتدا و غروب آفتاب سے ہوتی ہے۔ طلوع صبح صادق سے رات کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور دن
کی ابتدا ہوتی ہے ”صوم وصال“ جیسا کہ پہلے بھی ایک موقع پر دعا و صحت کی گئی تھی، دن کے صادق رات میں بھی روزے کے تسلسل کو قائم رکھنے کا کام ہے
شریعت کا روزے سے مقصد ہے۔ وہ دن کے روزوں ہی سے پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ مقصد توبہ اور مشقت میں ڈالنا نہیں ہے اس لیے
صوم وصال کی دعا تکرار دی گئی۔ البتہ نور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال یعنی سحر و افطار کے بغیر کئی گئی دن رات کے روزے رکھتے تھے
کیونکہ آپ کس کی طاقت بخشی گئی تھی۔ اس لیے رات روزے کی حد تک ہوتی ہے۔

وَمَا يُكْرِهُ مِنْ التَّعْتِقِ ۝

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنْ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ أَوْ إِنْ أُبَيْتَ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ ۝

بزمنہ

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنْ أُطْعِمَ وَأُسْقِيَ ۝

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَدِينَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَوَاصِلَ قَالُوا أَصِلْ حَتَّى تَتَحَرَّرَ قَالُوا فَأَمَّا تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ إِنْ أُبَيْتَ أُطْعِمَ وَيُسْقَى ۝

بزمنہ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحِمَهُ لَهُمْ فَقَالُوا أَتَدْرُ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ إِنْ يُطْعِمُنِي رِيقِي وَيُسْقِينِي لَمْ يَكُنْ كَوَاصِلٍ ۝

اور یہ کہ (عمل میں) شدت اختیار کرنا پسندیدہ نہیں خیال کیا گیا ہے
۱۸۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بلا سحر و افطار) مسلسل روزے نہ رکھا کرو (صوم وصال) صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے، آپ نے یہ فرمایا کہ) میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور سیراب کیا جاتا رہتا ہے۔

۱۸۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ثابیع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اُن حضوروں نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور سیراب کیا جاتا ہے۔

۱۸۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن جباب نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُن حضوروں نے فرمایا ہے تھے کہ مسلسل (بلا سحر و افطار) روزے نہ رکھو، اُن اگر کوئی وصال کرنا ہی چاہے تو وہ سحری کے وقت تک ایسا کر سکتا ہے یا صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا، میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تو رات اس طرح گزارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا پیرا کرتا ہے۔

۱۸۳۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد نے خبر دی، انھیں ہشام بن مرہ نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تھا، امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں اُن حضوروں نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان نے لے میں افطار نہ کرے اور رات بھر کھائے گزار دے پھر جب سحری کا وقت ہو تو سحری کھائے۔ سحری ضرور کھالینی چاہیے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

رَحْمَةً لَّهُمْ ۝

بَابُ ثَمَانِيَةٍ

بَابُ الثَّانِيَةِ بَيْنَ أَكْثَرِ الْوَصَالِ
رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ الْمُبَارَكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۝

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْءٌ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَاهُ هَدِيدَةً قَالَ تَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تَوَاصَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ دَأَيْتُكُمْ مِثْلِي إِنْ أَهَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي
وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَكْتُمُوا عَنِ
الْوَصَالِ وَاصْلَ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا
ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَقَالَ تَوَاصَلُوا تَزِدُّكُمْ
كَالشُّرَكِيِّ لَمْ يَخْرِجِينَ أَبَوْا أَنْ يَكْتُمُوا ۝

بَابُ ثَمَانِيَةٍ

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هَدِيدَةً
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَيُّكُمْ وَالْوَصَالِ مَوْثِقَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تَوَاصَلُ
قَالَ إِنْ أَهَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِي
فَاكْلُوهَا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيعُونَ ۝

(اپنی روایت میں) "امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۳۱۔ صوم وصال پر امر ار کرنے والے کو سزا دینا۔
اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۳۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے
خجری، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (کئی دن تک سحر و افطار کے بغیر)
روزے سے منع کیا تھا، اس پر ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ
آپ تو وصال کرتے ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا میری طرح تم میں سے
کون ہے۔ رات میں میرا رب مجھے کھانا کباب اور سیراب کرتا ہے۔ لوگ
اس پر بھی جب صوم وصال رکھنے سے نہ رُکے تو آپؐ نے ان کے
ساتھ دو دن تک وصال کیا پھر چاند نکل آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر
چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا مگر اب جب وہ صوم وصال
سے نہ رُکے تو آپؐ نے ان کی سزا کے طور پر یہ کرنا چاہا تھا۔

۱۸۳۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان
کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا، صوم وصال سے چوبیس
کیا گیا کہ آپؐ تو وصال کرتے ہیں اس پر اُن حضورؐ نے فرمایا کہ رات میں مجھے میرا
رب کھاتا اور سیراب کرتا ہے۔ پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی
تمہارے اندر طاقت ہے۔

لے شریعت کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ انسان کسی تامل کے بغیر اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے، حکم جیسا بھی ہو اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کی
بھی زیادتی یا کمی سخت مہلک ہے۔ جب ہم نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مان لیا، وحی کے ذرائع پر کامل ایمان لائے اور اس کے متعلق
یہ ہمارا یقین ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تو اب اس میں کسی تامل کی گنجی لٹش نہیں رہ جاتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری کرد و دیروں پر خود ہم سے بھی زیادہ
واقف ہے۔ اس نے ہماری فطرت بنائی ہے اس لیے اس کی طرف سے تمام احکام اس اصل فطرت کو سامنے رکھ کر نازل ہوئے ہیں۔ ان احکام میں عزت
کے ساتھ کچھ رخصتیں بھی دی گئی ہیں۔ جب کسی معاملہ میں شریعت خود رخصت دے دے تو اب اس رخصت پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا کی مرضی یہی
ہے۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو صوم وصال سے منع کیا، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، انسانوں پر رحمت و شفقت پیش نظر تھی بیچیں صحابہ نے بھی کہ اللہ تعالیٰ
کی زیادہ رضا اسی میں ہے کہ وصال کیا جائے لیکن شریعت کی نظر میں مشقت کی اہمیت نہیں۔ اہمیت اطاعت، تسلیم و رضا کی ہے۔

۱۲۳۲۔ سحری تک وصال

۱۸۳۵۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، صوم وصال نہ رکھو اور اگر کسی کا ارادہ ہی وصال کا ہو تو سحری کے وقت تک وصال کر سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں اُن حضورؐ نے فرمایا، میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ رات کے وقت ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور ایک پلانے والا مجھے سیراب کرتا ہے۔

۱۲۳۳۔ کسی نے اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لیے قسم دی، اگر عذر واقعی ہے تو توڑنے والے پر قضا واجب نہیں۔

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ابو العیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عون بن ابی جمیعہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں سواخاہ کرائی تھی ہجرت کے بعد، ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت بچے پرانے حال میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداؤؓ نے جواب دیا کہ یہ تمھارے بھائی ابو الدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے بچہ پھر ابو الدرداءؓ

لے احناف کا اس سلسلے میں یہ مسلک ہے کہ نفلی روزے یا نماز اگر کسی نے توڑ دی خواہ کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر، ہر حال ان کی قضا واجب ہے کیونکہ نفلی عبادت کا مکلف اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نہیں بنایا ہے۔ اب اگر کوئی خود کرے تو اس پر ثواب ملتا ہے لیکن جس طرح نذرمان لینے سے وجب ہو جاتی ہے اسی طرح جب نفلی شروع کر دی تو گویا نذر کی طرح اپنے پر واجب کر لیا۔ اب اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ جانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی کی وجہ سے توڑا تو قضا نہیں ورنہ واجب ہے۔

تھے اسی حدیث کی دوسری روایتوں میں ہے کہ رات میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دنیا کی عورتوں کی طرف انھیں کوئی توجہ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت طرز عمل اختیار کیا ہے اس کا مقصد ابو دؤدؓ کو ان کی رائے سے پھرتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے جن بندوں کے حقوق واجب کئے ہیں اللہ کے واجب حقوق کے بعد ان کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کی بیوی کو

حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ قَا كَلَّ قَلَمًا كَاتَ
الْيَسْلُ ذَهَبَ أَبُو السَّارِدِ أَوْ يَقْتُو مُ
قَالَ لَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ
ثُمَّ قَلَمًا كَاتَ مِنْ آخِرِ الْيَسْلِ قَالَ
سَلَمَاتُ قُمْ أَذَاتُ فَصَلَّيْنَا فَقَالَ لَهُ
سَلَمَاتُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ
عَلَيْدٌ حَقًّا وَإِلَى هَلَاكَ عَلَيْكَ حَقًّا
فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلَمَاتُ ۝

باب ۲۳۷ صَوْمِ شَعْبَانَ

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُطِيرُ وَيَقْطُرُ
حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ
شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا
مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ۝

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَاةَ حَدَّثَنَا
هَيْثَمُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ
قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ حَتَّى
كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ حُنَّ دَامَ
إِلَى مَا يُطِيمُوتُ قَالَتْ اللَّهُ لَا يَسَلُّ حَتَّى
تَسْتَوُوا وَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجئے یہی کہا کہ
میں روزے سے ہوں، اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں
کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے۔ بیان کیا کہ وہ کھانے میں شریک
ہو گئے (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابو الدرداء عبادت کے لیے اٹھے
سلمان نے فرمایا کہ سو جائیے، چنانچہ وہ سو گئے پھر (صبح) روزے سے وقفہ کے بعد
عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو جائیے، پھر جب
رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھیے چنانچہ دونوں نے
نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے رب کا بھی آپ پر حق ہے
آپ کی جان کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے اس لئے
ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہیے، پھر آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا

۱۲۳۷۔ شعبان کے روزے

۱۸۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں ابو النضر نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے لگتے تو ہم (اُپس میں)
کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑتے
تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے
روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ
روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان
سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان کے اکثر ایام میں
آپ روزہ سے رہتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ عمل وہی اختیار کرو جس کی تم میں طاقت
ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) انہیں پہلے جب تک تم خود نہ آگیا جاؤ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے جس پر مداومت
بقیہ حاشیہ: شکایت تھی وہ خود ہی بڑی درجہ کی سی پیرتیں اور معافی کی عاجزادی تھیں لیکن بہر حال غیر معمولی طور پر عبادت میں جبر و مشقت اختیار کرنے سے
خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس لیے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انھیں سمجھایا کہ اتنی زیادتی نہ ہونی چاہیے۔

اختیار کی جائے، خواہ کم ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ آنحضرتؐ رجب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ پڑھتے تھے۔

۱۲۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق روایات

۱۸۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رمضان کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر سے مہینہ کا روزہ نہیں رکھا۔ آپؐ روزہ رکھنے لگتے تو دیکھنے والا کہہ اٹھا کہ خدا آپؐ بے روزہ نہیں رہیں گے اور اسی طرح جب روزہ چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہتا کہ بندہ! اب آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بے روزہ کے رہتے تو ہمیں خیال گذرتا کہ اس مہینہ میں آپؐ روزہ رکھیں گے ہی نہیں، اسی طرح کسی مہینہ میں روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس مہینہ کا ایک دن بھی بے روزے کے نہیں گزرے گا، تم جب بھی چاہتے آں حضورؐ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھ سکتے تھے اور جب بھی چاہتے سوتا ہوا دیکھ سکتے تھے سلیمان نے حمید کے واسطے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روزہ کے متعلق پوچھا تھا، ”اس حدیث کے معانی پر بحث متعدد احادیث کے ذیل میں گذر چکا ہے۔“

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو خالد اعمر نے خبر دی، انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب میرا دل چاہتا کہ آپؐ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپؐ کو روزے سے ہی دیکھتا اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی دیکھتا۔ رات میں کھڑے نماز پڑھتے چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم و نازک خرویدہ ربیع کے پر سے) کو بھی نہیں دیکھا اور نہ مشک وغیرہ کو آپؐ کی خوشبو سے پاکیزہ پایا۔

۱۲۳۶۔ روزہ میں مہان کا حق۔

مَا دُوِمَ عَلَيْهِ وَرِثَ قُلْتُ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً دَوِمَ عَلَيْهَا ۝

باب ۲۳۵ مَا يَذْكُرُ مِنَ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَارِهِ ۝

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَبْرٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُصُومُ ۝

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَقُولَ أَنْ لَا يُصُومُ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى تَقُولَ أَنْ لَا يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا كَأَمَّا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سَلِينُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ ۝

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسْتَحْزَةً وَلَا حَزِيَّةً إِلَّا مَنْ كَفَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئْتُ مِنْهُ وَلَا عَابَرَةً إِلَّا بَرَاءَةً تَبَيَّنَتْ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۲۳۶ حَقُّ الصَّيْفِ فِي الصَّوْمِ ۝

۱۸۴۲ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انجیس بارون بن اسماعیل نے خبر دی، ان سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی، یعنی یہی کہ تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اس پر میں نے پوچھا، اور داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن کا روزہ اور ایک دن بے روزے سے (یعنی اسوم داؤدی ہے)

۱۲۳۷ روزے میں جو جسم کا حق۔

۱۸۴۳ ہم سے ابن مقائل نے حدیث بیان کی، انجیس عبداللہ نے خبر دی، انجیس اندامی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن اوفیٰ کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ! کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ صحیح ہے، یا رسول اللہ! اس حضور نے فرمایا، لیکن ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور بے روزے کے بھی رہو، نماز بھی پڑھو اور سو بھی کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بوی کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیونکہ تمہیں ہر نیکی کا بدلہ دیا گئے گا اور اس طرح ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ لیکن میں نے اپنے پرستی چاہی تو مجھ پرستی کر دی گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنے میں قوت پاتا ہوں، اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس سے آگے نہ بڑھو میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ سے اور ایک دن بے روزے کے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کاش میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصت مان لیتا

۱۸۴۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَدَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
وَأَحَدٌ عَلِيُّ بْنُ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّكَ الْخَدِ
يَعْنِي أَنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَرَأْسُكَ عَلَيْكَ حَقًّا
فَقُلْتُ وَمَا مَوْمَرٌ فَأَوْ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

باب ۱۲۳۷ حَقُّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

۱۸۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَجْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَمْ أَخْبَرْتُكَ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَتَقْوَمِ
الَّيْلِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَطْعَمْ
وَكُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ
بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ حَيَاةُ الدَّهْرِ
كُلِّهِ فَشَدِّدْ وَتَشَدِّدْ عَلَى قُلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَجِدُ
قُوَّةً قَالَ فَصُمْ حَيَاةَ رَبِّنِي اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَ
تَرَوْهُ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ حَيَاةَ رَبِّنِي اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ
مَا كَلِمَةً يَا لَيْتَنِي قِيلَتْ مُخَصَّصَةٌ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

لہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ادائیگی کہ اس حضور کے سامنے جو بھی عہد کر لیا اسے زندگی بھر اس طرح نبھایا جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی آپ سے یہ گفتگو ہوئی تھی اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو ان تھے، اس وقت انھیں خیال بھی نہیں آیا کہ کبھی بڑھا چاہی آئے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر زندگی کے مرتب و فائز پر ہوتی ہے اور ان کی رعایت کے ساتھ احکام مشروع ہوتے ہیں، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بات کہی تھی اور اسے نبھانا تھا، خواہ حالات کسی طرح کے بھی پیش آئیں :

باب ۱۲۳۸ مَوَیْمِ الدَّهْرِ:

١٨٣٧ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَقَالَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا صُومَ النَّهَارِ وَلَا قُومَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتَهُ بَأَنِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمُّ وَأَفْطِرْ وَمَنْ وَمَنْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ مِثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ حَبِيبِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَجُوعُ أَخْضَلُ مِنَ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أَطْعَمُ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ :

۱۲۳۸۔ ساری عمر روزے سے۔

۱۸۴۴- ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ
بات پہنچائی گئی کہ ”خدا کی قسم، زندگی بھر میں دن میں تو دو روزے رکھوں گا اور ساری
رات عبادت کروں گا۔“ (آں حضورؐ کے دریافت فرمانے پر) میں نے عرض کی
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نے یہ کہا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا لیکن
تمہارے اند اس کی طاقت نہیں، اس لئے روزہ ضرور رکھو لیکن بے روزے کے
بھی رہو اور عبادت بھی کرو لیکن سوڈ بھی، ہاں جیسے میں تین دن کے روزے رکھا
کرو۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ میں
نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن
روزہ رکھا کرو اور دو دن بے روزے کے رہا کرو۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے
ایک دن بے روزہ کے رہو کہ یہی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور روزہ کا سب
وقت ہے لیکن اس مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

۱۳۳۹ رزدہ میں یحییٰ کا حق اس کی روایت ابو یوسف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے۔

بِأَقْبَابِ (۱۲۳) حَقَّ الرَّحْلِ فِي الصُّومِ وَأَمَّا أَبُو

بُخَيْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 ١٢٥ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي خَيْرٍ نَابِغَةَ
 عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ
 أَخْبَرَكَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّ رَأْيَ اسْرُودِ الصُّومِ وَأَصْلُ اللَّيْلِ قَائِمًا أُرْسِلَ إِلَيَّ وَأَقَامَ
 لَيْلِيَّةً فَقَالَ أَلَمْ أَخْبَرْتُكَ نَصُومَ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّ
 فَصُمَّ وَأَطِرْ وَتَمَّ وَنَمْ فَإِنْ يَعْنِيكَ عَلَيْكَ خَطَاؤُا مِنْ
 لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ خَطَاؤُا قَالَ إِنْ لَا قُوَى لِدَلِيلِكَ قَالَ
 فَصُمَّ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ
 يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغْفِرُ إِذَا لَمْ يَأْكُلْ مِنْ لَيْلٍ
 مِنْ هَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءُ لَا أَذْهَبُ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ
 الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ
 إِلَّا بَدَأَ مَرَّتَيْنِ :

۱۸۴۵ ہمت عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عاصم نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے، انھوں نے عطاء سے سنا، انھیں ابو عباس شاعر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب یا اس حضورؐ نے کسی کو میرے پاس بھیجا رکھے بلانے کے لئے یا خود میں نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (متواتر) روزے رکھتے ہو اور ایک بھی نہیں چھوڑتے اور (رات بھر) نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزہ بھی رکھو اور سب روزہ کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوو بھی کیونکہ تمہاری اس کھ کا بھی تم پر پتق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر پتق ہے اور تمہاری پیروی کا بھی تم پر پتق ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کرو۔ انہوں نے کہا، اور وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تو پٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اے اللہ

تھے اور ایک دن بے روزہ کے رہتے تھے، اور حجب و شمس سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ

کے نبی امیرؐ نے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں فرار اختیار کروں مگر عطا نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں صوم دہر کا کس طرح فکر ہوا۔) البتہ ہمیں اتنا یاد تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صوم دہر رکھتا ہے، گویا وہ روزہ ہی نہیں رکھتا۔ دوسرے آپ نے یہ فرمایا،

۱۲۴۰۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۱۸۴۶ھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے میسر نے بیان کیا کہ میں نے عبادت

اور انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ اسی طرح وہ برابر کہتے رہے کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے یہاں تک کہ آنحضورؐ نے فرمایا، ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن بے روزہ کے رہو۔ آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ مہینہ میں ایک قرآن مجید

ختم کیا کرو، انہوں نے اس پر بھی کہا کہ اس سے زیادہ کی میں طاقت رکھتا ہوں اور برابر ہی کہتے رہے تا آنکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن میں (ایک قرآن ختم کیا کرو)

۱۲۴۱۔ داؤد علیہ السلام کا روزہ

۱۸۴۷ھ میں آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو عباس سکتی سے سنا

وہ شاعر تھے، لیکن روایت حدیث میں ان پر کسی قسم کا اتہام نہیں تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دیانت فرمایا، کیا تم توازن روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یونہی کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور تم خود کمزور پڑ جاؤ گے، یہ بھی کوئی روزہ ہے کہ زندگی بھر (ملا ناغہ ہر دن) روزہ رکھے جاؤ۔ تین دن کا (مہینہ میں) روزہ، پچھری زندگی کے روزے کے برابر ہے تو آپ نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بے روزے کے رہتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

اے شاعری چونکہ طبیعت میں مبالغہ امیزی اور تحمیل پسندی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی تصدیح ضروری سمجھی کہ شاعر ہونے کے باوجود وہ محتاط اور ثقہ تھے۔ طبیعت میں مبالغہ وغیرہ نہیں تھا، بلکہ احتیاط، ثقاہت اور واقعیت تھی، اس لئے ان پر روایت حدیث کے سلسلے میں کسی قسم کا اتہام بھی نہیں تھا۔

۱۸۴۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَعْقُوبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَفَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرَّ لَهُ صَوْمِي قَدْ دَخَلَ عَلَى مَا لَقِيتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدْمِمْشُو هَذَا لَيْفَ نَجَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْتِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ حَقْلٍ تَهْجُرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَشَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ خَذَى عَشْرَةً ذِمَّةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ النَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا

فرمائیے، مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی ملاقات ہے) آپ نے فرمایا: اچھا دن! میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اچھا گیارہ دن۔ آخر آں حضورؐ نے فرمایا کہ دواؤد علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھا اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

بَابُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَالْبَيْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

۱۸۴۹ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْقُوبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَفَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَتَرَكْنِي الصَّحْبَى وَأَفْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَتَامَ

بَابُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مَنْ تَرَكَ فَوْقَ مَا فَلَمْ يَفْطِرْ عِنْدَهُمْ

۱۸۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

۱۸۴۸۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذارت اور ان سے ابو قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو یوسفؒ نے خبر دی، کہا کہ میں آپ کے والد سے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کے متعلق کہا گیا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف اور نے ایک تکیہ نماز آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کھجور کی چھال بھی ہوئی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا) اس حضورؐ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرمادیجئے) آپ نے فرمایا، اچھا پانچ دن (رکھو) میں نے عرض کی، یا رسول! آپ نے فرمایا چلو چھ دن۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرمادیجئے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اچھا گیارہ دن۔ آخر آں حضورؐ نے فرمایا کہ دواؤد علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھا اور ایک دن بے روزے سے رہو۔

۱۸۴۲ آیات بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ کے روزے۔

۱۸۴۹ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التباع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزے کی وصیت فرمائی تھی، اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔

۱۸۴۳ جس نے کچھ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے یہاں جا کر روزہ نہیں توڑا:

۱۸۵۰۔ ہم سے محمد بن ثعلبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خالد نے،

۱۔ اللہ اکبر! یا تھی تو اضع اور تا کدی، نئی رحمت، سرور و درجاں، رحمت للعالمین جس کے ایک اشارے پر صحابہؓ اپنی جان قربان کر دینے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے فروتنی اور کس نفسی کا یہ عالم کہ مجلس میں ذرہ برابر بھی امتیاز برداشت نہیں فصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ بنی رحمت اور سرور و درجاں کی تمام زندگی میں یہی شان نمایاں ہے۔

یو حارث کے بیٹے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کی خدمت میں مجھوہ اور گھی حاضر کیا لیکن آپ نے فرمایا، یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ مجھویں بھی برتن میں رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں پھر آلِ منصور نے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھروالوں کے لئے دعا کی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرا ایک لڑکا بھی توبہ! فرمایا کہ انھوں نے کہا کہ آپ کے خادم انس (ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بیٹے)۔ پھر انھوں نے دنیا اور آخرت کی کوئی خیر و صلاحی نہیں چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ کی نہ ہو۔ آپ نے دعا دیں فرمایا، اے اللہ! انھیں مال اور اولاد عطا فرما اور اس میں برکت دے (انس رضی اللہ عنہ کا بیان خفا کہ) پچنانچہ میں انصار میں سب بصورتِ آنے تک صرف میری اولاد میں تقریباً ایک سو بیس کا انتقال ہو

١٥١ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُزَيْمٍ أَنَّهُ رَأَى يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

بَابُ الْقِيَامِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ.

١٥٢ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغْنَانِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِلَانَ بْنُ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ
عَنْ عَمْرَانَ بْنِ عَصِينٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْسَالٌ رَجُلًا فَرَمَاهُ بِسَمْعٍ فَقَالَ
يَا أَبَا فَلَانٍ أَمَا صُمْتَ مَعِيَ هَذَا الشَّهْرَ قَالَ أَكُنْتُ
يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ أَكُنْتُ
يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ تَابَتْ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ سَوِيحُ شُعْبَانَ :

بَابُ ١٢٢ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَدُّ الصَّيِّعِ

۱۸۵۱ھ سے اب تک شیخ نے حدیث بیان کی، انھیں کبھی نے خبر دی کہا کہ
محب سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ ۔
۱۲۴۴ھ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا ۔

۱۸۵۲۔ ۱۸۵۳ء سے صلوات بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے مہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے غیلان نے، ۱۸۵۴ء سے ابو نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا (مطرف نے یہ کہا کہ) سوال تو کسی اور نے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو فلان! کیا تم نے اس چیلنے کے آخر کے دوزے نہیں رکھے ابو نعمان نے کہا میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ کی مراد رمضان سے حتیٰ ابوسعید اللہ (امام بخاریؒ) کہتا ہے کہ ثابت نے بیان کیا، ان سے مطرف نے ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخر کے بجائے شعبان کے آخر میں بیان کیا۔

۱۲۳۵۔ جمعہ کے دن کا روزہ اگر جمعہ کے دن کسی نے روزہ کی

صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَيْهِ أَنْ يَفْطِرَ

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْهِمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ

قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ لَعَمْرُؤُا غَيْرُ أَبِي

عَاصِمٍ أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمِهِ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومُ مَنْ أَحْدَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

إِلَّا يَوْمَ مَا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتَ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تَزِيدِينَ

أَنْ تَصُومِيْنَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَافْطِرِي وَقَالَ خَدَّادُ

بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ

حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَافْطَرَتْ

پھر روزہ توڑ دیا۔ حادیں جمعہ نے بیان کیا کہ انہوں نے قتادہ سے سنا، ان سے ابوایوب نے حدیث بیان کی اور ان سے جویریہ رضی اللہ عنہا نے

حدیث بیان کی کہ آنحضرت نے حکم دیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔

باب ۱۲۶۔ هَلْ يَحُضُّ شَيْئًا مِنْ

الذَّيَا بَر

نیت کر لی تو اسے توڑنا ضروری ہے

۱۸۵۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے

ان سے عبد الحمید بن جبیر نے اور ان سے محمد بن عباد نے کہ میں نے جابر رضی

اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے

سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ ابو عاصم کے علاوہ راویوں

نے یہ اضافہ کیا ہے کہ تنہا (جمعہ کے دن) روزہ رکھنے سے۔

۱۸۵۴۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے

میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے

ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ

کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا

اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔

۱۸۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان

کی، ان سے شعبہ نے اور محمد بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اسے

ابوایوب نے اور ان سے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے (اتفاق سے) وہ روزہ

سے متنبہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دریافت فرمایا، کیا کل گزشتہ

بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا

کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ

پھر روزہ توڑ دیا۔

۱۲۶۔ کیا کچھ دن خاص کیے جاسکتے ہیں؟

لے فقہ حنفی کی مستند کتاب "الدر المختار" میں ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے، لیکن یہ بھی تشدد ہے، زیادہ سے زیادہ مفصول کہا جاسکتا ہے

مدیر بھی خارجی عواض کی وجہ سے کہ کہیں اس سے لوگوں کے عقائد نہ بگڑ جائیں اور عوام اسے ضرورت سے زیادہ متبرک دن سمجھ کر خاص اسی دن کا

اتزام نہ کرنے لگیں، ورنہ یہ دن عید وغیرہ کی طرح نہیں ہے۔ اسی طرح سینچر کو روزہ رکھنے کی ممانعت، یہود کے ساتھ تشدید پیدا ہوجانے کی

وجہ سے ہے۔ (فیض الباری ج ۲)

۱۸۵۶- ہم سے مردوں نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

جیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علفہ نے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ وغیرہ عبادات کے لئے (کچھ دن مخصوص و متعین کر رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ آپ کے ہر عمل میں ملاومت ہوئی تھی اور دوسرا کون ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی طاقت رکھتا ہو۔

۱۲۴۷۔ عرفہ کے دن کا روئے ۔

۱۸۵۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یکم نے حدیث بیان

کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام فضل کے مولیٰ عمیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، حر اور جم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبد اللہ کے حوالیٰ بالتقریر نے، انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے عمیر نے اور انھیں ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے یہاں کچھ لوگ عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ پر بحث کر رہے تھے بعض کا خیال تھا کہ آپؐ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا روزہ سے نہیں ہیں اس پر انہوں نے آنحضورؐ کی خدمت میں وودعہ کا ایک پیالہ بھیجا رتا کہ بات یہ حجة الوداع کا واقعہ ہے۔

۱۸۵۸۔ ہم سے سحلی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب

نے حدیث بیان کی یا ان کے سامنے حدیث کی قرأت کی گئی کہہا کہ عارف نے خبر دی
 اٹھیں بکیرے، اٹھیں کہ یہاں سے اور اٹھیں بیوی نہ رضی اللہ عنہا نے کہ عارف کے
 دن ہند حضرات کو آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ ہوا
 اس لئے انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا، آپ اس وقت عرفہ میں
 وقوف فرما تھے۔ آپ نے وہ دودھ پیا اور سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے
 تھے۔

۱۲۴۸۔ عید الفطر کا روزہ۔

۱۸۵۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ابھیں ماہک

نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے اپنا اندر کے مولیٰ ابو عبید نے بیان کیا کہ عبید کے دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزے کی آنکھوں پر اللہ علیہ

۱۵۶ اَحَدٌ شَا مَسَدٌ عَدَّتْ اَيُّمِي

عَنْ سُبَيَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي رَاحِمٍ عَنْ عَفْفَةَ قُلْتُ
لِإِسْمَاعِيلَ بْنَ هَاشِمٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْتَصِرُ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَلَيْهِ
وَلِيْمَةٌ وَأَيْلُمٌ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ ۖ

بَابُ صَوْدِئِهِ مَعْقَةٍ ۞

١٥٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ
الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُمْ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّعْمِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ
أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَكَرَّرُوا عِنْدَهَا يَوْمَ
عَرَفَةَ فِي صُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِأَخِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَلَاتٍ فَأَمْسَلَتْ إِلَيْهِ
فَقَدَحَ لَهَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرٍ فَشَرِبَتْ ۝

کھل جائے۔) آنحضرت اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ آپ نے وردیہؓ

۱۸۵۸ جَدِّ شَا بَحْيِي بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

ابن وهيب أو قريبي عليه قال أخبرني عن وعن بكير
عن كريب عن يمينونة أن الناس شكوا في أميا م
التي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فأرسلت إليه
بجلاب وهو واقف في الموقف فشرب منه الناس
يطرون

بَابُ ١٢٢٨ صَوْمُ يَوْمِ الْفِطْرِ.

۱۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُبَيْدٍ مَوْلَى
ابْنِ أُمِّ هَرَقٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَيْدَمَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
فَقَالَ هَذَا يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ مِمَّا مَهَا يَوْمَ فُطِرَكُمْ مِنْ جِئَا مَكُمُ وَالْيَوْمُ
الْآخِرُ تَا كَلُونَ فِيهِ مِنْ تَسْلُكُمُ ۝

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْبٍ حَدَّثَنَا

وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالْخُذْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ
يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْوِ عَنِ الْقِسَاءِ وَأَنْ يَجْتَنِيَ الرَّجُلُ
فِي تَوْبٍ وَاحِدَةٍ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ ۝

تھا اور صبح اور عصر کی نازک بعد نماز پڑھنے سے بھی رما اور احتیاطاً وغیرہ کی تشریح متر عورت کے جواب میں گندھکی

بَابُ ۱۲۹ - تَابُ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

جَسَّادٌ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثَدِ بْنِ وَبَّانٍ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَمْرِو بْنِ هَارِثَةَ
قَالَ يَنْهَى عَنْ جِئَا مَكُمِ وَيَجْتَنِي الْفِطْرُ وَالنَّحْرُ
وَالْمَلَامَةُ وَالْمُنَابَذَةُ ۝

۱۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

مَعَاذُ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلَ
رَجُلٌ ابْنَ أَبِي عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ نَدَّ مَا أَنْ يَصُومَ يَوْمًا
قَالَ أَكَلْتَهُ قَالَ الْإِثْمَيْنِ قَوَّافٍ يَوْمَ مَرْثَدِ بْنِ هَارِثَةَ
أَمَّا اللَّهُ يَوْمًا وَالنَّحْرُ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ ۝

۱۸۶۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْقَالٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَلِكِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُذْرِيَّ وَكَانَ عَمْرًا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُمَا
قَالَ لَا تَسَافِرَا الْمَرْأَةَ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا
نَرْوُجُهَا أَوْ ذُو مَهْرٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ

وسلم نے ممانعت کر دی ہے، (رمضان کے) روزوں کے بعد افطار کا دن
(عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۸۶۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، اس سے وہی سب

نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی

تھی، تمہارے بھی آپ نے روکا تھا، ایک کپڑے میں احتیاطاً کرنے سے بھی روکا

۱۲۹ - تَابُ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۸۶۱ - ہم سے ابو ہاشم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے

خبر دی، ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن وینار نے خبر دی، انھوں

نے عطاء بن مینار سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث

بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے

اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے

روزے سے اور ملامت اور منابذت کے ساتھ خرید و فروخت سے۔

۱۸۶۲ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث

بیان کی، انھیں ابی عون نے خبر دی، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ ایک

شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک شخص

نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی ہے۔ کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے

اتفاقاً وہی دن عید کا پڑ گیا ہے۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری

کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے

اللہ کے حکم سے منع فرمایا ہے، لہذا ابن عمر نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔

۱۸۶۳ - ہم سے حجاج بن مہقال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن حمیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے

قصر سے سنا، کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوں میں شریک رہے تھے انھوں نے فرمایا کہ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں

آپ نے فرمایا تھا کہ کئی عورت دو دن (یا اس سے زیادہ) کی مسافت کا

سفر اس وقت نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی قرین نہ ہو۔

عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہیں ہے۔ صبح کی ناز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی ناز کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی ناز نہیں۔ اور یہ کہ تین مساجد کے سوا اور کسی کے لئے شدہ حال سفر نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی)

۱۲۵۰۔ ایام تشریق کے روزے اور مجھے بے محمد بن ثنی نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منی (ایام تشریق) کے روزے رکھتی تھیں اور ہشام کے والد (عروہ) بھی ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری نے اس کی روایت (سالم سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما (دونوں نے بیان کیا کہ سوا اس شخص کے جس کے پاس حج میں قربانی کا جانور نہ ہو (متنع کرنے والا حاجی) کے اور کسی کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۸۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جو حاجی، حج اور عروہ کے درمیان متنع کرتے ہیں انھیں یوم عرفہ تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن اگر قربانی نہ ملے اور نہ اس نے روزہ رکھا تو ایام منی (ایام تشریق) میں روزہ رکھے۔ ابن شہاب نے عروہ سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۔ عاشورائے مکہ کا روزہ۔

الْأَصْحَى وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تَشْدُ الرِّجَالُ إِلَّا الْمَسَاجِدَ الْمَكْرَامَ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا۔

باب ۲۵۰ صیام ایام التَّشْرِيقِ وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِنَى فَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُ مَعَهَا۔

۱۸۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَغُنَّ سَالِمُ بْنُ أَبِي خَرِزَةَ قَالَ لَمْ يَرْخَصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْطَنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ الْهَدْيًا۔

۱۸۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّيَّامُ لِمَنْ لَمْ تَمْتَعْ الْعُمْدَةَ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَكَانَ يَصُومُ صَامَ أَيَّامَ مِنَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَثَلَّةَ قَاتِلَةَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ۔

اس کی متابعت ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب کے واسطے کی ہے۔

باب ۲۵۱ صیام یومِ عاشوراء۔

یومِ تحریر یعنی عید الضحیٰ کی دسویں تاریخ کے بعد ایام تشریق آتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ یومِ تحریر کے بعد دو دن ایام تشریق کے ہیں یا تین دن۔ بہر حال احناف کے ہاں ایام تشریق میں بھی روزے رکھنا مکروہ نہیں ہے اس میں قارن اور متنع وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ لیکن بعض نے ان دنوں کے روزے کی مطلقاً اجازت دی ہے اور بعض نے صرف متنع کرنے والے حاجی کو اجازت دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی صرف حج متنع کرنے والے کے لئے اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایات لائے ہیں جو یہی مسلک رکھتے تھے ورنہ دوسری روایات حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہم سے احناف کے مسلک کے مطابق منقول ہیں۔

۱۸۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
مُعَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ

۱۸۶۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُوَّةُ بْنُ الزَّيْدِ أَنَّ
عَاشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا قُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ
مَنْ قَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

۱۸۶۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے
ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، عاشوراء کے دن اگر چاہو تو روزہ رکھ لیا کرو۔

۱۸۶۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر
دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زہر نے خبر دی ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (شروع میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء
کے دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے
تو جس کا جی چاہا اس دن بھی روزہ رکھنا تھا اور جو نہ رکھنا چاہتا نہیں رکھتا
تھا۔

۱۸۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں قریش روزہ
رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ
تشریف لائے تو آپ نے یہاں بھی اس دن روزہ رکھا اور اس کا لوگوں کو
حکم بھی دیا۔ لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد آپ نے اس کا (الزام) چھوڑ
دیا اب جو چاہتا رکھنا اور جو چاہتا نہ رکھنا۔

۱۸۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے کہ انھوں نے
معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے یوم عاشوراء کے متعلق سنا، انھوں
نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہیں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا کہ یہ عاشوراء کا دن ہے۔ اس کا روزہ تم پر
فرض نہیں ہے لیکن میں روزہ سے ہوں اور تم میں سے جس کا جی چاہے
روزہ سے رہے اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔

۱۸۷۰۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعید بن

۱۸۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشَةَ قَالَتْ
كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا قُرِضَ
رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ
شَاءَ تَرَكَهُ

۱۸۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
سَمِعَ مَعُويَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ صَامَ
حَبَرَةً عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عَلَّمْتُكُمْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا
يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ
فَمَنْ شَاءَ فَاصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

۱۸۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
يُحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَعَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

عائشہ سابقہ ص۔ عاشوراء ہرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو یہ قول ہے کہ یوم عاشوراء نوین تاریخ ہے۔ اس کا مطلب
یہ ہے کہ دسویں کے ساتھ نوین تاریخ کا بھی روزہ رکھنا سنت ہے۔ ورنہ خود انھیں سے ایک روایت میں بصراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوم عاشوراء یعنی دسویں ہرم کے روزے کا حکم دیا تھا۔

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ مَرَّ جَبِّي الْمَلِكُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ عَذَابِهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَصْحَقُ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ -

جبر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ آپ نے یہودیوں کو بھی دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں، آپ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھ دن ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی اس نے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا اس حضور نے فرمایا کہ پھر ہم موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت و غم ہونے میں ہرگز سے زیادہ متفق ہیں، چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور ہم سارے کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَبِّدٍ اللَّهُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ رَضِيَ عَنْ هَارِثِ بْنِ قَبِيحٍ أَنَّهُ رَأَى عَنِ ابْنِ مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَزَّ تَعْدَا الْيَهُودُ وَعَبِيدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصُومُكُمْ أَنْتُمْ :

۱۸۷۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عیسیٰ نے، ان سے قیس بن مسلم نے ان سے طارق نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن کو یہودی عبید اور خوشی کا دن سمجھتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

۱۸۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَصَلَّاهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ :

۱۸۷۳ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الزَّكْوِيِّ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَأْذَنَ فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بِقِيَّتِهِ يَوْمَهُ وَ

۱۸۷۲ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے، ان سے عبید اللہ بن ابی برد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا اس عاشوراء کے دن اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور سے روزہ رکھنے نہیں دیکھا۔

۱۸۷۳ - ہم سے علی بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الزکوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسرائیل کے ایک شخص کو لوگوں میں اس بات کے اعلان کا حکم دیا تھا کہ جو کھا چکا ہو اسے دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے رکا رہنا

لہ اس سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث گذر چکی ہے کہ مشرکین قریش زمانہ جاہلیت ہی سے اس دن روزہ رکھتے تھے غالباً یہ کسی اللہ کے نبی کی باقیات میں سے ہوگا۔ اس روایت میں یہ بھی تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن مکہ میں ہی روزہ رکھتے تھے اور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کو بھی اس کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ عید سالی بھی اس دن روزہ رکھتے تھے، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ شریعتوں میں اس دن کا روزہ مشروع تھا بہر حال اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سوال اور پھر موسیٰ علیہ السلام سے اظہار تعلق واقعیت اور حقیقت کے ساتھ اس کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ان کی تالیف قلب کے لئے یہ طرز عمل اختیار فرمایا تھا جیسا کہ بعض دوسرے مسائل میں بھی آپ نے ایسا کیا تھا۔

چاہیے اور جس نے نہ کھایا ہوا سے روزہ رکھ لینا چاہیے کیونکہ یہ دن عاشور کا دن ہے۔

۱۲۵۲۔ رمضان میں (نماز کے لئے) کھڑے ہونے والے کی فضیلت۔

۱۸۷۴۔ مہرے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ رمضان کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیتِ اجر و ثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمٌ عَاشُورَاءُ ۖ
بَابُ ۱۲۵۲ فَضْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ۖ

۱۸۷۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۖ

۱۸۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأُمَمُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَ أَمْرِ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَائِمِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعُ مَسْجِدَ قُوتٍ يَصِلُ الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيَصِلُ بِصَلَاةِ الْهَظْطِ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَائِمٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَثْمَلُ ثُمَّ عَزَمَ مَجْمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَبِلَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَائِمِهِمْ قَالَ عُمَرُ نَفِمْ الْبِدْعَةَ هَذِهِ وَالَّتِي يَتَأَخَّضُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ بِهَا فَرِيدَ الْبَلِيلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَكْلَهُ ۖ

۱۸۷۵۔ مہرے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کی راتوں میں میلہ رکھ کر نماز پڑھی، ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بات یوں ہی رہی اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی بات جوں کی توں رہی۔ اور ابن شہاب ہی سے روایت ہے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت کی کہ انھوں نے بیان کیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کے پیچھے بہت سے لوگ اس کی نماز کی اقتداء کے لئے کھڑے تھے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اگر تمام مصلیوں کی ایک امام کے پیچھے جماعت کر دی جائے تو زیادہ اچھا ہو چنانچہ آپ نے جماعت بنا کر ابی بن کعب کو اس کا امام بنا دیا۔ پھر دوسری رات میں آپ کے ساتھ ہی نکلا تو لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے لگے (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ دنیا طریقہ کسی قدر بہتر اور مناسب ہے لیکن رات کا وہ حصہ جس میں یہ سو جلتے ہیں، اس سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں آپ کا مراد رات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی کیونکہ لوگ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ جاتے تھے۔

۱۸۷۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَشَوَّلُ الْمَدْرَاقَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَفُلَاكٌ فِي رَمَضَانَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ عَنْ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ مَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جُوفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى بِرِجَالٍ يَصْلُوهُمْ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَجْتَمَعَ كَثَرٌ مِنْهُمْ فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَأَكْثَرَهُلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۷۶- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔ ح اور ہم نے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی کچھ صحابہ بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو ایک نے دوسرے سے کہا، چنانچہ دوسرے دن لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، دوسری صبح کو اور

عائشہ سالفہ۔ یہ نماز تراویح سے متعلق احادیث ہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نماز کی امامت ایک مرتبہ کی تھی اور پھر اسی خیال سے ترک کر دیا تھا کہ کہیں صحابہ کی اس میں دلچسپی اور شوق و ذوق کو دیکھ کر یہ فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تین دن کے سوا کبھی جماعت نہیں ہوئی۔ ہم نے ایک حدیث کے نوٹوں میں گذشتہ صفحات میں اس کی وضاحت کر دی تھی کہ جماعت فرض نماز کی خصوصیات میں سے ہے اور اسی لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کر دیا تھا کیونکہ زمانہ نزول وحی کا تھا اور صحابہ کا عبادات میں شوق و ذوق بہت بڑھا ہوا تھا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے بھی اس نماز کو اسی صورت میں باقی رہنے دیا جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پڑھی جاتی تھی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جماعت بنا دی، اور ایک امام بھی اس کا متبعین کر دیا، امام صحابہ میں سب سے اچھے اور بہتر قاری قرآن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ متبعین ہوئے، یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خلیفۃ المسلمین نے اس کی خود امامت نہیں کرائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور جماعتوں سے اس کی توثیق مختلف ہے۔ ورنہ امیر ہونے کی حیثیت سے انھیں اس کی بھی امامت کرنی چاہیے تھی۔ غالباً اسی بنیاد پر بہت سے فقہاء احناف نے کہا کہ حافظہ قرآن کے لئے (جب کہ کوئی دوسرا حافظ مسجد میں نماز تراویح پڑھا رہا ہو) نماز تراویح باجماعت پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ گھر میں تنہا پڑھ لے۔ امام طحاوی نے بھی اسی قول کو پسند کیا ہے اور اس آخری دور میں حدیث اور فقہ حنفی کے امام، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس قول کو راجع بتایا ہے۔ کیونکہ کبار صحابہ کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ وہ تنہا گھر میں نماز تراویح پڑھتے تھے۔ خود عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے بلکہ تنہا گھر میں پڑھتے تھے، حالانکہ امیر المومنین تھے اور جماعت بھی اس کی آپ ہی نے قائم کر لی تھی البتہ علماء کو اس کا فتویٰ نہ دینا چاہیے کیونکہ لوگ سستی کرنے لگیں گے اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کے فتوے کو غنیمت سمجھ لیں گے۔ سنن کے متعلق بھی اصل یہی ہے کہ وہ گھر میں پڑھی جائیں لیکن عام طور پر فتویٰ یہی ہونا چاہیے کہ لوگ مسجد میں ہی پڑھ لیں کیونکہ گھر میں پڑھنے کی اجازت سے یہ سنن لوگوں کی سستی یا اور کوئی ہمدینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھتے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، عائشہ! میری آنکھیں اگر چہ سو تی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے، اس حضور نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء کی، جو پھر رات یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لئے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی (لیکن اس رات آپ تشریف نہیں لائے) بلکہ صبح کی نماز کے لئے بابر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور شہادت کے بعد فرمایا، اُمّ ابجد تمہاری یہاں موجود گی کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس سے عاجز و درماندہ رہ جاؤ۔ چنانچہ جب تک یم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو بات جوں کی توں تھی۔ (یعنی نماز تراویح باجماعت نہیں ہوتی تھی۔)

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۸۷۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسعود نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعت پڑھتے تھے، تم ان کے حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! پھر چار رکعت پڑھتے تھے، ان کے بھی حسن و خوبی اور طول کا حال نہ پوچھو! آخر میں تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، عائشہ میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

مَا لَكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةٍ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يَصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَمَّا مَقْبَلُ أَنْ تَوْتِرَ قَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا كَيْفَ مَقْبَلُ

بَابُ (۱۲۵۳) فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يَدْرِيكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْهُ

۱۲۵۳۔ شب قدر کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا (وہ محفوظ سے سماؤں دنیا پر) اور تم نے کیا سمجھا کہ شب قدر کیلئے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے، اس میں فرشتے، روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ساتھ اپنے رب کے حکم کے مطابق اترتے ہیں، ہر کام میں سلاحتی ہے۔ وہ رات طلوع صبح تک ہے، ابن عیینہ نے بیان کیا کہ قرآن میں جس موقع کے لئے "ما ادراک" آیا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے اس حضور کو بتا دیا ہے اور جس کے لئے "ما یدرک" استعمال ہوا

۱۔ یہ حدیث باب تہجد سے متعلق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے، اور وتر اس کے علاوہ ہوتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سے مختلف ہے بہر حال دونوں احادیث پر ائمہ کا عمل ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسک بیس رکعت نماز تراویح کا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا گیارہ رکعت والی روایت پر عمل ہے۔

اسے نہیں بتایا ہے۔

۱۸۷۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو یاد کیا تھا۔ یہ روایت انہوں نے نہری سے (سن کر) یاد کی تھی، ان سے ابو سلمہ نے (بیان کیا) اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصولِ اجر و ثواب کے ارادہ اور نیت) کے ساتھ رکھتا ہے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو بلیۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کی متابعت سلیمان بن کثیر نے نہری کے حوالے سے کی ہے۔

۱۲۵۴۔ شب قدر کی تلاش، آخری سات راتوں میں۔

۱۸۷۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ خَفِظْنَا عَنْ أَنَسٍ خُزَيْمَةَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ +

بَابُ التَّمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي

السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ۱۸۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَبْعَ الْأَيَّامِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤُوسَكُمْ قَدْ تَوَاطَعَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُحْتَزًّا نِيهَا فَلْيَحْزَنْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

۱۸۸۰ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ قَسَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَحْنُ طَبَنَاءُ وَقَالَ إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَمْ أَسِيْنَهَا أَوْ نَسِيْنَهَا فَانَا هَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوُثْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ طِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَيَّنَ رُجْعَهُ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ أَوْ يَمَثِلُ الصَّلَوَةَ فَزَابَتْ

۱۸۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس دیکھ لیا ہوں کہ تمہارے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس نے جسے اس کی تلاش ہو وہ انھیں سات آخری تاریخوں میں تلاش کرے۔

۱۸۸۰۔ ہم سے معاذ بن قسالة نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دسویں عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے، بیس تاریخ کی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس نے تم آ سے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں کچھ بین سجدہ کر رہا ہوں پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ واپس ہو جاتے ہیں پھر ہم واپس آ گئے اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی السماء وطلین حتی رأیت أثر الطین فی خیمتہم ۛ

صلی اللہ علیہ وسلم کچھ میں سجدہ کر رہے تھے، میں نے مٹی کا اثر آپ کی پیشانی پر نمایاں دیکھا۔

۱۲۵۵۔ شب قدر کی تلاش، آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس

سلسلے کی حدیث میں، عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں۔

۱۸۸۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل

بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کی تلاش، رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں کرو۔

۱۸۸۲۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن

ابی حازم اور درود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گزر جانے کے بعد اکیسویں کی رات آتی تو آپ گھر واپس آجاتے تھے، جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس آجاتے۔ ایک سال آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (صبحی میں) قیام ہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس آجانے کی تھی، پھر آپ نے لوگوں کو خطاب کیا اور کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا، پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا، لیکن اب مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہیے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے مختلف ہی میں مقیم رہے، مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر صلوادی گئی، اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (خاص طور سے) طاق راتوں میں۔ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اسی رات آسمان ابراہیم اور بارش برسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز پڑنے کی جگہ پر (رحمت سے) پانی پلنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صبح کی ناز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے دوئے

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي كَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْوُثْرِ

مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَّلِ خَرَفَهُ عِبَادَةُ ۛ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

اسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابُو سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْرُ الْيَلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوُثْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَّلِ خَرَفَ مِنْ مَضَانٍ ۛ

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَمَوْلَا ابْنِ اَبِي حَمَزَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّذِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ قَدْ كَانَ جِئْنَ يَمْسِي مِنْ عَشْرِيْنَ لَيْلَةً مُقْضِيَةً وَيَسْتَقْبِلُ الْاُخْرَى وَعَشْرِيْنَ رَجَعَ اِلَى مَسْكِئِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يَجَاوِزُ مَعَهُ وَآتَهُ اَقَامَ شَهْرًا وَفِيهِ الْيَلَةُ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا وَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ اَجَاوِزُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدِمْتُ اِلَى اَنْ اَجَاوِزَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ فَخَرَفْتُ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَنْتَبِثْ فِي مَعْتَكِفِهِ فَقَدْ اُرِيَتْ هَذِهِ الْيَلَةُ ثُمَّ اُسْمِيَتْهَا فَاَتَمَعُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ وَاتَمَعُوْهَا فِي كُلِّ وَتَرٍ وَقَدْ اُرِيْتُ اَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطَلِيْنٍ قَالَتْ هَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ الْيَلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ فِي مَقْصَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً اِخْدَى وَعَشْرِيْنَ فَبَصُرْتُ عَيْنِي وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ اَنْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجَّهَهُ فَمُتَلَّى طِيْنًا مَاءً ۛ

مبارک پر کچھ لگی ہوئی تھی (کچھ میں سجدہ کرنے کی وجہ سے)

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّحْسُّوْا ۖ

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، اے مجھے میرے والد نے خبر دی
ابنیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشب
قدر کو تم تلاش کرو۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ
الْآخِرِينَ مِنْ مَرَمَضَانَ وَيَقْوُ الْحَقْدَ وَالْيَلَّةَ الْقَدْرَ
فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ مَرَمَضَانَ ۖ

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ابنیں محمد نے خبر دی
ابنیں ہشام بن عروہ نے ابنیں ان کے والد نے اور ابنیں عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو
تلاش کرو۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّحْسُّوْهَا
فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ مَرَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي
تَاسِعَةِ تَبَتَّى فِي سَابِعَةِ تَبَتَّى فِي خَامِسَةِ تَبَتَّى ۖ

۱۸۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو دن باقی رہ جائیں
سات باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں ملے

۱۔ شب قدر سے متعلق احادیث مختلف ہیں، بعض میں کسی بھی تخصیص کے بغیر عشرہ اخیرہ میں عبادت کا حکم ہے اور بعض سے عشرہ اخیرہ کی خاص طاق
راتوں میں عبادت کا حکم مفہوم ہوتا ہے۔ یہ بہر حال متعین ہے کہ غیر طاق راتوں میں خاص طور پر عبادت کا حکم کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ فوسات یا پانچ
طاق عدد میں لیکن اسی وقت جب مہینہ انتیس کا ہو، اگر کہیں مہینہ تیس کا ہو گیا تو یہی طاق ہو جائیں گے۔ اس لئے ان احادیث کی روشنی میں جن میں
خاص طاق راتوں میں عبادت کا حکم ہے، یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ طاق راتوں کی تعین کس طرح کی جائے، علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
اس کے شمار کا جو طریقہ لکھا ہے وہ اس سلسلے کی احادیث کی روشنی میں زیادہ قریب الی الغرض معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کے شمار کے لئے ذیل
کا نقشہ دیا ہے۔

۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹

انھوں نے لکھا ہے کہ سارا اختلاف اس کے شمار کرنے کی صورت سے پیدا ہوتا ہے اگر ایک سے شمار شروع کیا جائے تو یہی سات پانچ اور نو طاق
نہیں پڑتے لیکن اگر آخر سے یعنی تیس سے شمار کیا جائے تو یہی پھر طاق پڑ جائے ہیں، آپ نقشہ میں دیکھئے ۲۴ تاریخ بھی ایک طرح سے طاق ہے اور ایک
طرح غیر طاق۔ عشرہ آخر کے تمام ایام کا یہی حال ہے۔ مشب قدر کی تعین میں شریعت کی طرف سے ابہام کو باقی رہنے دیا گیا، اس میں شریعت کی کوئی
مصلحت تھی اس ۵ یہ کیا بعید ہے اگر اس کے شمار کرنے میں ابہام رہنے دیا گیا ہو اور اس طرح ابہام و ابہام خود شریعت نے مصلحتاً پیدا کیا ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک حدیث آ رہی ہے کہ شب قدر کو جو جس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔ اس سے یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ جو میں تو طاق
بھی نہیں، پھر اس میں شب قدر کی تلاش کس حکم حدیث کے تحت کی جائے گی لیکن شاہ صاحب کے حصے ہوئے نقشہ کی روشنی میں ایک صورت میں یہ بھی

۱۸۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَدْرٍ عَنْ أَبِي جَدْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعَةِ تَحَنِينَ أَوْ فِي سَبْعِ تَقِينِينَ يَغْفِرُ لِكُلِّ النَّفْسِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي أَنْ يَبْعَ دَعْوَى عَشْرِينَ ۝

۱۸۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جدر اور عمر بن الخطاب نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجذر اور عمر بن الخطاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ (آخری) عشرہ میں پڑتی ہے، جب نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں، آپ کی مراد شب قدر سے معنی عبد الوہاب نے ایوب اور خالد کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عمر بن الخطاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ شب قدر کو چوبیس تاریخ کی رات میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقُلْنَا هِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقُلْنَا فَلَاحِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَدَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرَ الْكُلِّ فَلَمْ تَسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالتَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ۝

۱۸۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حزم نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے تشریف لارہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے (غالباً قرض کے سلسلے میں) اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ نہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا اس لئے اس کا علم اٹھایا گیا۔ لیکن امید یہ ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اب تم اس کی تلاش نو، سات یا پانچ (رات) میں کیا کرو۔

بَابُ (۱۲۵۶) الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ ۝

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرَ عَنْ أَبِي الصُّحَيْمِيِّ عَنْ قُسَيْوْرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَآخَىٰ لَيْلَهُ وَيَقْطَعُ أَهْلَهُ ۝

۱۸۸۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الصحیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح مستعد ہو جاتے، ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے تھے اور اپنے گھروالوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

بَابُ (۱۲۵۷) الْإِذْعَانِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ ۝

۱۲۵۷۔ آخری عشرہ میں احتکاف، خواہ کسی مسجد میں ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم مساجد میں اعتکاف کے ہوئے ہو تو اپنی بیویوں سے بھرتی نہ کرو یہ اللہ کے حدود ہیں اس لئے انھیں روکنے کے قریب بھی نہ جاؤ اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لئے اسی طرح واضح فرماتا ہے تاکہ لوگ پرہیز سکیں۔

۱۸۸۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے انھیں نافع نے غیری اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

وَالْإِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا قَوْلُهُ
تَعَالَى وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ مَّا كُنْتُمْ
فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا
تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَتِهِ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

۱۸۸۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ
رَمَضَانَ

۱۸۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللِّثَامُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ
الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ
اغْتَكَفَ آخِرَ رَجُلٍ مِنْ بَعْدِهِ

۱۸۹۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
عَالِيكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ انْهَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ بَنِي الْحَرِثِ الْقُتَيْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَاغْتَكَفَ عَاقِبًا حَتَّى إِذَا كَانَ
لَيْلَةُ الْاِخْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يُخْرَجُ
مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنْ غَتَاكَفِهِ قَالَ مَنْ كَانَ غَتَاكَفَ
مَعِي فَلْيَغْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَالْآخِرَ وَقَدْ أُرِيتُ هَذَا
اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَمْسَيْتُهَا وَقَدْ آتَيْتُنِي أَسْجُدَ فِي مَاءٍ
وَلَبِنٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ
وَالْآخِرِ فِي كُلِّ وَتَرَفَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ
وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ بَقِصْرًا

۱۸۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے
لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے،
ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات
تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے
بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

۱۸۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے، ان سے محمد بن ابراہیم
بن حارث تیمی نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دوسرے
عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے ایک سال (معمول کے مطابق) آپ نے
اعتکاف کیا اور جب اکیسویں کی رات آئی، یہ وہ رات ہے جس کی صبح کو
آپ اعتکاف سے باہر آجاتے تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے
ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، مجھے یہ
رات (شب قدر) دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلائی گئی میں نے یہ بھی دیکھا
تھا کہ اسی کی صبح کو میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لئے تم لوگ اسے آخری
عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (آخری عشرہ کی)
چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت چونکہ کھجور کی شاخ سے بنی تھی
اس لئے ٹپکنے لگی اور خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کچھ دھلکی ہوئی تھی رکبہز
میں سجدہ کی وجہ سے

يُنَاقِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
جَبْهِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُجْعِ إِحْدَى
وَعِشْرِينَ ۝

باب ۱۲۵۸ (۱۲۵۸) الْحَائِضُ تَرْكُهَا الْمُتَكَلِّفُ ۝
۱۸۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي الْمَاءَ
رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ جَلَّةً وَأَنَا
حَائِضٌ ۝

باب ۱۲۵۹ (۱۲۵۹) الْمُتَكَلِّفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ
إِلَّا لِحَاجَةٍ ۝

۱۸۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ ثَوْبَتِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ
عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ جَلَّةً وَكَانَ
يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُتَكَلِّفًا ۝

باب ۱۲۶۰ (۱۲۶۰) غُسْلُ الْمُتَكَلِّفِ ۝
۱۸۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَاسِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ
الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُتَكَلِّفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۝

باب ۱۲۶۱ (۱۲۶۱) الْإِعْتِكَافُ كَيْلًا ۝

۱۸۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتِكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۱۲۵۸- حائضہ، متکلف کے سر میں کنگھا کرتی ہے۔

۱۸۹۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں متکلف
ہوتے اور سر مبارک میری طرف جھکا دیتے پھر میں اس میں کنگھا کر دیتی
حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۱۲۵۹- متکلف گھر میں بلا ضرورت نہ آئے۔

۱۸۹۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ و عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک
میری طرف کر دیتے اور اس میں میں کنگھا کر دیتی اس حضور جب متکلف ہوتے
تو بلا ضرورت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۱۲۶۰- متکلف کا غسل۔

۱۸۹۴- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے
اسود نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی پھر
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بدن سے لگاتے تھے اور آپ متکلف
ہوتے اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر مبارک باہر کر دیتے تھے (مجھ سے)
اور میں اسے دھوتی تھی۔

۱۲۶۱- رات میں اعتکاف۔

۱۸۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ابھین
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کے

نے اعتکاف کروں گا؟ آن حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو۔
۱۲۶۲۔ عورتوں کا اعتکاف۔

۱۸۹۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے عواد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ کے لئے ایک خیمہ لگا دیتی (مسجد میں) اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے اس طرح اعتکاف شروع ہو جاتا) پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ نصب کر لیا، جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک دوسرا خیمہ نصب کر لیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے، وحیافت فرمایا یہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ کو (حقیقت حال کی) اطلاع دی گئی، اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے وہ (اپنے لئے) محل نیک سمجھ بیٹھی ہیں، پھر آپ نے اس مہینہ رمضان کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا۔

۱۲۶۳۔ مسجد میں خیمے۔

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرو بن عبد الرحمن نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا جب آپ اس جگہ تشریف لائے (مسجد میں) جہاں آپ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا تو کئی خیموں پر نظر پڑی، حفصہ کا خیمہ بھی، عائشہ کا بھی، اور زینب کا بھی (رضی اللہ عنہم) اس پر آپ نے فرمایا، اچھا اسے انھوں نے نیک سمجھ لیا ہے! پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

۱۲۶۴۔ کیا اعتکاف اپنی ضروریات کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے۔

قَالَ آوْفٌ يَنْذِرُكَ ۖ

بَابُ ۱۲۶۲ اِغْتِكَافُ النِّسَاءِ ۖ

۱۸۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو التَّغَمَلِ حَدَّثَنَا حَمَلُو بْنُ تَرْيَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ تَرْمَازَانَ فَكُنْتُ أَصُوبُ لَهُ خِيَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تُصَرِّبَ خِيَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَصَرَّبَتْ خِيَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ تَرِيذُ ابْنَةَ حَبَشٍ مَتْرِبَتْ خِيَاءً أَخْبَرْنَا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْخُفْيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَزِيدُونَ بِهِمْ فَتَرَكُوا الْإِغْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۖ

بَابُ ۱۲۶۳ الْخُفْيَةُ فِي الْمَسْجِدِ ۖ

۱۸۹۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ أَوْ الْخُفْيَةَ خِيَاءً عَائِشَةَ وَخِيَاءً حَفْصَةَ وَخِيَاءً مَرِيذُ فَقَالَ الْيَزِيدُونَ بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ حَتَّى اغْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۖ

بَابُ ۱۲۶۴ هَلْ يُخْرِجُ الْمُعْتَكِفُ لِعَوَائِجِهِ

إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ۖ

میں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے عورتوں کے اعتکاف کو پسند نہیں کیا بصرحت روکا بھی نہیں صرف چند ایسے کلمات ارشاد فرما دیے جس سے اس کی ناپسندیدگی واضح ہو جائے۔ اس پر نوٹ چلے بھی ایک مؤلف پر گند چکاپے۔

۱۸۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهُ جَاءَهُ رَأْيٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّدًا فِي أَعْيَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ تَرَمِضَانَ فَتَدَحُّثُ عِنْدَكَ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقِيبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَغْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أَوْ سَكَنَةِ مَرَّ بِجَلَدَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِهِمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيٍّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْوَسْوَاسِ مَبْلُغَ الدَّمْرِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْشِدَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

۱۲۶۵ بِالْأَعْيَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِ يَوْمٍ

۱۸۹۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے علی بن حسین نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ مطہرہ و صغیرہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کئے ہوئے تھے، آپ سے ملے مسجد میں آئیں۔ بخوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہوئے کئے کھڑی ہوئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انھیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب وائے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو صدی ادھر سے گزری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آنحضرت نے فرمایا کسی تامل کی ضرورت نہیں، یہ میری بیوی صغیرہ بنت حبیب ہیں۔ ان دونوں صحابہ نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ۔ ان پر آنحضرت کا یہ جملہ بڑا شاق گذرا لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ شیطان، خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے خطرہ یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بدگمانی نہ پیدا ہو۔

۱۲۶۵۔ اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیسویں کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تھے۔

۱۸۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اِغْتَلَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ تَرَمِضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا

۱۸۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہارون بن اسماعیل سے سنا، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے سنا کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف کیا تھا انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ دروازہ راستہ میں تھا۔ آل حضور حضرت صغیرہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ تک چھوڑنے آئے تھے۔ رات کا وقت تھا بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں حضرات نے آنحضرت کو دیکھ کر قدر سے آگے بڑھ جانا پایا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقیقت حال وافح کر دی۔ یہ حدیث ہمیں مواقع شک سے بچنے اور معاملات کو وافح اور صاف رکھنے کی تاکید کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے اور صحابہ کے دلوں میں آپ کے لئے جس درجہ پاک و صاف خیالات ہوں گے وہ کسی انسان کے دل میں بھی کسی دوسرے کے لئے کیونکر ہونے لگے لیکن اس کے باوجود آنحضرت نے صورت حال صاف کر دی۔

کی جمع کو کم نے اعتکاف ختم کر دیا۔ اسی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں خطاب کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ اس لئے اب اسے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا ہے (خواب میں) کہ میں پچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور جی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ پھر دوبارہ چنانچہ وہ لوگ مسجد میں دوبارہ آگئے، آسمان میں کہیں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا کہ اچانک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی، پھر ناز کی اقامت ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچڑ میں سجدہ کیا میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا دیکھا۔

۱۲۶۶۔ مستحاضہ عورت کا اعتکاف۔

۱۹۰۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ندیع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے مستحاضہ ہونے کے باوجود اعتکاف کیا وہ مرغی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں، اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھتے اور وہ مار پڑھتی رہتیں۔

۱۲۶۷۔ شوہر سے اعتکاف میں، بیوی کا ملاقات کے لئے جانا۔

۱۹۰۱۔ ہم سے سید بن خفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیرہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں (اعتکاف کئے ہوئے) تھے آپ کے پاس ازواج مطہرات بیٹھی تھیں، وہ جب چلنے لگیں تو آپ نے صفیرہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حلدی نہ کرو، میں تمہیں چھوڑنے چلتا ہوں، ان کا جرم، اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو وہ انصاری

صبیحہ عشرین قال فخطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صبيحة عشرين فقال انا اريت ليلة القدر وانا نسيتهما فالتبسوهما في العشر الاواخر في ذر فاني رايت ان اسجد في ماء وطين ومن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليترجع فترجع الناس الى المسجد وما نزل في السماء نزعته قال فجاءت سحابة فمطرت واقيمت الصلوة فسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطين والماء حتى رايت الطين في ارناسيته وجبهته ۛ

باب ۱۲۶۶۔ اعتكاف المستحاضة۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُدَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ امْرَأَاتِهِ مُسْتَحَاضَةً فَكَانَتْ تَرَى الْخُضْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَصَفْنَا الطُّسْتَ نَحْنُهَا وَهِيَ تَصِلُ ۛ

باب ۱۲۶۷۔ زيارت المرأة من زوجها في اعتكافه۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيرَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ أَنْزَلَهُ فَرُخْنٌ فَقَالَ لَصَفِيرَةَ بِنْتُ حِصْبِي لَا تَعْلِي حَتَّى أَنْصِرَفَ مَعَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِافْ ذَارِ اسَافَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا

صحابہ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھنا چاہا، لیکن آپ نے فرمایا ادھر سنا یہ صفیہ بنت حمی میں، ان حضرات نے عرض کی، سبحان اللہ، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان (انسان کے جسم میں) خون کی طرح موڑتا رہتا ہے اور بے خطر یہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ پھیلے۔

۱۲۶۸۔ کیا متکف اپنے پر سے کسی (محکمہ) بدگانی کو دور کر

سکتا ہے؟

۱۹۰۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے بھائی نے خبر دی، انھیں محمد بن ابی عتیق نے انھیں ابن شہاب نے انھیں علی بن حسین نے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ج۔ اور ہم سے علی عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ علی بن حسین کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئیں۔ آنحضرت اس وقت اعتکاف میں تھے۔ پھر جب واپس ہوئے لگیں تو آنحضرت بھی ان کے ساتھ رہے تو وہی دور تک انھیں چھوڑنے (آئے آتے ہوئے) ایک انصاری صحابی نے آپ کو دیکھا۔ جب آنحضرت کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے انھیں بلایا کہ سنو یہ صفیہ میں سفیان نے بھی صفیہ کے بچائے، بعض اوقات حدہ صفیہ کے الفاظ کہہ راس کی وضاحت اسی لئے ضروری تھی کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح موڑتا رہتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے پوچھا، غالباً وہ رات کو آتی رہی ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے سوا اور وقت ہی کونسا ہو سکتا تھا۔

۱۲۶۹۔ جو اپنے اعتکاف سے صبح کے وقت باہر نکلا۔

۱۹۰۳۔ ہم سے عبدالرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نجیم کے ماموں سلیمان احوال نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے کہا اور ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سفیان نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین کے ساتھ یاد ہے کہ ابن ابی لبید نے ہم سے حدیث بیان کی

فَلَقِيَهُ تَرَجَلَانِ مِنَ الْأَصَاِرِ فَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَاؤَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيْيَا إِنَّمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَمِيٍّ فَلَا سَبْعَانَ اللَّهُ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي نَحَشِيتُ أَنْ يَلْقَى فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

وَأَوْحَى ۱۲۶۸ هَلْ يَكُونُ الْمُتَكِفُ يَوْمَ الْمُتَكِفِ عَنْ نَفْسِهِ

۱۹۰۲۔ اسمعيل بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم عن سليمان بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن علي بن الحسين أن صفية أخبرته سمعنا حدثنا علي بن عبد الله أنه حدثنا سفيان قال سمعت الزهري يقول سمعت علي بن الحسين أن صفية أمت النبي صلى الله عليه وسلم وهو متكف فلما رجعته مشى معها فابصره رجل من الأصاير فلما أبصره دعاوه فقال تعال هي صفية وتربما قال لهنده صفية فإن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم قلت سفيان أتته لئلا قال وهل هو إلا الليل؟

وَأَوْحَى ۱۲۶۹ مَنْ هَدَجَ مِنْ رِجَالِهِ

عِنْدَ الصُّبْحِ ۱۹۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَإِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَفِيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأُظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي كَبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اِسْتَكْفْنَا مَعَ رَسُولِ

تھی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے عشرہ میں اعتکاف کے لئے بیٹھے۔ بیسیوں کی جمع کو ہم نے اپنا سامان (مسجد سے) منتقل کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ جس نے (دوسرے عشرہ میں) اعتکاف کیا تھا وہ دوبارہ اپنے اعتکاف کی جگہ چلے، کیونکہ میں نے آج کی رات (شب قدر کو) خواب میں دیکھا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جب اپنے اعتکاف کی جگہ (مسجد میں) آں حضور دوبارہ آ گئے تو اچانک بادل منڈلائے اور بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور اکرم کو حق کے ساتھ بھیجا تھا۔ آسمان اسی دن کے آخری حصہ میں ابر الودھوا تھا۔ مسجد کجور کی شاخوں سے نبی ہوئی تھی (اس لئے چھت سے پانی ٹپکا۔ جب آپ نے غار صبح الہامی) تو میں نے دیکھا کہ آپ کی ناک پر کچھ کا اثر نمایاں تھا۔ (مخارج میں سجدہ کی وجہ سے)

۱۲۷۰ - شوال میں اعتکاف .

۱۹۰۴ - ہم سے محمد بن حریث بیان کی، انھیں محمد بن فضیل بن غزالی نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کرتے تھے، آپ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ جاتے جہاں آپ کو اعتکاف کے لئے بیٹھنا ہوتا انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت سے اعتکاف کرنے کی اجازت چاہی، آنحضرت نے انھیں اجازت دے دی اس لئے انہوں نے (اپنے لئے بھی مسجد میں) ایک خیمہ لگالیا۔

حضرت رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگالیا، زینب رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو انہوں نے بھی اپنے لئے ایک خیمہ لگالیا، صبح کو جب آں حضور تشریف لائے تو چار خیمے نظر پڑے، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ کو حقیقت حال کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، اس کام کے لئے دلیلیہ کیا تھا؟ کیا نیکی کرنے چلی ہیں؟ انھیں اکھاڑ دو، اب میں انھیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے بھی (اس سال) رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْقِسْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ قُلْنَا مَتَاعًا فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اخْتَلَفَ فَلْيَنْزِعِ إِلَى الْمُعْتَكِفِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَمَا أَشْفَوُ أَنْسُجِدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمُعْتَكِفِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمَطَرْنَا قَوْلَ الَّذِي نَفَثَ بِالْحَقِّ فَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ مَرِيضًا فَلَمَّا رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ دَامَرْتُ نَبْتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ :

بَابُ الْإِخْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ
۱۹۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ فِي رَمَضَانَ وَإِذَا صَلَّى الْقَدَّ الْأَوَّلَ مَحْضًا الَّذِي اخْتَلَفَ فِيهِ قَالَ قَامَسْنَا ذُنُوبَهُ عَائِشَةُ أَنْ تَخْتَلِفَ فَإِنَّ لَهَا فَتْرَتَيْنِ فِيهِ قُبَّةٌ فَمِيعَتٌ بِهَا خَفِصَةٌ فَفَتْرَتٌ قُبَّةٌ وَمِيعَتٌ تَرَيْنَبُ بِهَا فَفَتْرَتٌ قُبَّةٌ آخَرَى فَلَمَّا أَصْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرْنَا بَعْضَ قِيَابٍ فَقَالَ مَا هَذَا كُنَّا نَحْنُ فَقَالَ مَا هَذَا لَكُنَّ عَلَى هَذَا الْبَرِّ أَنْزَعُوهُمَا فَلَا أَرَاهَا فَلَمَّا زَعَتْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي رَمَضَانَ صَلَّى اخْتَلَفَ عَنْ أَبِصَرَ الْقِسْرَ مِنْ شَوَّالٍ :

کیا تھا؟ کیا نیکی کرنے چلی ہیں؟ انھیں اکھاڑ دو، اب میں انھیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ نے بھی (اس سال) رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

لے شوال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اعتکاف کی قضا کے طور پر اعتکاف کیا تھا، رمضان میں آپ نے اس لئے اعتکاف نہیں کیا تاکہ ازواج مطہرات اور ان کے واسطے سے دوسری مسلمان عورتوں کو اس سلسلے میں اسلامی نقطہ نظر کا علم ہو جائے دوسری طرف حسنی معاملات

بَابُ (۱۲۷۱) مَنْ لَمْ يَزْمَلْهُ صَوْمًا إِذَا

۱۲۷۱۔ اعتکاف کے لئے جو روزہ ضروری نہیں سمجھتے۔

أَغْتَفَلَ ۱۹۰۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَدَارَعْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَغْتَفَلَ لَيْلَةً فِي السَّجْدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ تَدَارَعًا فَأَغْتَفَلَ لَيْلَةً ۝

۱۹۰۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عبید اللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کر لو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے رات میں اعتکاف کیا۔

بَابُ (۱۲۷۲) إِذَا تَدَارَعْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۲۷۲۔ اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی پھر وہ

اسلام لایا؛

أَنْ يَغْتَفَلَ ثُمَّ أَسْلَمَ ۱۹۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَدَارَعْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَغْتَفَلَ فِي السَّجْدِ الْحَرَامِ قَالَ أَمَّا قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِتَدَارَعٍ ۝

۱۹۰۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام اعتکاف کی نذر مانی تھی، عبید نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے رات کا ذکر کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ۱۲۷۳۔ رمضان کے درمیان عشرہ میں اعتکاف۔

بَابُ (۱۲۷۳) الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ

مِنْ مَضَى ۝

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَفِلُ فِي كُلِّ مَضَى عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي فِيهِ جِيءَ غُتِفَ عَشْرِينَ يَوْمًا ۝

۱۹۰۷۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

بَابُ (۱۲۷۴) مَنْ آمَدَ أَنْ يَغْتَفَلَ ثُمَّ

۱۲۷۴۔ اعتکاف کا ارادہ ہوا لیکن پھر مناسب یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف

بقدر جائزہ صفر، کا اس درجہ اہتمام کہ جب انھیں روکنا چاہا تو خود بھی نہیں کیا۔ اس حدیث سے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

لے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہیں، اس کا مستدل یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں اعتکاف کیا تھا ظاہر ہے کہ رات میں روزے کا سوا ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے انھوں نے روزے کے بغیر اعتکاف کیا

ہوگا

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی غار کے بعد اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے خیمے دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ بوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۵۔ متکف دھونے کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حالضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے جہرہ سے لٹکھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَدَا لَهُ أَنْ يَنْخَرِجَ ۖ
۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَّدَ أَنْ يُعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأُذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَرَأَيْتَ تَسْتَأْذِنُ لَهَا فَعَمَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَأَيْتُ ابْنَةَ أَخِي خَبِصٍ أَهْرَ بِسَاءٍ فَبَيَّ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَّ الْأَصْرَ إِلَى بَيْتِهِ قَبَضَ بِالْأَيْمَنِ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَرَأَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَرُونِ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعُ فَلَمَّا أَفْطَرَ اخْتَلَفَ عَشْرًا مِنْ سُؤَالٍ ۖ

بِأَمْرِ ۖ ۱۲۷۵ الْمُعْتَكِفُ يُدْخِلُ رَأْسَهُ

الْبَيْتِ لِيُقَسِّلَ ۖ
۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَائِفٌ وَهِيَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرٍ لَهَا وَلَهَا رَأْسُهُ ۖ

کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلُهُ لَا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
قصص القرآن ۲ جلدیں	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
آرٹ آف القرآن	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
قرآن اور تاریخ	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
قرآن نامہ اور تفسیر و تفسیر	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
نظائر القرآن	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
قاموس القرآن	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی، انگریزی)	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
احسن قرآنی	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
قرآن کی باتیں	مولانا مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
مشکوٰۃ شریف مترجم مع حواشی ۳ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
الادب المفرد کائن ترجمہ و شرح	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
مناہج برقی بیدار شریف مشکوٰۃ شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
تقریر بخاری شریف ۴ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
تحریر بخاری شریف ۱ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
تفہیم الشریعت ۱۰ جلد	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا محمد امجدی، مفتی محمد امجدی، مفتی محمد امجدی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور

پتہ: لاہور، پاکستان، فون: ۳۷۳۱۱۱۱، ۳۷۳۱۱۱۲، ۳۷۳۱۱۱۳

دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے میں ان کی کتب دستیاب نہیں ہیں۔